کا

انیکتا میں ایکتا انک

اکتوبر ۱۹۸۰ء

سچے براہمن. گورو شبش تمتا
سچے مسلمان کے ملکشن. اِن کا نرنہ
برہم نشٹھی پرم سنت شری منگت رام
جی مہاراج کی امر بانی---

دوارہ

اکتوبر ۱۹۸۰ء
پہلی بار .... 1500 —

پرکاشک:۔ ادارہ سمتا درپن
سمتا یوگ آشرم نیا اینہ
نئی دھلی

ایڈیٹر سمتا درپن کی طرف سے جمال پرنٹنگ پریس دھلی میں چھپا

وشے سُوچی

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱	دو شبد	۴
۲	مہاں منتر منگلا چرن	۹
۳	واستوک براہمن کون	۱۰
۴	براہمن اُتم کون	۱۸
۵	کبیر صاحب دوارہ اصلی براہمن کی پہچان	۲۰
۶	وِدّیا نہ پڑھنے سے براہمن ناش کا کارن بنتا ہے	۲۲
۷	اصلی براہمن کی پہچان	۲۴
۸	(شبد نمبر ۱ سے ۷ تک)	۴۵
۹	پورن ست گورو کے لکشن	۴۶
۱۰	مانو کو مانوتا سکھلانے کیلئے گورو آدرشیک شش کے لکشن	۵۸
۱۱	سنت کا سنگ (پرش اُتم)	۶۲
۱۲	سچے ستگورو اور شردھاوان شش کے میل سے لش پھیلتا ہے	۶۳
۱۳	صحیح گورو اور شش میں فرق	۶۸
۱۴	گورو سِکھ پنتھ میں لینتائی کا سروپ	
۱۵	گورو شش سمبندھ	۶۹
	(۱) آگیا پالن میں سُکھ نہ ماننے میں دُکھ	
۱۶	سنت بانی (بھیکھا جی)	۸۱
۱۷	من کی شانتی ظاہری چہنوں میں نہیں	۸۲
۱۸	تیرتھوں پر جانے میں مکتی نہیں	۹۰
۱۹	گورو کرپا	۹۲
۲۰	مسلمانی بھید (۱) سچا مسلمان کون	۹۳
	(۲) سچے مسلمان کے لکشن (کبیر جی)	۹۹

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
(iii)	مالک کُل کا دیدار پانا ہے۔ تو حرص اور اُمید کو تیاگ دو	۱۰۲
(iv)	مالک کُل ایک ہے۔ اُسی کی رضا میں رہ کر جیون بسر کرو	۱۰۷
(v)	اِس ناشوان سنسار میں گناہوں سے چھٹکارہ کیول ایشور کی بندگی سے ہے	۱۱۶
(vi)	پانچ وقت کی نماز کا برتنہ (گوربانی)	۱۲۲
(vii)	شاہ پور کنڈی میں ایکتا کا اُپدیش	۱۲۵
(viii)	دُوئی کو چھوڑ کر ایکتا اور پریم کرنے والا ہی مومن ہے	۱۲۶
(ix)	پربھو پراپتی کا سچا مارگ بندگی	۱۲۸
(x)	بناں مرشد کے اصلیت نہیں ملتی (بانی)	۱۳۳
(xi)	خدا کی بخشش چاہتے ہو تو اُلٹے کرموں سے ڈُگنے اچھے کرم کرو	۱۳۵
(xii)	سنتوں کی بیٹھک	۱۳۷
(xiii)	ذات پاک کو سب میں دیکھنا ہی اصلی خدا پرستی ہے	۱۴۱
	مذہبی علیحدگی ناستک پن	
(xiv)	آرتی	۱۴۳
(xv)	سمتا منگل	۱۴۴

تصحیح

اکتوبر سنہ ۱۹۸۰ء

وارشک وشال سمتا ست سنگ سمیلن سمبندھی شوچنا

نویدن ہے کہ ستگورو ست پُرش شری منگت رام جی مہاراج کی آگیا انوسار نشچت کیا ہوا وارشک وشال سمتا سمیلن پربلاؤ اگیا سے اس ورش بھی ۲۴، ۲۵ اور ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۸۰ء مطابق ۸، ۹، ۱۰ کارتک سمت ۲۰۳۷ بکرمی بروز شکروار۔ سنیچروار واتوار (لگاتار تین دن) سمتا یوگ آشرم چھچھرولی روڈ جگادھری میں ہونا نشچت ہوا ہے۔ سمتا وادی پریمیوں سے نویدن ہے کہ ست گورو دیو کے آدرشوں کا پالن کرتے ہوئے اپنے ادھک ضروری کاموں سے فراغت پاکر سمیلن میں اوشیہ حاضر ہونیکی کرپا کریں۔

سیوادار پریمی جتنی جس کو فرصت ہووے۔ پہلے پہنچنے کی کوشش کریں۔ تاکہ پربندھ کاریوں میں سہولیت ہو سکے۔ سیوادار پریمی کم سے کم ایک سپتاہ پہلے پہنچنے کی کرپا کریں۔

ادھیاتمک اُنتی اور نشچہ آتمک بھاوں کو دڑھ کرنے کیلئے سمتا سمیلن ایک مہان اوسر ہے۔ لہذا اسے میلہ یا منورنجن نہ سمجھ کر اپنی اُنتی اور سیوا بھاو کو لے کر سمتا وادی پریمی درشن دیویں۔ اور ایسا ہی واتاورن آشرم میں بنائے رکھنے میں سہاینا پردان کریں۔ ماتائیں سادہ وستر ہی اپنے ساتھ

لے جاویں اور کسی پرکار کے ہوش مند آدمی یا ۱۰ برس سے کم عمر کے
بچے اپنے ساتھ نہ لے جاویں تو بہتر ہوگا۔ آشرم میں تمباکو۔
سگریٹ آدی نشے آور چیزوں کا استعمال سخت منع ہے۔ سمیلن
میں جانے والے پریمی سبھی اپنا بستر۔ لوٹا۔ تھارچ آدی اور معمولی
سامان اپنے ساتھ لے جاویں۔ آشرم میں رہائش کیلئے پرویش
کرنے سے پہلے ہر پریمی کو پرویش پتر بنوانا ہوگا۔ اور اپنے شہر
کی سنگت سے سفارش برائے پرویش لینی ہوگی۔

سمیلن کے پربندھ میں سہایتا کرنے والے پریمیوں سے پرارتھنا
ہے۔ کہ وہ بدھ وار 22 اکتوبر سے سوموار 27 اکتوبر 1986ء تک
آشرم میں رہنے کا اوسر پراپت کریں۔

سمتا وادی پریمیوں سے پھر سے اس مہان اوسر کا لابھ
اٹھانے کی پرارتھنا ہے۔

رتن لال
ایڈیٹر سمتا درپن

دو شبد

سنسار میں جب جب دھرم کی مریادہ بگڑ جاتی ہے۔ لوگ اصلی دھرم کو بھول جاتے ہیں اور کیول رواجی طور پر پوجا پاٹھ۔ تیرتھ یاترا جپ۔تپ۔دان وغیرہ نیموں کا پالن کرتے ہیں۔ جس سے اُن کا ویوہارک جیون اچھوتا رہتا ہے۔ ارتھات جیون میں سداچاری دھارنا لوپ ہو جاتی ہے۔ بھید بھاؤ اور دویت بُدھی کے کارن دُراچار بڑھ جاتا ہے۔ رسمی طور پر کیا گیا پوجا پاٹھ ایسے ادھرم مئے جیون پر کوئی پربھاؤ نہیں ڈالتا۔ مگر اِن دھرموں کو اوپر اوپر سے پورا کرنے والا اپنے آپ کو دھرم آتما ماننے لگتا ہے۔ یہی پاکھنڈ ہے۔ منش انی سوارتھی ہو جاتا ہے۔

جب مانو سماج میں ایسے پاکھنڈ کی دھارنا بڑھ جاتی ہے اصلیت غائب ہو جاتی ہے۔ اِسی کو دھرم کا بگڑنا کہتے ہیں۔ اور یہی ادھرم کا پھیلنا ہے۔ ایسے سمے میں پربھو کی اکھنڈ نیتی انوسار مانو سماج کے اُدّھار کے لئے مہاں پُرشوں کا اوتار ہوتا ہے۔ جیسا کہ سنت مہاں پُرشوں نے کہا بھی ہے ؎

سکل جیوؤں کے تاپ ہرن کو ست پُرش جگ آئے
امر لوک کی کتھا سُنا کے اکھنڈ آنند ورتائے
(گرنتھ شری سمتا پرکاش)

"جب جب مانوتا اصولوں سے پتت ہونے لگتی ہے۔ رجوگن تموگن کا زور بڑھنے لگتا ہے۔ تب کوئی اوناشی پُرش بھی آ جایا کرتا ہے۔ بیٹھے ہوئے چاہے وہ کہیں بھی ہوں اُن کی آواز گرہ ہوائی میں پھیل کر خود بخود ہی ستوگنی جیووں کے اندر جذب ہو جاتی ہے اور اُن کے دوارہ سب جیووں کی بھلائی ہوتی ہے"

(مہاتما منگت رام جی)

جب جب دھرم کی ہانی اور ادھرم کی بردھی ہوتی ہے تب تب ہی میں اپنے لُوپ کو رچتا ہوں

(گیتا)

جب جب ادِشٹ ہوت اپارا ؛ تب تب دیہہ دھرت اوتارا۔

(گورو گوبند سنگھ جی)

جب جب ہوئی دھرم کی ہانی ؛ باڑھی اُسر ادھم ابھیمانی

کرہی انیتی جائی نہیں برنی ؛ سیڑھی وپر سُر دھینو دھرتی

تب تب دھری پربھ وددھ سریرا ؛ ہرہی کرپاندھی سجن پیڑا

(گوسوامی تُلسی داس جی)

پربھو کی بار دکھنی کے انورُوپ اس گھور کل جگ میں برہم رشی شری منگت رام جی مہاراج کا آگمن اِس بھُو منڈل پر پاکستان مقبوضہ ضلع راولپنڈی کی کہوٹہ تحصیل کے گنگوٹھیاں براہمناں نامک پہاڑی گاؤں میں 24 ، نومبر ۱۹۰۳ء بمطابق ۹ ، مگھر سمت ۱۹۶۰ سنسار نا منگل کرنے کے ہیتو منگلوار کے دن ایک اُتم سے دُو کساں کُل میں ہوا۔ 13 ورش کی الپ آیو میں آتم ساکھیاتکار کر لینے کے پشچات لگ بھگ 50 ورش تک بھن بھن سمانوں میں بھرمن کر کے آپ نے جنتا جناردھن

کے اُتھان ہیتو ست اُپدیش دیئے اور اُن کے کلیان کی خاطر امرت بانی اور پروچنوں کا اُچارن جیون کے ہر وِشے پر فرمایا۔ جن کا سنگرہ دو گرنتھوں شری سمتا پرکاش اور سمتا وِلاس میں موجود ہے۔ 4 فروری 1954ء کو گورو نگری امرتسر میں آپ اِس نشور پانچ بھوتک شریر کا تیاگ کر کے برہم تت میں لین ہو گئے۔

جس پردیش میں اِس ست پرش کا اوتِرن ہُوا۔ وہاں جن بھوت پریت۔ دیوی دیوتاؤں کی انیک بھرم پورن وہمی پوجا پدھتیوں کا رواج تھا قبروں اور مڑھی مسانوں کی پوجا بھی ہوتی تھی اور لوگ ان سے بھے بھیت رہتے تھے اور اپنے دُکھ نوارن کے لئے بے زبان جانوروں کی بلی یا قربانی بھی دیتے تھے شراب مانس۔ تمباکو آدی نشے والی دستوؤں کا ادھک سیون ہوتا تھا جنم مونڈن اور وواہ آدی شبھ ویدک سنسکاروں پر بھی شراب اور مانس کا سیون بڑھتا تھا جس برہمن جاتی میں آپ کا اوترن ہُوا۔ اُن میں وید گیان۔ برہم ودیا لُپت ہو چکی تھی۔ اور وہ نام کے برہمن رہ گئے تھے۔ ان تمام غلط ریتی رواجوں کو دیکھ کر ست پُرش مہاراج شری نے سروپرتھم اپنے برہمن بھائیوں کو اکتر کر کے اُن کو بگڑے ہوئے آچار ووہار سے آگاہ کیا اور ست دھرم کے نیم پالن کرنے کی پریرنا دی۔ پربھو پریرنا سے اس سمبندھ میں جو بانی آپ کے انتر سے پرگٹ ہوئی اُس کا شیرشک "براہمن کی پہچان" رکھا گیا۔ جس میں سچے براہمن کے لکشن وستار سہت دیئے گئے ہیں۔

ہندو سماج میں جو کُل گورو کی پرتھا چلی آ رہی تھی۔ وہ بھی ایک رواج بن کر رہ گئی تھی کیونکہ گورو پد کے لکشن پراپت کئے بغیر ہی باپ کے بعد بیٹا گورو ہو جاتا تھا۔ اور وہ اپنے شِشّ پریواروں سے سالانہ بھینٹ

لینے کے لئے چکر لگاتے تھے۔ اور نوجوان بچوں کو اپنی رواجی دیکشا دے کر اور چرن امرت پلا کر اپنا نیا شش بنا لیتے تھے۔ یہ کیول پیٹ پالن کا ایک دھندہ بن کر رہ گیا تھا۔ اس لئے گورو مہاراج نے انتر پریرنا سے جہاں سمتا ولاس میں گورو پد سدھانت اُچارن فرمایا۔ وہاں بانی میں گورو اور ششش کے لکشنوں کو کھول کر پرگٹ کرنے کی کرپا کی۔

ست پُرشوں کا دھرم سے مطلب مانو دھرم ہوتا ہے۔ وہ مذہب پنتھ اور مت متانتروں کے جھگڑے سے آزاد ہوتے ہیں۔ اور سارے مانو سماج کو ایکتا کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ وہ بھید بھاونا اور اونچ نیچ کی دھارنا سے اتیت رہتے ہیں۔ شری مہاراج جی کے علاقے میں مسلمان زیادہ تعداد میں رہتے تھے۔ اور وہ شردھا اور پریم سے آپ کے چرنوں میں حاضر ہو کر دھرم کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے۔ کئی بار آپ کو وہ مسجد میں لے جا کر اُپدیش بھی سنتے تھے۔ شری مہاراج نے انوبھو کیا۔ کہ مسلمان بھائی بھی دھرم کے راستے سے بہت دُور جا چکے ہیں۔ اور ہندوؤں کی طرح وہ بھی کئی پرکار کی وہمی رواجی کارروائیوں کو ایمان اور دھرم مان رہے ہیں۔ جہاں وہ اپنے روزانہ اُپدیشوں دوارہ اُن کو دھرم کا واستوک سروپ سمجھاتے تھے۔ وہاں پر پربھو پریرنا سے بانی میں کچھ شبد اسی وِشے پر پرگٹ فرمائے۔ اِن شبدوں میں اسلام میں پرچلت بہت سے گپت بھیدوں پر صاف اور سرل بھاشا میں پرکاش ڈالا گیا ہے اِنہی شبدوں کو "مسلمانی بھید" کے شیرشک کے نیچے گرنتھ شری سمتا پرکاش میں دیا گیا ہے۔

اُپروکت تین پرسنگوں (براہمن کی پہچان۔ گورو ششیہ لکشن۔ مسلمانی بھید) کو سرل بھاوارتھ سہت چھپوایا جا رہا ہے۔ تاکہ عام جنتا ان کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر

کے اُتھان ہیتو ست اُپدیش دیئے اور اُن کے کلیان کی خاطر امرت بانی اور پروچنوں کا اُچارن جیون کے ہر وِشے پر فرمایا۔ جن کا سنگرہ دو گرنتھوں شری سمتا پرکاش اور سمتا وِلاس میں موجود ہے۔ 4 فروری 1954ء کو گورو نگری امرتسر میں آپ اِس نشور پانچ بھوتک شریر کا تیاگ کر کے برہم تت میں لین ہو گئے۔

جس پردیش میں اِس ست پُرش کا اوتیرن ہُوا۔ وہاں جن بھوت۔ پریت۔ دیوی دیوتا آدی کی انیک بھرم پورن وہمی پوجا پدھتیوں کا رواج تھا قبروں اور مڑھی مسانوں کی پوجا بھی ہوتی تھی اور لوگ ان سے بھے بھیت رہتے تھے اور اپنے دُکھ نوارن کے لئے بے زبان جانوروں کی بلی یا قربانی بھی دیتے تھے شراب مانس۔ تمباکو آدی نشے والی دستوؤں کا ادھک سیون ہوتا تھا جنم مُونڈن اور وواہ آدی شبھ ویدک سنسکاروں پر بھی شراب اور مانس کا سیون بڑھتا تھا جس برہمن جاتی میں آپ کا اوتیرن ہُوا۔ اُن میں وید گیان۔ برہم ودیا لُپت ہو چکی تھی۔ اور وہ نام کے برہمن رہ گئے تھے۔ ان تمام غلط ریتی رواجوں کو دیکھ کر ست پُرش مہاراج شری نے سروپرتھم اپنے برہمن بھائیوں کو اکتر کر کے اُن کو بگڑے ہوئے آچار د، سے آگاہ کیا اور ست دھرم نے نیم پالن کرنے کی پریرنا دی۔ پربھو پریرنا سے اس سمبندھ میں جو بانی آپ کے انتر سے پرگٹ ہوئی اُس کا سنگرہ "براہمن کی پہچان" دکھا گیا۔ جس میں سچے براہمن کے لکشن وستار سہت دیئے گئے ہیں۔

ہندو سماج میں جو کُل گورو کی پرتھا چلی آ رہی تھی۔ وہ بھی ایک رواج بن کر رہ گئی تھی کیونکہ گورو پد کے لکشن پراپت کئے بغیر ہی باپ کے بعد بیٹا گورو ہو جاتا تھا۔ اور وہ اپنے شش پریواروں سے سالانہ بھینٹ

لینے کے لئے چکر لگاتے تھے۔ اور نوجوان بچوں کو اپنی رواجی دیکشا دے کر اور چرن امرت پلا کر اپنا نیا ششش بنا لیتے تھے۔ یہ کیول پیٹ پالن کا ایک دھندہ بن کر رہ گیا تھا۔ اِس لئے گورو مہاراج نے انتر پریرنا سے جہاں سمتا ولاس میں گورو پد سدھانت اُچارن فرمایا۔ وہاں بانی میں گورو اور ششش کے لکشنوں کو کھول کر پرگٹ کرنے کی کرپا کی۔

ست پُرشوں کا دھرم سے مطلب مانو دھرم ہوتا ہے۔ وہ مذہب پنتھ اور مت متانتروں کے جھگڑے سے آزاد ہوتے ہیں۔ اور سارے مانو سماج کو ایکتا کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ وہ بھید بھاؤنا اور اونچ نیچ کی دھارنا سے اتیت رہتے ہیں۔ شری مہاراج جی کے علاقے میں مسلمان زیادہ تعداد میں رہتے تھے۔ اور وہ شردھا اور پریم سے آپ کے چرنوں میں حاضر ہو کر دھرم کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے۔ کئی بار آپ کو وہ مسجد میں لے جا کر اُپدیش بھی سُنتے تھے۔ شری مہاراج نے انوبھو کیا۔ کہ مسلمان بھائی بھی دھرم کے راستے سے بہت دُور جا چکے ہیں۔ اور ہندوؤں کی طرح وہ بھی کئی پرکار کی وہمی رواجی کارروائیوں کو ایمان اور دھرم مان رہے ہیں۔ جہاں وہ اپنے روزانہ اُپدیشوں دوارہ اُن کو دھرم کا واستوک سروُپ سمجھاتے تھے۔ وہاں پر پربھو پریرنا سے بانی میں کچھ شبد اِسی وِشے پر پرگٹ فرمائے۔ اِن شبدوں میں اسلام میں پرچلت بہُت سے گُپت بھیدوں پر صاف اور سرل بھاشا میں پرکاش ڈالا گیا ہے اِنہی شبدوں کو "مسلمانی بھید" کے شیرشک کے نیچے گرنتھ شری سمتا پرکاش میں دیا گیا ہے۔

اُپروکت تین پرسنگوں (براہمن کی پہچان۔ گورو ششیہ لکشن و مسلمانی بھید) کو سرل بھاوارتھ سہت چھپوایا جا رہا ہے۔ تا کہ عام جنتا ان کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر

جیون کا پرم لابھ پراپت کر سکے۔ اِس لئے ہر پریمی پاٹھک گن اِن کو دھیان پُوروک ادھیّن کریں۔ منن کریں۔ اور جیون میں دھارن کرنے کا پریتن کریں۔ جس سے مانوّ ست سماج کا نرمان ہو سکے۔ جس میں سب سُکھی ہوں۔ سب نیروگ ہوں سب بھدر اور شبھ دیکھنے والے ہوں اور کسی کو دُکھ نہ ہو۔

نوٹ :۔ اس امر بانی کا سرل انُوواد بخشی نر سنگھ داس جی ٹو ریٹائرڈ ڈپٹی کنٹرولر ڈیفنس اکاؤنٹس نے کڑی محنت کر کے کیا ہے

(ایڈیٹر)

شری ستگورو منگت رام جی

مہاں منتر

اوم برہم ستیم نرنکار اجنما ادویت
پُرکھ سرب دیاپک کلیان مُورت
پرمیشورائے نمستنگ

منگلا چرن

نارائن پد بندھیئے تاپ تین ہوئے دُور
نمو نمو نت چرن کو جو سرب آدھار حضُور
ہردے سمرو نام کو نت چرنی کرو ڈنڈوت
ست شردھا سے پُوجیئے رکھو ست گور کی اوٹ
ڈُبدھا مٹے منگل ہوئے جو چرن کنول چت دھار
ردھ سدھ آوے گھر ماہیں پاویں جے جے کار
ساچا ٹھاکر سمرتھ سمراتھا۔ اپرم شکت اپار
منگت کیجے بندنا نت چرنی بلہار
ست مارگ سو جھی علی تن من بھیا نہال
گون مٹی سنسار کی ستگورو ملے دیال
بار بار کروں بندنا ست گورو چرنی ماہیں
منگت ست گورو بھینٹ سے پھیر گربھ نہیں آئیں

داستوک برہمن کون ؟

دھرم مئے جیون میں چار ورن رشیوں دوارہ بنائے گئے تھے
تاکہ سنسار کے کاریہ سُگمتا سے چل پائیں ۔ وہ تھے ۔ برہمن ۔ کھشتری ۔
ویش اور شودر ۔ ان میں سے ہر ایک کے ذمہ بھن بھن کاریہ سونپا گیا تھا
پرنتو دھارمک جیون میں سب سے اُتم اور سریشٹ برہمن کا ادھیکار ۔
اور کرتویہ مانا گیا ہے ۔ کیونکہ ان کے کرتویہ میں (۱) دھرم گرنتھوں کی رکھشا
کرنا (۲) پرچار اور وستار کرنا (۳) دوسرے ورن کے سدسیوں سے دھرم
کرم کرانا (۴) ودیا پڑھنا پڑھانا انیادی ۔ اس کے اتی رکت سریشٹ جیون
بنانے کیلئے سریشٹ کرم دھارن کرنا ان ہی کے کرتویہ میں شامل تھا
ان ہی ذمہ داریوں کے کارن پُراتن سمے سے ہی برہمن سریشٹ آچاری
اور کرم کانڈی ہوتے آئے ہیں برہم رشی وششٹ جی نے برہمن کا کرتویہ
درشاتے ہوئے فرمایا ہے :-

" برہمن کو پوتر تتھا سادہ (سادھارن) جیون وتیت کرنا چاہیئے
اُس کے لئے دھنی بننے کا یتن کرنا کبھی اُچیت نہیں ہے "

آج بھی یدی پُراتن اتہاس پر درشٹی ڈالی جائے تو براہمن جاتی
کی اُتم استھتی کا پتہ چلتا ہے اور اس بات کا بھی بھلی پرکار اندازہ لگ
جا سکتا ہے ۔ کہ پُراتن براہمن کتنے سادہ اور سریشٹ جیون والے تھے
آج یہ دیکھا جا رہا ہے ۔ کہ برہمنوں نے بھی اپنے کرتویہ کو بالائے

طاق رکھ دیا ہے۔ اور دُوسرے درنوں کے دیکھتیوں کی بھانتی اپنے کرتویہ سے اُداسینتا دھارن کرلی ہے اپنے سرلیشٹ کرموں کا تیاگ کرکے دوسرے درنوں کے کرموں کو گرہن کرنا آرمبھ کردیا ہے۔ اِس کرتویہ ہینتا کے پرنیام سروپ براہمن جاتی کا وقار (گورو) جو ایک سمے میں بلندی کی اور جا رہا تھا پاتال کے قدم چُوم رہا ہے۔

برہم رشی مہاتما منگت رام جی نے جو کہ سویم ایک اُتم کسال براہمن کُل میں پرگٹ ہُوئے اپنے پرد چنوں میں فرمایا ہے:۔

برہمن جاتی کا وہ آدرش جو کہ آسمان پر چمک رہا تھا۔ آج پاتال کی طرف جا رہا ہے۔ اس کا کارن کیا ہے۔ اس کو اچھی طرح وچار کریں اِس کمزوری کا کارن یہ ہے کہ آتمک اُنتی جو کہ اصلی دھرم کا سروپ ہے۔ الوپ ہو گئی ہے۔ اور برہمن کئی طرح کی توہمات میں مُستغرق ہو کر اپنی سماجک شکتی اور بُدھی بل کو کھو بیٹھے ہیں۔ زمانہ کی حالت کو دیکھ کر اصلیت کی طرف کروٹ بدلنی چاہیئے۔ جس سے کمزوری کا قطعی ناش ہو جاوے" (گرنتھ شری سمتا ولاس جیون سار۔ سدھانت سے)

آج کا برہمن اپنے کرموں انوسار تو برہمن کہلانے کا مُستحق نہیں ہے وہ برہمن اِس لئے کہلاتا ہے کہ اُس کا جنم برہمن کُل میں ہُوا ہے اس کے پتن کا کارن کیول ماتر یہ ہی ہے۔ کہ اِس نے اپنے کرتویوں کو بھُلا دیا ہے۔ تیاگ کے آدرش کو بھُلا کر بھوگ میں پرورتی بنالی ہے شاستروں کے پرتی شردھا گھٹا کر قصے کہانیوں اور ناولوں اتیادی میں شردھا بنالی ہے۔ دیوتاؤں کی خوراک چھوڑ کر راکھششوں والی خوراک کا سیون اپنا لیا ہے۔ اتیادی اور بھی انیکوں کارن ہیں اِس برہمن سماج کے پتن کے

آج بھی اوشیکتا ہے کہ برہمن وہ یک بُدھی کو دھارن کرکے اپنے واستوک سروپ کو پہچانیں۔ اپنے کرتویہ کو پہچانیں سوپن کی نیند سے جاگرت ہوں اور اپنے صحیح کرتویہ کو اپنا کر صحیح لکش کی پراپتی کی اور اگرسر ہوں۔ ویسے تو جتنے بھی رشی مُنی ہوئے ہیں وہ ادھک تر برہمنوں میں ہی ہوئے ہیں۔ پرنتو آج بھی برہمن جاتی اس گورو کی پاتر ہے۔ کیونکہ اس گھور کلجگ میں بھی اس جاتی نے ایک مہان ہستی کو اُتپن کیا جو وِشو اُدھار ہیتو تپ اور تیاگ کی مورتی بن کر پرکاشمان ہوئی وہ مہان ہستی تھی ست لوک نواسی

مہاتما منگت رام جی مہاراج نومبر 1903 - فروری 1954ء

ویسے تو اس مہان ہستی کے سمپرک میں ہر جاتی اور ہر ورن کے لوگ آیا کرتے تھے۔ اور ناناں پرکار کے پرشن کرکے اپنی سنتشٹی کیا کرتے تھے۔ چونکہ آپ برہمن کُل سے سمبندھت تھے۔ اس لئے جب برہمن سمے سمے پر ان پاون ست پُرش کے سمپرک میں آئے۔ اور اپنے برہمن ہونے کا گرب دکھایا تو آپ نے کئی طریقوں سے اُن کو سچے برہمن کا سروپ سمجھایا۔ ایک پریمی سے گورو دیو کی وارتا جس میں اصلی برہمن کا سروپ بتلایا گیا ہے نیچے دی جا رہی ہے۔

اصلی برہمن کا سروپ (گورو دیو کی ایک وارتا)

نومبر 1951ء میں گورو دیو شری منگت رام جی دہلی میں براجمان تھے دن بھر پریمیوں سے وچار وِنمے ہوتا رہتا تھا۔ آپ اپنے سپشٹ نرنوں دوارہ سب کی تسلی کرتے رہتے تھے۔ ایک دن ایک پریمی جو کہ ذات کے برہمن تھے سیوا میں حاضر ہوئے۔ اور وارتا آرمبھ کرتے ہوئے اپنی سنتشٹی

نورتی چاہی اور عرض کی۔
پریمی:۔ مہاراج جی! ہم اپنے غلط سوبھاؤ کیسے بدلیں من بڑا چنچل رہتا ہے پوجا پاٹھ بھی کرتے ہیں چت کو شانتی نہیں ملتی۔
گورودیو:۔ پریمی! پہلے اپنے لباس کھان پان بول چال کو ٹھیک کرو جب تک یہ مریادہ میں نہیں ہوتے تب تک کسی راستے کو نہیں پکڑ سکتے۔ پریمی کون ہوتے ہیں۔؟
پریمی:۔ برہمن
گورودیو:۔ واہ پریمی! برہمنوں کا سیدھے راستے پر چلنا بڑا مشکل ہے۔ ذرا اپنے حالات پر نظر مارو۔ کیا براہمنوں کے بچوں والا سانگ بنایا ہوا ہے آکار کی بات پیچھے پوچھیں گے۔ برہمن ورلے ہی سپوت ہوتے ہیں۔ جن گُنوں والے کرتو یہ کرتے ہیں بڑے ہوشیار رہتے ہیں۔ نام کے برہمن رہ گئے ہیں۔ اصلی برہمن کا سروپ جانو۔ کیسا ہونا چاہیئے۔
(i) نمر بھاؤ ہو۔ چنچل نہ ہو، (ii) سرل سادہ سوبھاؤ ہو
(iii) دیوتاؤں والا روپ ہو (iv) لڑائی جھگڑے کرنیوالی مت نہ ہو۔
(v) دھیرج دان ہو۔ (vi) کسی کا اپمان ترسکار کرنیوالا نہ ہو۔
(vii) سدا کرودھی نہ بنا رہے۔ کسی کو غلطی کے سمے درستی کے واسطے اونچا کہنا برا نہیں ہوتا۔ ہمیشہ اسے اپنے میں جگہ نہ دے۔ کرودھی جیو خود بھی تپتا رہتا ہے۔ دوسروں کے واسطے دکھدائی بنا رہتا ہے کبھی کبھار کرودھ آ بھی جائے ست وچاروں دوارہ جلدی دور کردو۔ اسے زیادہ دیر تک اپنے پاس ٹکنے نہیں دینا چاہیئے۔
(viii) جو مترتا کا بھاؤ رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ کبھی دھوکہ نہ کرو۔ ہر سمے

اُس کے واسطے ست بھاؤ بنائے رکھو

(ix) اپنے دھرم گرنتھوں کا وچار کرتے رہنا چاہیئے۔

(x) کسی کے اوگنوں یعنی دوشوں کا کبھی بھانڈا نہیں پھوڑنا چاہیئے۔

(xi) اچھے متروں، سمبندھیوں کا ہر سمے بھلا چاہتا رہے۔

(xii) جو تمہارے ساتھ ہت نہ کرتا ہو اُس کا بھی بھلا ہر سمے چاہتے رہنا چاہیئے

(xiii) کسی گورو پیر کی سکھیا میں چلنے والا ہو۔

(xiv) بزرگوں کی گوروؤں کی کبھی نندا۔ بُرا مانگنے والا نہ ہو۔

ایسے جیو گورمکھ سداچاری اپنے آپ بنتے چلے جاتے ہیں۔ اب بتاؤ کس راستے پر چلنا ہے۔ ہر سمے ستکار پہ چڑھے رہنا برہمنوں کا کرم رہ گیا ہے

پریمی:۔ مہاراج جی! کیا بتائیں! اپنے میں سب اوگن بھرے ہیں۔ آپ کی کرپا ہو جائے۔ تو یہ دُشٹ من کسی ٹھیک رستے پر لگ سکتا ہے اپنی ہمت سے باہر سب باتیں ہیں۔ ست پرشوں کی کرپا سے بالمیک جیسے پتت ڈاکو بھی سیدھے راستے پر چل پڑے تھے۔ آپ کی کرپا ہو جائیگی تب کارج سُتھ بننے لگیں گے۔

گورو دیو:۔ پریمی جی! ادھر ہر سمے ہر ایک کی کلیان کے واسطے بچن کہے جاتے ہیں۔ پتروں دوارہ بھی ست سکھیا دی جاتی ہے۔ آگے چلنا نہ چلنا گورمکھوں کا کام ہے۔

* *

اسی پرکار ایک بار مہاراج منگت رام جی شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور میں تپسیا کیلئے گئے۔ تو دیکھا کہ وہاں پہ پنڈتوں نے اپنا جال پھیلایا ہوا ہے۔ کسی کے ہاں جاتے تو اُن کے گھر کا کھانا نہ کھاتے بلکہ اُن کے

ہاں سے ہی راشن پانی لے کر پہلے خود کھانا تیار کر کے کھاتے اور بعد میں
اُن لوگوں کو رسوئی بنانے دیتے اور بھی علیحدگی کے طریقے اختیار کئے ہوئے
تھے۔ تو اُس سمے آپ نے برہمنوں کو بتلایا:۔

"دیکھو کتنا بھیانک سماں آ رہا ہے۔ لیکن یہ جو کٹر سے تم نے ڈال
رکھے ہیں۔ کہاں تک آپس میں پریم سمبندھ بننے دیں گے یہ لوگ اصل
میں سیوادار ہیں۔ تم گورو بن کر حلوے مانڈے کھا رہے ہو۔ تو ان
کے سروں پر۔ تمہیں گورو اِس واسطے بنایا گیا تھا۔ کہ ست است کا
نرنہ کر کے کھشتریوں اور شودروں کو سمجھاؤ تاکہ یہ بھی صحیح کرم
کریں۔ تمہیں تو تپ میں سماں گذارنا چاہیئے تھا۔ تاکہ کوئی روٹی
پہنچا جائے کوئی لکڑ پانی کی سیوا کر جائے۔ درندوں اور دشمنوں
سے رکھشا کرنے کیلئے کھشتری تھے۔ دھن سے سیوا کرنے والے
مہاجن تھے۔ تمہارے آگے پیچھے چھوٹا موٹا کارج کرنے والے یہ
ہریجن ہیں۔ یہ پاؤں جو ہر وقت گندی و اچھی جگہ چلنے والے ہیں شودر
کے سمان ہیں۔ اِن کو کیا الگ کر سکتے ہو۔ تم مہاجنوں سے بھی نفرت
کرتے ہو۔ عجیب تمہارا حساب ہے۔ پنڈت جی! اب وہ زمانہ نہیں رہا
آنکھیں کھولو۔ سب کو ملانے والا سبق پڑھاؤ۔ ایشور آپ کو نرمل بدھی
بخشیں۔"

(ست جیون انک ۱۹۵۵ء صفحہ 73)

ہ ہ ہ

مارچ ۱۹۳۹ء میں ست پُرش شری منگت رام جی ملوٹ منڈی
(پنجاب) میں براجمان تھے تو ایک دن ست سنگ سُننے کے بعد رات
کے سمے پریمی سیوا میں بیٹھے تو اُن میں کچھ برہمن بھی تھے۔ تو آپ نے فرمایا

پریمیو! وچار کرو۔

اُس سمے پریمیوں نے عرض کی۔

پریمی:- مہاراج جی! ایساست سنگ آج کل نہیں مل رہا۔ تب ہی سنسار میں اس قدر بھوگ واد میں لوگوں کی رُچی بڑھی ہوئی ہے ہمارے رشی منی اس طرح سادہ بچنوں میں سمجھایا کرتے تھے بار بار دھرم مارگ میں درڑھتا کروائی جاتی تھی۔ سنسار کی اسارتا کو اچھی طرح برتہ کر کے سمجھایا جاتا تھا۔ یہاں تو پوچھنے کی کوئی اور کچھ آپ نے حاجت نہیں چھوڑی۔ ہم نے ہی کافی شاستر۔ اپنشد ویدوں کی چھان بین کی ہوئی ہے۔ آپ کے بچن سُن کر ایسا احساس ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ عمل کی ضرورت ہے کتھنی گیان نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ کرپا کر کے سرن میں سبھا بخشیں تب ہی ہمارا پار اُتارا ہو سکے گا۔ مہاراج جی واقعی ہم نے شاستروں کو روزگار کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ کیسے آتمک شانتی پراپت کر سکتے ہیں، خوب کھیر پوڑے۔ کڑاہ اِن شاستروں کی کرپا سے بناں ہاتھ پیر ہلائے کھا کھا کر شریر بڑھا لیا ہے۔ کتنی اندھ بُدھی ہے۔ سب گرنتھوں میں گیان آیا ہوا ہے۔ اس طرف ہم نے کبھی دھیان ہی نہیں دیا۔ کھیر پوڑے کھا کر آشیرواد دینے میں ہی عمر گذار دی ہمارے رشی منیوں نے اجلا (اُپکار) بھی بہت کیا ہے مگر ہم نے اُن کے اُپکار سے جو فائدہ حاصل کرنا تھا وہ نہ کیا۔ بلکہ سوارتھ پورا کرنے میں لگے رہے۔ مہاراج جی اِس بھوت وویا سے چھڑا دیں گے۔

گورودیو:- پریمی! اپنی غلطیوں کو سمجھو۔ اور سیدھے ہو کر چلو۔ لوگوں کو گمراہ

نہ کرو۔ نہ آپ بھلیکھے میں رہو۔ ٹھیک طرح سمجھانے میں بھی تم کو
کمی نہیں آسکتی اور اپنی بُدھی بھی پوتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ سنساری
تو ہر طرح سے سیوا کرنے کے واسطے تیار ہیں۔ برہمنوں نے خود
ترقی چھوڑ کر رکھی ہے۔ کیول پیٹ بھرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے ان کا
فرض تھا۔ خود تپ کرنا اور کرانا۔ دان لینا اور دینا۔ وید پڑھنا اور
پڑھانا۔ نشکام بھاؤ سے جو ایسا کرتے رہے ہیں۔ اُن کا ہی پرتاپ
آج تک چلا آرہا ہے۔ اِس طرح دونوں طرف کا سُدھار ہوتا رہتا
ہے۔ اچھا صُبح کا بھُولا رات کو گھر آجائے تو بھُولا ہُوا نہیں سمجھا جاتا
اب بھی کچھ نہیں گیا۔ برہمنوں کو اچھی طرح اُپدیش دے کر پھر وہ جو
پریم بھاؤ سے دیویں۔ اُسی میں سنتوش رکھیں۔ پہلے ہی اُن سے چُکتا نہ
کر لیا کرو۔ اِتنی رقم لیں گے۔ تب تمہارا کام کریں گے۔ سب کچھ برہمن پر
ہی چھوڑ دیں۔ اپنی طرف سے ہر سمے نشکام رُوپ میں سیوا کرنے کا
بھاؤ رکھو۔ تم پڑھے لکھوں کی اِن کو ضرورت ہے۔ تمہارے ہاتھ
میں اب بھی بہت کچھ ہے۔ بھلا اپنا بھی اور دُوسروں کا بھی کر سکتے ہو
لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔ برہمن ہی برہمنوں کا سُدھار کرتے آئے ہیں۔
مگر زیادہ تر جنتا کو اِنہوں نے ہی خراب کیا ہے۔ کیونکہ یہ ہی زیادہ تر
شاستروں کے گیاتا تھے۔ جدھر لگا یا کسی کو۔ بچاری بھولی بھالی جنتا
اُدھر لگ گئی۔ کبیر۔ نانک۔ دادو۔ پلٹو جیسے سنتوں نے آکر برہمن پاکھنڈ
کو بہت سارا کھولا۔ اور توڑا ہے اور بہت سارے بچھڑے ہُوئے جیووں
کے لئے دھرم مارگ میں آنے کے واسطے آسانی کر دی۔ کچھ انگریزوں
نے کرپا کی۔ اُونچ نیچ کے بھید کو سامانیہ کر دیا۔ اب تو کوئی کوئی ہی

تمہارے داؤ میں آتے ہیں۔ لیکن پربھاؤ براہمنی راجیہ کا بعض جگہ ابھی بہت ہے۔ علاوہ مانڈہ چل ہی رہا ہے اس طرح کی کمائی گراوٹ کی طرف ہی دیش کو لے جاتی ہے۔ جس قدر گیان وچار اُونچیہ پرکار کا دیش میں موجود ہے۔ ایسے ہی رہنی والے ہوں۔ تو کتنی دیش دھرم کی مانتا ہو۔ اب سچے جھوٹے کا پتہ ہی نہیں لگتا سب ہی برہم گیانی بنے ہوئے ہیں۔ جس نے چار شلوک پڑھ لیئے وہ ہی اندھوں میں کانا راجہ ہو گیا۔ بھارت کی اُہتا تیاگ اور دھرم ودیا نے ہی کر رکھی ہے اب ذرا وویکانند اور رام تیرتھ نے باہر جا کر دوسرے دیشوں کو عملی زندگی پوتر جیون دوارہ جتایا ہے۔ ویسے تو دوسرے دیشوں میں پتہ ہی نہ تھا۔ ہندوستان میں کیسے لوگ بستے ہیں۔ انگریزوں نے جاہل ہی بنا رکھا تھا۔ اب ہوش آئی ہے جیسے کبھی ہمالیہ میں آیا تھا۔ اس جگہ سے پورن ہو کر گیا تھا۔ ہند کی دھرتی ہی ایسی ہے۔ جس جگہ سماں پا کر کوئی نہ کوئی ست پرش آ جاتا ہے جو ہوتا ہے۔ چوٹی کا ہوتا ہے۔ اس مٹی میں سے لال نکلتے ہی رہتے ہیں۔ نفالی بزرگوں کا نام لے لے کر ہی خوش ہونا نہیں چاہیئے۔ کچھ آپ بھی پرشارتھ کرنا چاہیئے

(ست جیون انک 1975ء اکتوبر۔ صفحہ 59)

جہاں شری مہاراج منگت رام جی نے اصلی برہمن کی پہچان کے سمبندھ میں امر بانی اور وچن فرمائے ہیں۔ اسی پرکار سنت ہیمراج جی نے پریمیوں کے پرشن کے اُتر میں برہمن کی سریشٹتا اور اُس کے لکھشن اس پرکار بتلائے ہیں۔

برہمن اُتم کیوں۔ اصلی برہمن کے لکھشن

پرشن :۔ برہمن اپنے کو اُتم کیوں مانتے ہیں۔ اور سرو لوگوں کو بھرم میں کیوں ڈال رہے ہیں؟

اُتر :۔ برہمن شبد کا ارتھ ہے۔ جو برہم کو جانے سو برہم کو جاننے والا برہم سروپ ہوتا ہے۔" برہماوِت برہمیو بھوتی" اتھوا" برہم جاناتی براہمنا" یہ وید کا واکیہ ہے۔ اس لئے جو پُرش برہم کو یتھارتھ رِیتی سے جاننے والا ہے وہ برہمن ہے اور وندنا کرنے یوگیہ ہے تتھا اُتم ہے۔ ایسا برہمن کسی کو بھی بھرم میں نہیں ڈالتا۔ کنتو سرو سنشئوں بھرموں اور وکلپوں کو ناش کر کے کیول ست سروپ برہم کا اُپدیش کرتا ہے۔ اور ناناں پرکار کی یکتیوں سے ادویت رُوپ وستو کا نشچیہ درڑھ کرتا ہے۔ سو ایسا برہمن اُتم اور سرشیٹ ہے۔ اور جو برہم گیان سے شُونیہ ہے اور اپنے آپ کو برہمن مانتا ہے۔ وہ برہمن نہیں کنتو بھرمن ہے۔ آپ بھی بھرم میں لین ہے اور دُوسروں کو بھی بھرم میں لین رہنے کا اُپدیش کرتا ہے۔ سو ایسے بھرمن رُوپ برہمن جگت میں سرو تر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور بھرم کو اپنی درشٹی مان کر اُس کا اُپدیش کرتے ہیں۔ اور سرو دیشوں میں بھرم کو پرورت کر اپنی پُوجا کراتے ہیں۔ کیونکہ یتھارتھ گیان سے شُونیہ ہیں۔ اس لئے سویم بھی بھرم اور سنشے رُوپ بن میں بھٹکتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا رکھتے ہیں۔ پرنتو واستوک برہمن سرو تر نہیں ہے۔ انی درلبھ ہے پھر وہ دمبھ منتسر मतसर اور اچھیا سے رہت ہیں۔ اس لئے اُن کا پہچاننا بہت کٹھن ہے۔ جو پرش اُن کو پہچانتا ہے اور ادویت رُوپ بھرم کو تیاگ کر ادویت رُوپ برہم کو ستیہ مانتا ہے۔ وہ پُرش بھرمن

رُوپ برہمنوں کے بھرم اور سنشے رُوپی پھندوں سے مُکت ہو کر سوچھند نرِوکلپ اور شانت آتما رہتا ہے۔ اس لیئے اُچت ہے کہ ہم تاراتھ برہمن کی سنگت کریں۔

پرشن: برہمن کے لکشن کہیں ہے سوامی شکھ دھام
جانکو نشچے کر لکھیں، براہمن یوگیہ پرمان

اتر:۔ ست چت آنند رُوپ گھن جاہیں تو باودھ
نتیہ پراپت نرمل سدا سادھک سدھ نہ سادھو
دیش کال پرچھید بن، ستّا ماتر سمان
بھید ابھید ودا تے رہت شُونیہ وگیان
ایسے اچل سرُوپ کو سمیک جانے جوئے
سنشے تج سنتھت رہے نشچے براہمن سوئے
جگت بھاونا تیاگ کر پاوے نت بسرام
بھُوت بھوشیت چنت تج سدا رہے نشکام
سوئی براہمن سار ہے۔ جاں کو دربا نمان
تا کے مستک اُپدیش سے اُدے ہوت ہے گیان
ایسے براہمن کو سدا نمسکار پرنام
جاں کی کرپا سے ملے ہیمرآج شکھ دھام

(گرنتھ ادویت سدھانت صفحہ ۲۷ - ۴۲۶)

کبیر صاحب دوارہ اصلی برہمن کی پہچان

جُون 1950ء میں ایک ست سنگ کے دوران مہاراج منگت رام جی

نے فرمایا کہ کبیر صاحب سے جب ست سنگ میں کسی پریمی نے پوچھا کہ
اصلی برہمن کسے کہتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا:۔

۵ برہمن سو جو برہم پچھانے ؛ چھج چھانی گینڈن جانے
تر ٹے چھتر لائے ٹاکی ؛ سو براہمن گنگا کا باسی

یہ سن کر برہمن بہت ناراض ہوئے پر جب مطلب سمجھایا
گیا تو اُن کی تسلی ہوئی۔ مطلب یہ

کہ اصلی گیان وان برہمن وہ ہے۔ جو امیر غریب چھوٹے بڑے
کو یعنی چھوٹی بڑی ذات والوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک پریم بھاؤ
رکھتا ہے۔ کسی کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ جیسا کہ بھگوان نے
گیتا میں فرمایا ہے۔ جو سُور۔ چنڈال۔ کُتا۔ ہاتھی۔ حیوان۔ انسان سب
کے اندر ایک آتما کو ہی دیکھنے والا ہے۔ انتر سے سب کا ہت
چاہنے والا ہے۔ وہ ہی اصلی برہم دیتا ہے۔ سب انسانوں کو یکساں
تعلیم دینے والا ہے۔ کسی سے دویش نہیں رکھتا۔ اُس نے سب کے
اندر ایک آتما کو جانا ہے۔ تر ٹے چھتر کا مطلب جن کو گرا ہوا نیچ
سمجھا جاتا ہے۔ اُن کو بھی نیک وچار دے کر اُن کا سُدھار کرنے
والا ہی اصلی گنگا اشنان کرنے والا ہے اور گنگا میں نواس کرنے
والا ہے۔ پریمی! برہمن کا کرتویہ بڑا اُونچا ہے یہ سب چھوٹی پٹلیں
چاٹنے والے ہیں۔ سب مہنت بنے ہوئے ہیں۔ جس نے دھوتی تلک
لگا لیا۔ بس برہمن ہو گیا۔ جس کے اندر جیووں کے واسطے درد ہے۔
دوسروں کے دُکھوں کو اپنا دُکھ جان کر اُن کی سیوا میں تن من
دھن ارپن کرنے والا ہے وہ ہی اصلی برہمن ہے۔ اصلی برہمن کی

بڑی ودیا کھیا پستکوں میں ہو چکی ہے۔ اصلی برہمن تو سارے سنسار کا گورو ہے۔

۵ براہمن کا پوت کوئی جن کوئی بھوت کوئی ورلا ہی سپوت

ودیا نہ پڑھنے سے براہمن ناش کا کارن بنتا ہے

برہمن کا دھرم برہم چریہ رکھ کر ودیا پڑھنا ہے جو برہمن ودیا نہیں پڑھتا وہ بلاشبہ نشٹ ہو جاتا ہے۔ مگر آج کل برہمنوں کا کام روٹیاں پکانا۔ پانی بھرنا یا دربانی کرنا وغیرہ رہ گیا ہے چونکہ وہ برہمن کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے وہ برہمن ہیں۔ بھلے ہی وہ نراکھشر بھٹاچاریہ رہیں۔ ویدوں کا پٹھن پاٹھن۔ یگیہ ہون وغیرہ کرم نہ کریں۔ مگر وہ پنڈت اور برہمن ہیں۔ وہ خواہ پرلے سرے کے اگیانی کوکرمی جواری اور وبھچاری ہوں۔ مگر پھر بھی وہ برہمن ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب ان میں برہمن کے گن نہیں تو نام کا برہمن پن کس کام کا۔ آج کل تو دوویدی دو ویدوں کے عالم۔ ترویدی (تینوں ویدوں کے عالم) اور چترویدی (چاروں ویدوں کے عالم) محض نام کے ہی رہ گئے ہیں۔ اب تو ان کا کام رسوئی گری کرنا اور مانگ کر کھانا۔ نیز پنڈت جی کہلانا رہ گیا ہے۔ ایسا نہیں کہ سبھی برہمن ایسے ہیں۔ پھر بھی غور سے دیکھا جائے تو ادھک تر ایسے ہی نام دھاری بھارت ورش میں پائے جاتے ہیں۔ نہ آہار میں شدھتا (اوقات ملین آہار. مالش انیادی کا سیون) نہ بیوہاروں پوترتا

(چھل کپٹ فریب انیادی سے بھرپور بیوہار) ویدوں کا پورن گیاتا برہمن کوئی وِرلا ہی ہوگا۔ آج کل پراچین کال کے وہ برہمن نہیں رہے۔ جو سب ودیاؤں کے پنڈت اور پورن گیانی تھے۔ اور جن کے برہم تیج کے سامنے بڑے بڑے راجہ بھی تھر تھر کانپتے تھے۔ اسی واسطے نیتی شتک کے شلوک ۳۲ میں مانو کے ناش کے کارن بتلاتے ہوئے مہاراجہ بھرتری ہری نے اَن پڑھ براہمن کو بھی استھان دیا ہے۔

اُپروکت وچاروں سے یہ سپشٹ ہو جاتا ہے کہ اصلی برہمن کہلانے کا ادھیکار اُسی ویکتی کو پراپت ہوتا ہے۔ جو کرتویہ آچار ہی نے تیاگ ورتی کو دھارن کرے۔ اور سروگن سمپن ہو۔ نہ کہ کیول برہمن کل میں جنم لینے سے یا شاستروں کا ادھین کر لینے سے کوئی ویکتی برہمن بن سکتا ہے۔ سروگن سمپن برہمن ہی دوسروں کو صحیح مارگ درشا کر ان کو بھرم اور بھٹکنے سے ہٹا کر ست پنتھ پر چلا کر اُن کا سُدھار کر سکتا ہے۔ یہ مارگ ہے عمل کا نہ کہ دکھلاوے کا۔

شری مہاراج منگت رام جی نے اپنی امربانی میں واستوک برہمن کا سروپ بڑے سُندر ڈھنگ سے پیش جنتا کیلئے کیا ہے جس کا ادھین کر کے مانو ماتر گمراہ ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ جو بھی منش کرتویہ کا پالن کرے گا۔ وہ ہی سچا برہمن ہے۔ خواہ وہ کسی کل میں پیدا ہوا ہو۔

اصلی براہمن کی پہچان

سو براہمن برہم کا مکھ ہوئی ٭ برہم پرکاس ہل دُرمت کھوئی

جپ تپ نیم کرے اشنان ٭ کھما جنیو دھارے پروان

ہندو دھرم شاستروں میں براہمن برہما کا مکھ کہے جاتے ہیں ہندو سماج ورن ویوستھا میں براہمن چاروں ورنوں میں اُتم مانا جاتا ہے وہ کون سے گُن ہیں جو براہمن کو وشیشتا بخشتا اور برہم پد پردان کرتے ہیں. جس سے وہ سارے مانو سماج سے مانیہ اور پوجنیہ ہوتا ہے. چونکہ آج کل براہمن کیول جنم سے ہی مانے جاتے ہیں - اس واسطے کرم کی اور کوئی دھیان نہیں دیتا - اس واسطے براہمن اس اتی اُتم مانیہ پد سے نیچے آکر سادھارن جنتا کے ساتھ ہی بلکہ سنساری جیون وتیت کر رہے ہیں. وہ اپنے سوبھاوک اُتم گُنوں کو بھول چکے ہیں. مہاراج جی اپنی امر بانی میں براہمن کے لکشن. گُن کرم سوبھاؤ دکھلا رہے ہیں. جس سے براہمن کی پہچان ہو سکے - فرماتے ہیں:-

"وہی براہمن برہم کا مکھ ہو سکتا ہے جو اپنے انتر میں برہم تت (آتم) پرکاش کو پاکر دیہہ ابھیمان روپی دُرمتی کو دُور کر چکا ہے جس کا مول منتر یہ ہے ناہم - دیہم. کوہم. سوہم. ادکفات میں سترہ نہیں

ہوں۔ میں کون ہوں۔ میں وہ ہی پرم چیتن تو ہوں۔ وہ نیم پوروک جپ تپ اشنان اور دھیان کرتا ہے۔ اور کھما کا یگیوپویت دھارن کرتا ہے۔ ارتھات جس نے کرودھ کو جیت رکھا ہے"

چار وید کا وکتا ہوئی ؎ سار سدھانت میں شرت پروئی
من بانی کو دمنا کیجے ؎ مہاتپیشر امرت رس پیجے

جو چاروں ویدوں کے گیان میں پارنگت ہے اور ویدوں کے سار تتو کا ویاکھیان بھی کر سکتا ہے اُس کی شرتی ویدوں کا سار سدھانت جو اونکار ہے۔ اُس میں نت پروئی رہتی ہے۔ ارتھات وہ اونکار اُپاسنا میں سنلگن رہتا ہے۔ جس نے من اور بانی ارتھات ساری اندریوں کا دمن کیا ہوا ہے۔ جس کا جیون اتی سینمی ہے۔ ایسا تپسوی مہاتما امرت رس کو پیتا ہے۔ ارتھات نر بھے اور نشچنت دچرتا ہے۔

مان تیاگ رہے نرمان ؎ باد تیاگ سم درشٹ پہچان
تیاگ سروپ چولا دھاری ؎ تس براہمن توں جاؤں بلہاری

وہ مان لش کیرتی کو تیاگ کر سدا نرمان رہتا ہے اور واد وواد کا تیاگ کر کے سم درشٹ ہو کر دچرتا ہے۔ ہر پرکار کے بھید بھاؤ سے پرے سمتا بھاؤ میں سھتت رہتا ہے۔ یہی اُس کی پہچان ہے۔ جس براہمن نے اِس پرکار تیاگ سروپ کا چولا (بانا) دھارن کیا ہوا ہے۔ اُس براہمن پر ہم قربان جاتے ہیں۔

موہ مایا سنکٹ ناسے ؎ تت گیان سنجگت بلاسے

پار برہم سنگ سند ھی کیجے ॥ تین کال میں انتر سکھ پیجے

موہ مایا (اوِدیا ۔ کام ۔ کرم) کے سنکٹ سے جو مکت ہو چکا ہے ۔ تتو گیان سنجگت ہو کر برہم گیان دوارہ براہمی استھتی کو پا کر جو سنسار میں بلاس کر رہا ہے ۔ پار برہم پرمیشور کے ساتھ جس نے ایکسدرو پتا پراپت کر لی ہے ۔ اور تین کال یعنی سدا سرودا اپنے انتر میں آتم سکھ میں لین رہتا ہے ۔

جھوٹ پاکھنڈ بادنوارے ॥ برہم کو بندھے سو براہمن اپارے

کوڑ کایا کا مان پرہرے ॥ ست پرتیت سو براہمن نستر ے

جھوٹ پاکھنڈ اور باد نباد کا کھنڈن کر کے جو برہم نند کو "بندھے" ارتھات پرگٹ کر کے دکھلاوے وہ ہی اپار گتی والا سچا براہمن ہے است اور مہقیبا شریر کا ابھیمان جس نے تیاگ دیا ہے اور ست پرتیتی ارتھات آتم وشواس کا جو دھنی ہے وہ ہی براہمن بھوساگر سے پار ہوتا ہے ۔

اونچی کل کا مان تیاگے ॥ اونچی رہنی رہت من جاگے

پانچ تت پچیس پرکرتا ॥ تن کو جیتے سو براہمن جگ دھرتا

چونکہ اُس کا دیہہ ادھیاس سماپت ہو چکا ہے ۔ اس لیئے اُس میں اونچی کل یا ذات یا ورن کا ابھیمان نہیں ہے ۔ نرمان ہو کر اس کی رہنی بہت اونچی شرینی کی ہے پانچ تتو اور اُن کی پچیس پرکرتیوں کو جس نے جیت لیا ہے وہ براہمن جگت کا اُدھار کرتے والا ہوتا ہے ۔

چار کھانی میں ایک پرکھ دکھلاوے ॥ شوکر سوان چنڈال میں اِک سار لکھاوے

اُونچ نیچ کا چھوڑے بھید ؛ تس براہمن پایا ارتھ ست وید

وہ چاروں کھانی کے جیوؤں میں ایک آتم تت برہم کو دِکھلاتا ہے
شُور۔ کُتّے چانڈال میں سمتا بھاؤ دیکھتا ہے ارتھات وہ سم درشٹی والا
ہوتا ہے۔ جو منشوں میں ارتھات سرو پرانیوں میں اونچ نیچ کا بھید
تیاگ دیتا ہے ایسے سم درشٹ براہمن نے وید کے ست گیان کا ٹھیک
ارتھ جانا ہے۔

چاروں ورن کا کرے سُدھار ؛ ست تت کیرت کیجے سنچار
ادھم جیوؤں کا پاپ نوارے ؛ ست تت وادی سو برہمن بلہارے

ایسا براہمن چاروں ورنوں کے لوگوں کا شدھار کرتا ہے اور سب
میں پرماتم تتو کی ست کیرتی کا پرچار پرسار کرتا ہے۔ چھوٹے جیوؤں
کے پاپ نِوارن کرتا ہے۔ اُن سے دُوشٹ اور نندک کرم چھڑاتا ہے۔
ایسے برہم وادی ست تتو کے وکتا براہمن پر ہم وارے جاتے ہیں۔

انتر تیرتھ اٹھ سٹھ اسنانی ؛ گنگ جمن گھٹ انتر جانی
گنگ جمن سُرسُتی کا میل ؛ تربینی مجّن کرے ست برہمن کا کھیل

جو اپنے گھٹ کے بھیتر ہی اڑسٹھ تیرتھوں کا اشنان کرتا ہے۔ جس نے
اپنے انتر میں ہی گنگا اور جمنا کی پہچان کی ہے۔ گنگا جمنا اور سرسوتی کا
سے مُراد ایڑا۔ پنگلا اور سوشمنا ناڑیوں سے، تربینی میں اشنان سے مطلب
ترکُٹی میں دھیان اور یکسُوئی سے ہے جہاں انحد شبد سُنائی دیتا ہے۔
تین تاپ کی تپن بھئی دُور ؛ برہم گت پائے سو برہمن حضور

نیاگ ویراگ کا لشکر دھاری ÷ برہ وویک کا شستر وچاری

تربینی میں اشنان کرنا جس برہمن کا کھیل ہو جاتا ہے اُس کے تینوں تاپ (ادھی بھوتک - ادھی دیوک اور ادھیاتمک) دُور ہو جاتے ہیں - وہ برہمن برہم گتی کو پاکر کیرتی مان ہوتا ہے۔ نیاگ اور ویراگ کی سینا کو وہ دھارن کرتا ہے، برہ اور وویک کے شستر استرسے شدشوبھت ہوتا ہے

درڑھ وشواس کا تلک للاٹ ÷ چودہ لوک کمپے دیکھ برہمن پرتاپ

پُورن نیتی کا گیاتا ہوئی ÷ تتو گیان من ماہیں پرو ئی

اُس کے للاٹ پر درڑھ وشواس کا تلک چمکتا ہے۔ جس سے برہمن کے پرتاپ کو دیکھ کر چودہ لوک یعنی سارا برہمنڈ کمپائمان ہوتا ہے۔ تتو گیان کا تو وہ مجسمہ ہی ہوتا ہے۔ اور پُورن نیتی کا بھی وہ جاننے والا ہوتا ہے۔ راج نیتی۔ دھرم نیتی۔ سماج نیتی ان سب کا وہ گیاتا ہوتا ہے۔

پرکرت وِکار سے رہے نیار ÷ اگت رُوپ سمرے مرار

دیا ندھان کھما سرُوپ ÷ برہم گت کھے سو برہمن انوپ

پرکرتی کے عام وکاروں سے وہ دُور رہتا ہے۔ اوگت سرُوپ پرم تتو آتما کا سمرن۔ چنتن دھیان کرتا ہے۔ دیا کا خزانہ اور کھما کی مُورتی ایسا بے نظیر برہمن برہم گتی کو پراپت ہوتا ہے۔

مایا بھرم کو کھنڈن کرے برہم کا پاوے میل

مننگت وِرلا جگت میں کوئی برہمن کھیلے کھیل

مہاراج جی فرماتے ہیں:— اِس سنسار میں کوئی وِرلا برہمن

ایسا کھیل کھیلتا ہے۔ کون سا کھیل جو مایا بھرم کا کھنڈن کرے۔ اور پرم تپ اور تیاگ دوارہ برہم کا میل پاوے ارتھات آتما کا ساکھشات کار کرے۔

(۱۱)

اپنے من کا سنشا توڑے ؛ پار برہم سنگ پریتی جوڑے
تین کال متھیا جگ دیکھے ؛ ست سروپ نارائن پیکھے

جو پار برہم پرمیشور کے ساتھ پریتی کا سمبندھ ستھاپت کرتا ہے اور من کے بردودھ کیلئے نت ہی پریتن شیل رہتا ہے۔ سنسار کو تینوں کال است اور متھیا جانتا ہے۔ ارتھات یہ نام روپ آتمک جگت کیول پرتیتی ماتر ہے اور نارائن کو ایک ماتر ست نرکال اباددھ۔ اکھنڈ۔ ایک رس نتیہ دیکھتا ہے۔

دستر جال سے بھئے نہ سنگ ؛ تس براہمن کو لاگا برہم کا رنگ
ست سیل سنتوکھ بیوہاری ؛ جت ست تیاگ دھرے چت اپکاری

مایا کے کٹھن کرال ہوہ روپی جال سے جو اسنگ۔ الیپ اور اتیت ہو گیا ہے۔ اسی براہمن کو برہم کا رنگ لگا ہے۔ ایسا براہمن سداچاری جیون والا ہوتا ہے۔ ست سیل سنتوش کا آچرن کرتا ہے اور جت ست تیاگ اور پراپکار جیسے مہا گنوں کو چت میں دھارن کرتا ہے۔

اپنے من کو کیجے راس ؛ کپٹ تیاگ پائے رام بلاس
چودہ لوک کی سمپت تچھ جانے ؛ سادھن سیوا ہر بھگت پچھانے

کرڑی تپسیا کے پھل سروپ وہ اپنے من کو قابو کر لیتا ہے۔ ہر پرکار کا چھل کپٹ کا تیاگ کر کے رام کے سنگ ولاس کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ سمست برہمانڈ کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتا ہے اور سیوا اور اپکار کو ہی پربھو کی بھگتی مانتا ہے۔

نت ست سنگ کا چت بلاسی ؛ اگت روپ کا نت ندھیاسی
اندری رسنا پری تیاگ ؛ اُپ رس آتم کی پاوے جاگ

اُس کا چت نت ست سنگ میں ولاس کرتا ہے۔ ست سنگ میں نت پرسن ہوتا ہے۔ اور پربھو کے اگت سروپ کا نت ندھیاس کرتا ہے، یعنی نرنتر نیم پورک پربھو نام کا سمرن بھجن اور دھیان میں لین رہتا ہے۔ اندریوں کے وشیوں میں اُپرستا کو پاکر وہ نج آتم سروپ میں رت جاگتا ہے۔ اندریوں کے وشے اُسے نرس ہو جاتے ہیں۔

جگت ڈنڈ لیوے نت پرویسا ؛ تین ورن آدھار سو براہمن درویشا
جگ جگ کیرت سو بھا اپار ؛ ساچے براہمن جانی سچ کار

جو یوگ یکتی کا ڈنڈ دھارن کر کے اپنے گیان سروپ میں پرویش کرتا ہے۔ ایسا براہمن درویش تینوں ورنوں۔ کشتری ویش اور شودر کا آدھار ہوتا ہے۔ جس سچے براہمن نے اس پرکار ست کرنی کو دھارن کر لیا اُس کی اپار شوبھا ہوتی ہے اور یگوں تک اُس کی کیرتی پھیلتی رہتی ہے۔

کام کرودھ یکھ اگن اپاری ؛ کھما ویراگ لے سب تاپ نواری
سیاو جیون شدھ وچار ؛ ساچے براہمن کی شبھ جگ کار

کام کرودھ رُوپی زہر اپار اگنی کی جوالا کے سمان ہے۔ مگر برہمن کھشما ویراگ کو دھارن کرکے سب تاپوں اور وکاروں پر وجے پراپت کر لیتا ہے۔ یعنی اُس کا ہردہ شیتل و شانت ہو جاتا ہے۔ سچے براہمن کی سنساری شاریرک جیون یاترا کے بارے میں سُنو۔ اُس کا جیون بہت سادہ اور سرل ہوتا ہے اور اُس کے وچار بہت پوتر اور اُونچے ہوتے ہیں۔

تین گُن مایا کا بھید لکھائے ؛ گُنا تیت کا درشن پائے
گُن کرم سب مایا کا کھیل ؛ اگت پر سے ناد انیل

مایا کے تینوں گُنوں ست رج اور تم کا بھید وہ بھلی پرکار جانتا ہے۔ اور سادھن ابھیاس دوارہ گُناتیت پار برہم کے درشن پاتا ہے۔ سنسار کے اندر سب گُن کرموں کو وہ مایا کا کھیل جانتا ہے گویا گُن ہی گُنوں میں برت رہے ہیں۔ اور سرو ادھشٹان پر برہم جو اناد انیل اور اگت ہے اُس کو پا لیتا ہے۔

تن من کِریا سے رہے اتیت ؛ سو برہمن ست جگت پُونیت
آتم تت سو ہد ھے نِروان ؛ مہا پُرش سو برہمن پردھان

شریر اور من کی کریاؤں میں اُس کی کرتاپن کی بُدھی نہیں ہوتی وہ اپنے سروپ میں نِشکریا اور اکرتا بھاؤ سے سمُقت رہتا ہے ایسا برہمن ست جگتی والا پرم پُونیت اور اُتم ہے۔ جس نے اپنے انتر میں نِروان رُوپ آتم سوروپ کا سودھن یا ساکھشاتکار کیا ہے۔ وہی برہمن پردھان

سچا مہا پُرش ہے۔

نِت ہی نِت آتم وِروِلے ؛ کلپ تیاگ ہیں بھیا اڈولے
ہنگتا ممتا کا بھکھن کیجے ؛ دُرلبھ گیان برہم درشن لیجے

وہ نِت نِرنتر آتم تتو کا انُوسندھان کرنے والا ہوتا ہے اور سادھنا کر کے اُس کا مَن سنکلپ وِکلپ سے رہت شانت اور سِتھر رہتا ہے۔ آتم گیان کو پا کر اہنگتا اور ممتا کو اُس نے بھکشن کر لیا ہے۔ مَیں میری کے بھاؤ اُس میں نام کو بھی نہیں رہتے۔ برہم وِدیا دوارہ برہم کے دُرلبھ گیان کو پا کر پرمیشور سَتا کا سروتر درشن کرتا ہے۔

وڈی قُربانی براہمن میراث ؛ ہوئے قُربان مٹے جگ تراس
کھٹ درشن کا مُول وِچارے ؛ بادمُباد وِکھیپ نوارے
چیتن پُرش نرالم نیت ؛ سو براہمن جو پاوے یہ پرتیت

دُوسروں کے ہِت کیلئے اپنا جیون بھی بلیدان کر دیتا ہے یہ براہمن کی میراث ہے (جائیداد ہے) یعنی یہ اُس کو اپنے پُوروجوں سے گُن پراپت ہے۔ وہ قُربانی کرتا ہے جس سے سنسار کا بھئے دُور ہو جاتا ہے۔ چھ درشن شاستروں کے مُول سدھانتوں کو وِچار کر کے بھلی بھانتی سار کو گرہن کرتا ہے۔ بادمُباد سے دُور رہتا ہے۔ اور ہر پرکار کے وِکھیپ سے پرے (مُکت) رہتا ہے۔ وہ ہی سچا براہمن ہے جس کو یہ یقین (وِشواس) ہو گیا ہے کہ اِس برہمانڈ میں پرم چیتن پُرش اکال پُرکھ۔ پار برہم پرمیشور نِت نرادھار اور ست ہے۔

پاکھنڈ کا کھنڈن کرے ست کا منڈن لین
منگت سو برہمن برہم گیان میں نت رہے پربین

انت میں شری مہاراج جی فرماتے ہیں۔ جو برہمن برہم گیان میں نت پروین ہوتے ہیں۔ وہ اپنے جیون میں پاکھنڈ کا کھنڈن کرتے ہیں اور ست کا منڈن کرنے میں لین یا نت پر رہتے ہیں۔

(iii) سکل جیوؤں کا ہووے اُدھاری، نرمل جگت دے سب کو نستاری
کوڑ کپٹ چھل باد کو ہرے ؛ دیوے تت گیان جو سرنی پڑے

برہم گیان میں پروین برہمن سمست بھوت پرانیوں کا ہت چینتق اور اُدھار کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ بڑی نرمل یکتی اور نیتی سے سب کی مُشکل کو حل کر دیتا ہے جو کوئی اُس کی شرن گرہن کرتا ہے اُس کے جیون سے دُشٹ کرموں کو یعنی جھوٹ۔ فریب وغیرہ کو دُور کر کے تتو گیان کا اُپدیش دیتا ہے۔

ادھرم پاپ وکھاد کو کھنڈے ؛ برہم گیان سنگ من بانی کو گنڈھے
سواس سواس پربھو کتھا وچارے ؛ سکلے کرم پربھ آگیا میں دھارے

ادھرم۔ پاپ اور وشاد کا وہ کھنڈن کرتا ہے۔ اور من بانی اور کرم کر کے برہم گیان میں رت رہتا ہے۔ شواس پر شواس میں پربھو نام کا سمرن کرتا رہتا ہے اور سارے کرموں کو پربھو آگیا میں دیکھتا ہے۔ وہ خود کرتاپن کے اہنکار سے رہت ہو جاتا ہے۔

بھرم ونا سے ہوئے ترے کال درسی۔ ادبھت ناد برہم جوت گھٹ پرسی
اُٹھت بیٹھت سنجم چیت راکھے ؛ جاپ اجپا من ورڑھ کر بجا کھے

نام کے ابھیاس اور دیہ اِگ دوارہ گھٹ میں جب برہم جوتی پرکاشت ہوتی ہے اور ادبھُت ناد (انحد شبد) کا شروَن ہوتا ہے۔ تب سارے دوبیت بھرم دُور ہو جاتے ہیں۔ اور ست برہمن تو کال درشی ہو جاتا ہے اُس کا سارا جیون سنجم سے پُورن ہوتا ہے اور چیت کر کے اُس کی برتی اجپا جاپ میں نت لِین رہتی ہے۔

کال کرم پر پاوے جیت ؛ پار برہم من بھئی پرتیت
دیہہ دیول کا کرے وچار ؛ تس میں دیکھے جگ سرجن ہار

وہ کال کرم پر وجے پراپت کر لیتا ہے اور پرمیشور کی درڑھ پرتیتی اُس کے من میں ستھر ہوتی ہے۔ شریر کو پربھو کا مندر وچار کرتا ہے اور اُس میں سنسار کے رچیتا کے درشن کرتا ہے۔

چوسٹھ گھڑی پربھ آرتی کیجے ؛ انتر مکھ ہوئے نج ٹھاکر کو پوجے
پریم پریت پُشپ کو تب لیجے ؛ پار برہم کی بھینٹا کیجے

دن اور رات آٹھوں پہر پربھُو کی آرتی (ارداس) کرتا ہے۔ نام سمرن کرتا ہے دھیان کرتا ہے اور انترمکھ ہو کر اپنے سوامی کی پوجا کرتا ہے۔ پریم اور پریت کے پھُول لے کر پار برہم کو بھینٹ کرتا ہے۔

سمِ درشن کا نیر چڑھاوے ؛ لے چرن امرت امرپد پاوے
پر اُپکار چندن گھِس لیوے ؛ نشکام وِرت کر تلک نت دیوے

سمِ درشٹی کا جل پربھو کی نراکار موُرتی پر چڑھاتا ہے۔ سم درشی ہو کر پربھو کا چرن امرت پیتا ہے ارتھات پربھو سے ایک رُوپ ہوتا ہے اور امرتو (امرپد) کو پا جاتا ہے۔ پراُپکار کا چندن گھِستا ہے اور نت ہی نشکام ورتی سے پربھو کو تلک دیتا ہے۔

دین عاجزی پائے کرے ارداس ؛ پرہت چت دھُوپ پرگاس
اکھنڈ چت ہوئے ست آرتی کرے ؛ بمل شبد مِل سو برہمن نستر ے

دینتا اور عاجزی کی وہ ارداس کرتا ہے اور پراُپکار سے پُورن چت کا دھُوپ جلاتا ہے اِس طرح سماہت چت سے پُوری توجہ کے ساتھ پربھو کی آرتی کرتا ہے۔ انحد شبد کو اپنے گھٹ میں پرگٹ کر کے ایسا برہمن بھوساگر سے پار ہو جاتا ہے۔

ابگت پُرش کی لے صُورت پہچان ؛ جگمگ جھلکے جوتی تین جہان
رُوپ ریکھ بِناں سریہ ؛ پایئو ٹھاکر گہر گمبھیر

وہ پرم تتو ابگت پُرش کو ہردے میں پہچان کرتا ہے جس کا پرکاش تینوں اوستھاؤں (لوکوں) میں جگمگ جھلکتا ہے ایسے دِکماد سرُوپ پری پُورن اننت ٹھاکر کا درشن کرتا ہے۔ جس کا سُندر رُوپ ریکھ سے نیارہ ہے۔

اگھٹ پرگاس سُرتی کو لینا ؛ بھرم وناس چوراسی چھینا
جے جے کار پربھ انتریامی ؛ اکھنڈ ناد تُوں پار گرامی

انتر کے اگھٹ پرکاش میں سُرتی لوئین ہو جاتی ہے دویت بھرم وناس ہوتا ہے اور آواگون کا چکر سماپت ہو جاتا ہے انتریامی پربھُو کی جے جے کار کرتا ہے۔ ہے پارگرامی پرمیشور توُں ہی اکھنڈ ناد سروپ میں پرگٹ ہوتا ہے۔

ست گور بھانے گھٹ امرت چاکھے ؛ ست برہمن ست گت کو لاکھے
پار برہم سروگیہ ویاپی ؛ بانی تیاگ من شبد الاپی

ست گورو پد کی پراپتی سے برہمن گھٹ میں امرت پان کرتا ہے ایسا برہمن سدگتی کو پراپت ہوتا ہے۔ سروگیہ اور سرو ویاپک چیتن پار برہم پرمیشور کو من سے انحد شبد کے رُوپ الاپ کرتا ہے وئیکھری بانی کا تیاگ کرتا ہے یعنی جیبھا سے شبد اُچارن کرنے کی بجائے وہ من سے شبد کا الاپ کرتا ہے۔ سُرتی کا شبد کے ساتھ میل کرتا ہے

مایا چکر دوند وناسا ؛ اپار نرنجن کا دیکھے پرگاسا
الکھ بانی روم روم پرگاسے ؛ دھن برہمن برہم ماہیں نواسے

دویت بھرم رُوپی مایا کے چکر کو توڑ کر الکھ نرنجن چیتن تتو کے پرکاش کو دیکھتا ہے اور الکھ بانی (انحد شبد) اُس کے روم روم سے گنجار کرتی ہے۔ ایسا برہمن دھنیہ ہے جو برہم میں ہی نواس کرتا ہے۔

ست کرنی ست رہنی ست براہمن کی کار
منگت پوچھے رنج گیان ہیں سو برہمن بلہار

انت میں مہاراج جی فرماتے ہیں۔ سچے برہمن کی کرنی رہنی اور کہنی (کتھنی) سب ست ہوتی ہے وہ ست کا ہی ویاکھیان کرتا ہے وہ ست میں ہی رمن کرتا ہے اور ست کرموں کو وہ نت کرتا رہتا ہے وہ نِت آتم گیان میں پورن ترپت رہتا ہے۔ ایسا برہمن مانو سماج کا بھوشن ہے۔

(۱۷) مُکھ سے کہنی نہیں دیوے دھام ؛ کرنی رہنی دیوے ہے بسرام
مُکھ سے برہمن انتر چنڈال ؛ لوبھ دھار کا بڈھیں سب کی کھال

مہاراج گورو دیو فرمارہے کہ برہمن ست کرنی اور ست رہنی والا ہوتا ہے۔ اب اِس شبد میں کارن بتلا رہے ہیں۔ واچک گیان ارتھات کتھنی ماتر سے کسی کو ست دھام کی پراپتی نہیں ہوتی۔ جس طرح زبان سے روٹی دال۔ چاول کا کتھن کرنے سے بھوکے کی بھوک کی پورتی نہیں ہوتی۔ اسی طرح خالی کہنی سے ٹھور ٹھکانہ نہیں ملتا ست کرنی اور ست رہنی سے پرم شانتی اور پرم دھام کی پراپتی ہوتی ہے۔ اگر کوئی مُنہ سے دھرم اُپدیش اور پرماتما سمبندھی باتیں کرتا ہے اور کرتی ایسی ہے کہ لوبھ کو دھارن کرکے دوسرے جیوؤں کی کھال اُتار لیتا ہے تو وہ مُنہ سے برہمن بنتا ہے لیکن کرموں کرکے وہ چنڈال سُروپ ہے۔

جھوٹ تلک جینو دھارے ؛ جھوٹا پنڈت وید اُچارے
اور جیوؤں کو دیوے اُپدیش ؛ اپنے انتر کپٹ کلیش

ایسے برہمن دُنیا کو لُوٹنے کیلئے جھوٹا تلک اور جنیئو (یگیوپویت) دھارن کرتے ہیں۔ اور جھوٹے پنڈت بن کر دید کی کتھا کرتے ہیں۔ دُوسرے جیوؤں کو تو دھرم کا اُپدیش دیتے ہیں۔ مگر اپنے انتر ہردے میں کپٹ اور فریب کو دھارن کئے ہوتے ہیں۔

سندھیا ترپن اگن ہوتر کیجے ؛ سروپ وسار پاکھنڈ ورتیجے
آتم چھوڑ پاکھان کو پُوجے ؛ سو برہمن نت نرک در سُوجھے

سنسار کو دکھانے کے لئے سندھیا ترپن اور اگنی ہوتر کرتے ہیں اپنے آتم سروپ کو بھولے ہوئے ست سے ان بھگیہ (ناواقف) پاکھنڈ کا جال، وہموں کی پُوجا۔ غلط رواجوں کا پرچار کرتے ہیں۔ ایسے مُوڑھ متی براہمن جو آتما کو چھوڑ کر پتھروں کو پُوجتے ہیں۔ وہ برہمن نت نرک میں ہی نواس کرتے ہیں۔

دمب فریب پھیلایا جال ؛ ہنری کرم بہو بھانتک بھال
پربھ کی پُوجا کو گُپت کر دینا ؛ بھُوت پریت دیو پُوجینا

ایسے ہی اگیانی برہمن پنڈتوں نے دمب فریب اور پاکھنڈ کا جال پھیلایا ہے۔ اور بھانت بھانت کے اُلٹے کرموں کا رواج جاری کرایا ہے۔ اُنہوں نے ہی پربھو پرماتما کی سچّی پوجا کو گم کر دیا ہے اور اُس کی بجائے بھُوت پریت۔ مڑھی مسان اور دیوی دیوتاؤں کی پوجا کو بڑھاوا دیا ہے۔

کہاں برہمن وشسٹ کناد ؛ کہاں کپل پاتنجل آد

کہاں ویاس برہم نت وادی ؛ کہاں یاگیہ ولک منی تیاگی
کہاں گوتم بھرگو بھاردواج ؛ کہاں جیمنی انگرا پراسر آد

وہ پہلے والے برہمن وشسشٹ۔ کناد۔ کپل دیو اور پاتنجلی آدی کہاں ہیں۔ گوتم۔ بھرگو۔ ویاس دیو جیسے برہم وادی اور یاگیہ ولک جیسے تیاگی رشی کہاں گئے۔ جیمنی، انگرا اور پراشر جیسے براہمن اب کہاں ہیں۔

سب ودیا کو کل جگی براہمن تیاگے ؛ جھوٹ پاکھنڈ چھل میں نت لاگے
کیو اپدرو دیش وناس ؛ چھل کپٹ کی دھاری پھانس

آج کل کے کل جگی برہمنوں نے سب وید ودیا کا پڑھنا پڑھانا تو تیاگ دیا ہے۔ اور پیٹ پالن کے لئے سب جھوٹ پاکھنڈ اور فریب میں لگے ہوئے ہیں۔ برہمن جاتی کے ابودھ اور موڑھ ہو سے بہت اپدرو اور ہانی ہوئی ہے۔ جس سے بھارت دیش ادھوگتی اور پتن کے گڑھے میں جا گرا ہے۔ کیونکہ انہوں کے اگیان کے کارن پاکھنڈ اور کپٹ کی پھانسی گلے میں ڈال لی ہے۔

ناناں مت پنتھ ہو جاگے ؛ سارگیان تج بھیے براہمن ابھاگے
اس ساگر میں ست رہنی پردان ؛ جس جن انتر دھرم ہے سو ہی جن پردھان

یہی کارن ہے کہ دیش میں انیک پنتھ اور مت متانتر پیدا ہو گئے ہیں۔ وید کے سارگیان یعنی برہم ودیا کا تیاگ کر کے برہمن بھاگ ہین ہو گئے ہیں پریمیو! اس سنسار ساگر میں ست کرنی پردان ہے۔ جس پرش کے

ہر دے میں دھرم کرم موجود ہے۔ وہی پُرش پردھان ہے۔ ارتھات سنسار میں ست کیرتی کو پراپت کرتا ہے۔

پار برہم کی کُل نہیں جات ؛ لکھ چوراسی میں سم درشٹات
جو جو پُوجے سو ہی گت پاوے ؛ پُور منور تھ ست دھام کو جاوے

اے برہمن بھائیو! ذرا غور کرو۔ پار برہم پرمیشور کی کُل ذات ورن کچھ نہیں۔ چوراسی لاکھ یونیوں میں وہ ایک جیسا ہی سمایا ہُوا ہے۔ کہیں کم زیادہ نہیں۔ جس طرح بجلی کی دھار اپنے سارے ینتروں انیادی میں ایک سی ہی پرویش کرتی ہے۔ ینتروں کی بھنتا سے بجلی میں کوئی بھید انیتا نہیں ہوتا۔ وہ ایک ہی ہے اُسی طرح شریروں کی انیکتا اور بھِنتا سے پار برہم پرمیشور میں بھید اور انیکتا نہیں آجاتی۔ بلکہ وہ ایک ہی واحد لاشریک۔ ایکیو اور نیم۔ ادونیہ ہی رہتا ہے۔ اُسی ایک ادوینت پار برہم پرمیشور کی جو پوجا کرتے ہیں وہ اُسی کا سرُوپ ہو جاتے ہیں۔ وہ ست کام ست سنکلپ ہو کر ست دھام کی پراپتی کر لیتے ہیں۔

ہت مارگ کلیان سرُوپ ؛ جپو بشمبر اج نرمل رُوپ
کُل جاتی کا مان تیاگو ؛ ساچی جات ہر بھگت مں لاگو
سچ سندیش ہم کریں پُکار ؛ جاتی ریچے نہ پار مُرار

یہی ست مارگ کلیان کا دینے والا ہے۔ اس لئے اُس وشو کا بھرن پوشن کرنے والے وشمبر کے نرمل سوروپ پرمیشور کے ست نام کا جاپ کرو۔ کُل جاتی کا ابھیمان تیاگ دو اور پربھو کو من سے اپنی سچی

ذات سمجھو اور اُس کی بھگتی میں لگ جاؤ۔ میرے پیارے بھائیو، بزرگوا ست کا سندیش دینے کیلئے پُکار کر رہے ہیں۔ پاک پروردگار۔ پرماتما کُل جاتی کے ابھیمان سے خوش نہیں ہوتا۔

جات ورن تِس کا نہیں، نہ تِس کا آکار
منگت روپ اگادھ ہے، لکھے کوئی گورمکھ سار

کیونکہ اُس کا کوئی جات ورن نہیں ہے۔ نہ اُس کا کوئی آکار روپ رکھا ہے۔ مہاراج جی فرماتے ہیں۔ اُس کا روپ اگادھ ہے۔ اننت اور اپرم اپار ہے کوئی گورمکھ ہی سار کو پہچان پاتا ہے۔

(۷)

جب لگ جات ورن کو لیکھے ۞ تب لگ سُرتی پڑی بھُلیکھے
ساچی جات ورن پربھ ایک ۞ سدا اجنمانت ادویت

جب تک پُرش میں کُل ذات ورن کا ابھیمان موجود رہتا ہے۔ اُس وقت تک اُس کی سُرتی بھول میں پڑی رہتی ہے۔ سب بھوت پرانیوں کی جاتی ورن کیول ایک پرم تتو پرماتما ہے۔ ہم سب چیتن تتو ہیں الگ الگ یونیوں نے الگ الگ لباس پہن رکھے ہیں، اِسی طرح واستو میں ہم سب ایک ادویت اور اجنما پُرش ہیں۔

نِت پرکاش آنند سروپ ۞ سرب انیت سو لسے انوپ
تِس کی ذات ورن نہ کوئے ۞ جس پریم سے جاپے تِس گھٹ پرگٹ ہوئے

جو سدا سویم جیوتی پرکاش سروپ ہیں اور سب میں اوت پروت ہوتے

ہوتے بھی سب سے نیارے ہیں۔ وہ مہا پربھو سدا آنند کے بھنڈار ہیں۔ اور اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ جو باپ کی ذات ہوتی ہے۔ بیٹے کی بھی وہی ذات ہوتی ہے۔ چونکہ ہم پرماتما کے پتر ہیں۔ ہماری اور پرماتما کی کُل ذات ایک ہی ہے۔ ست یہ ہے کہ پرماتما کُل ذات سے نیارا ہے۔ جو اُس کو پریم اور پریت سے یاد کرتا ہے۔ اُسی کے گھٹ میں وہ پرگٹ ہو جاتا ہے۔

من بکاری کرے بکار ؛ اُونچ نیچ سب بیجیں بکھ سار
تیرتھ برت بیابان نواسی ؛ بناں گیان نہ جائے بھرم کی پھانسی

ہمارا وکاری من اُونچ نیچ کے بھاؤ رُوپی بیج سے وکاروں کو اُتپن کرتا ہے۔ جو ہمارے جیون کے لئے گھاتک ہوتے ہیں۔ جو لوگ تیرتھوں میں اشنان کرتے ہیں۔ بڑے کٹھن برت دھارن کرتے ہیں اور بیابان جنگل میں نواس کرتے ہیں۔ بغیر آتم گیان کے اُن کی بھرم کی پھانس (اگیان) نورت نہیں ہوتی۔

دیہہ کی کرے بہتی سُتھرائی ؛ انتر کام کرودھ اگن جلائی
مُکھ سے پڑھے گیتا گیان ؛ انتر مہیا لوبھ سوان

اگیانی لوگ اُوپر سے دیہہ کی بہت صفائی کرتے ہیں پرنتو اُن کے انتر ہردے میں کام کرودھ کی جوالا بھڑکتی ہے۔ مُنہ سے تو گیان اُچارن کرتا ہے۔ گیتا کا پاٹھ کرتا ہے لیکن انتر میں لوبھ رُوپی کُتا مُنہ کھولے کھڑا ہے۔

بستر دھوتی پتمبر دھاری ٭ انتر ترشنا ادھک اپاری
گنگا تٹ پر نت برا جے ٭ انتر کپٹ کی دھرے سماجے

اُوپر سے صاف ستھرے وستر. دھوتی اور پیتامبر کو دھارن کرتا ہے. پر تو اُس کے اندر ترشنا روُپی آگ. ادھک پر چنڈ ہو رہی ہے وہ نت ہی گنگا جی کے کنارے آسن لگاتے ہیں. لیکن انتر میں کپٹ بھرا ہُوا ہے.

تین کال سندھیا کیجے ٭ یگیہ ہون بہُو بدھ کیجے
جنن اکار تھہ بن نت گیان ٭ کرم کا باندھا پھرے چوراسی کھان

ترکال سندھیا بھی کرتے ہیں. اور سب پرکار سے ہون یگیہ بھی کرتے ہیں. بغیر تتو گیان کے اُن کے سارے تین اکارتھ جاتے ہیں. اپنے اپنے کرموں انوسار چوراسی کے چکر میں پھرتے رہتے ہیں.

چار وید کا بھیو ندھیاسی ٭ گائیتری چھند کا بھیو ابھیاسی
نت ہی نیر روی کو دیوے ٭ بھلی بدھانت پر کرما لیوے

چاروں ویدوں کا پٹھن پاٹھن بھی کرتے ہیں. اور گائیتری منتر کا نت جاپ کرتے ہیں. اور ہر روز سورج کو جل چڑھاتے ہیں. اور اچھی طرح پر کرما کرتے ہیں.

شالگرام لے کنٹھ لٹکاوے ٭ بناں گیان سب باد گماوے
حکمت چھل کرے بہو بھانت ٭ انتریامی کا کیسے ملے سدھانت

شالگرام کو اپنے گلے میں لٹکاتے ہیں۔ بناں گیان سب بادمبا د ہی ہے۔ ادبھات جب تک آتم گیان پراپت نہیں ہوا۔ یہ سب اکارتھ ہی ہے۔ جو پُرش بہت پرکار سے چترائی اور فریب کو دھارن کرتا ہے اس کو انتریامی پربھو چیتن دیو کا پرم پاون سدھانت کیسے پراپت ہو سکتا ہے

جاگ برہمن کھول گیان دوار ؛ کیا سروپ جو بولے انتر سار
پانچ بھوت کا دیہہ وچار ؛ تس میں رمیا آپ نرنکار

اِس لئے اے براہمن دیوتا! جاگو اور گیان کے دروازے کھول دو وچار کرو۔ جو ہمارے انتر میں جانن ہار بولن ہار اور ساکھشی درشٹا ہے وہ کون ہے۔ اُس کو جاننے کی کوشش کرو۔ دیہہ تو پانچ بھوتوں کا رچا ہوا ایک مکان ہے اور اِس میں نرنکار خود نواس کرتا ہے ایسا وچار کرو

نت سر جیوے کا چی بھیت ؛ مِل ست گور پاوے ست پرتیت
پورن پرکاسے نو دوار ؛ نت آنند رمے مرار

وہی نرنکار اِس مٹی کے شریر کو نت جیون دان دیتا ہے۔ ست گورو ست پُرش سے مل کر ست پرتیتی اکھنڈا پربھو وشواس کو پراپت کرو۔ اِس نو دوار (پورن) شریر کو پران پرکاشت کرتا ہے۔ بھگوت آتم دیو آنند روپ سے نت اِس میں نواس کرتا ہے۔

انتر پاٹ جو گور مِل کھولے ؛ سو براہمن ست دھرم کو تولے
چار اچار کی پرگٹے بدھ ؛ گیان وگیان کی آوے سُدھ

جو گوروسے مل کر اُن کی بتلائی ہوئی ست اُکتی کی کمائی کر کے جو انتر (ہردے) کے پاٹ کھولتا ہے۔ وہ ہی برہمن ست دھرم کا گیاتا ہو ہوسکتا ہے۔ پربھو پراپتی سے آتما کا ساکھشاتکار کر کے شدھ آچار دیوہار کی بدھی پری پک ہوتی ہے۔ اور گیان وگیان کا اصلی سروپ سمجھ میں آتا ہے۔

چھاڈو بھرمن باہر کی پربھ کھوجو انتر گھاٹ
منگت پائے برہم گت کر انتر درشن جوت للاٹ

اس لئے اے میرے بزرگ بھائیو! باہر کی بھرمنا کا تیاگ کر کے یعنی رواجی پوجا پاٹھ کو چھوڑ کر اپنے اندر میں اُس مالک کی کھوج کرو۔ جو اپنے اندر برہم جیوتی کے درشن کرتے ہیں۔ وہ ہی برہم گتی کو پاتے ہیں۔ یعنی وہ برہم سروپ ہی ہو جاتے ہیں۔ ویدوں کا کتھن سچ ہے کہ "برہم وت برہمیو بھوتی" ارتھات برہم کا جاننے والا برہم ہی ہو جاتا ہے۔

سانجھی تعلیم

نرڈبھجیاں میں الیشور مہماں کے شبد لکھوانے کے بعد تعلیم کے بارے آپ نے فرمایا:- پریمی یہ تعلیم سرمانش ماتر کے واسطے ہے یہ واحد چیز نہیں ہے۔ جو ہی پریم سے پڑھے گا۔ عمل کرے گا۔ اس کو پرم آنند دیوے گی۔ جگا جگ تک تمہاری مہماں ہوتی رہے گی۔

پُورن سَت گورو کے لکشن

(أ) مانَو کو مانوَتا سکھلانے کیلئے گورو آوشیک

کیول پُورن ست گورو ہی صحیح سبق مُنش کو واستوک رُوپ میں مُنش بننے کا پڑھا سکتا ہے۔ ایسے پُورن ستگورو کو کن لکھشنوں سے سمپن ہونا چاہیئے۔ اِس کا ورنن ذیل میں برہم رشی بال برہمچاری یوگی منگت رام جی کی امر بانی میں دیا جا رہا ہے۔

ست گورو مہاراج منگت رام جی ست گورو کے لکھشن ہمیں لکھت شبد میں بتا رہے ہیں۔ کیا ضرورت ہے اِن لکھشنوں کی۔ پاٹھک گن دریافت کر سکتے ہیں۔ مانو کو مانوتا پردان کرنے اور جیون میں پرگتی لانے کے لئے گورو۔ ستگورو (اُستاد و مُرشد) کی ضرورت انادی کال سے محسوس کی گئی ہے۔ مانو شِشو اَبودھ ہوتا ہے۔ اُس کی پہلی گورو ماتا ہوتی ہے۔ دوسرا گورو پتا ہوتا ہے۔ تیسرا گورو سکول کا اُستاد ہوتا ہے۔ اور چوتھا گورو رُوحانی اُستاد یا ست گورو ہوتا ہے۔ بچے کی سِکھشا ماں کے پیٹ سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ پیدائش (جنم) کے بعد وہ ماں باپ سے سِکھشا گرہن کرتا ہے۔ جو بچے سکول نہیں جاتے۔ وہ اُن بچوں کی نسبت کم سمجھ ہوتے ہیں۔ جو سکول جاتے ہیں۔ جن بچوں کو جانور اُٹھا کر لے جاتے ہیں اور جنگل میں ہی اُن کی پرورش کرتے ہیں۔ اُن بچوں کو

اپنا ماں باپ کا سنگ نہ ملنے کے کارن ٹھیک سکھشا نہیں مل پاتی. اس لئے وہ بالکل ابودھ اور پشو سمان ہی ہوتے ہیں. یہاں تک کہ اُن کو ماتربھاشا کا گیان بھی پراپت نہیں ہوتا. اِس بات سے ظاہر ہے. کہ منش کے بچے کے لئے سکھشک کی کتنی آوشکتا ہے. اگر ماں باپ گیان سمپن ہوں تو بچے شروع سے اچھی سکھشا ملنے کے کارن زیادہ سُلجھے ہوئے ہوتے ہیں. جس طرح مدالسا ست گیان سمپن ماتا تھی. اُس نے اپنے بچوں کو آتم گیان سمبندھی لوریاں دے کر بچپن سے مہا گیانی بنا دیا تھا. اگر ماں باپ گیان ہین یا اَن پڑھ سیدھے سادے ہوتے ہیں. تو بچے بھی کچھ زیادہ سیکھ نہیں سکتے اسی طرح سکولوں کے اُستاد اگر گیان سمپن اور شدھ آچار وچار والے ہوں. تو اُن کا پربھاؤ بچوں پر اچھا پڑتا ہے. بچے اچھے آچار وچار والے ہوتے ہیں. اگر اُستاد آچار وچار سے ہین سوارتھی ہوں. تو بچوں کے اندر ویسے ہی بھاؤ پلنے لگتے ہیں. آج کل کے بچوں کی مُوڑھ اور شرنکھل دشا کا مُول کارن بھی یہی ہے ــ کہ پاٹھشالاؤں میں گورو جنوں کا جیون اِتنا اونچا سداچاری اور وچار سمپن سوارتھ سے رہت نہیں ہوتا. جس سے گوروؤں اور بچوں کے آپسی سمبندھ بگڑ جاتے ہیں. اُن میں پریم کا سمبندھ بن نہیں پاتا.

جس طرح دُنیاوی ودیاؤں کے لئے سکول کے اُستاد کی ضرورت ہوتی ہے. اسی طرح رُوحانی ودیا کے لئے بھی روحانی اُستاد (ست گورو یا مُرشد) کی اشد ضرورت ہے. رُوحانی اُستاد کے اندر کیا کیا شبھ گُن

ہونے ضروری ہیں۔ اُن کا گیان اس لئے ضروری ہے کہ رُوحانی پاٹھشالہ کے ودیارتھی دھوکہ نہ کھائیں۔ ست مارگ کے راہی کو گمراہ کرنے کے لئے کئی نقلی گوُرو اِس ودیا کو پیٹ پالن کا دھندہ بنا لیتے ہیں وہ سویم سادھن سمپن نہیں ہوتے۔ اُن کا گیان واچک اور کتھنی ہوتا ہے۔ تو اُن کے شِشیہ بھی واچک اور کتھنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ بھلا اُن میں مالوتا کیسے آ سکتی ہے؟ اِسی آشئے سے ست گوُرو دیو ست گوُرو کے لکھشنوں کا ورنن کر رہے ہیں۔ اُن کا فرمان ہے ؎

ست گورو ایسا ڈھونڈیئے ۔ جاں کو بھرم نہ کوئے
انترگت میں رم رہیا ۔ پرم شانت چت ہوئے

ستگورو ایسا دھارن کرنا چاہیئے جس کے تمام بھرم شانت ہو چکے ہیں۔ جس کے چت میں پرم شانتی ہے اور جو نت ہی اپنی انترآتما میں رمن کرنے والے ہیں۔ ست گیان سے رہت دشا میں منُش کے اندر کئی پرکار کی بھرانتی ہوتی ہے جس کو بھرم کہتے ہیں۔ بھئے بھرم سے رہت ہونے کے لئے ست گیان سمپن ہونا بہت ضروری ہے اس لئے ست گورو ست گیان سمپن ہوتا ہے۔ انترگتی میں رہنے کے لئے ست گیان انوسار سادھن کرنا آوشیک ہے اس لئے وہ سادھنا کر کے انتر گیان میں آتم پد میں سھتت ہوتے ہیں۔ جو آتما میں سھتت ہوتے ہیں۔ وہ آتما رامی پُرش ہی پرم شانت ہوتے ہیں ؎

ست سرُوپ میں نت سمائے ٭ ست کی چھاں نت مکھ سے گائے
جھوٹ مایا کا بھرم اُڑائے ٭ ست شبد میں سرت لگائے

سچے ست گورو سدا ست سرُوپ پرم آتما میں لین رہتے ہیں۔

اور اپنے نکھار بند سے سدا سنت کی نہماں کا ہی بکھان کرتے ہیں۔
وہ مایا بھرم کو استھیا جان کر مایا سے انیت رہتے ہیں اور اپنی
شرنی کو ست شبد یا ست نام میں جوڑ کر رکھتے ہیں ۵

باد مباد او نچ نیچ نہیں بھید ؛ سم درشٹ جیسے اکھشر وید
اندری بھوگ سے رہے انیت ؛ آتم بھوگے سو گورو پونیت

وہ واد وِواد سے دور رہتے ہیں اور کسی پرکار کا چھوٹے بڑے کا
بھید نہیں مانتے وہ سرونر سم درشٹی رکھتے ہیں اور وید کا سار جو اونکار
اکھشر ہے اُس کا اجپا جاپ کرتے ہیں۔ اِندریوں کے بھوگ جن کو نیرس
(پھیکے) لگتے ہیں۔ اس لئے بھوگوں سے وہ اُپرام رہتے ہیں۔ اور جو نج
سروپ آتم رس میں نت لولین رہتے ہیں۔ وہ ہی پرم پاون ست گورو ہیں

بھیے بھرم نہیں جاں کو روگ ؛ نت آنند من رہے سنجوگ
گورو اسنسہ من سے وسرائے ؛ ساچا شبد من تن رمائے

اُن کا من سدا آتمانند روپی سروور میں غوطے لگاتا ہے اور بھے
اور بھرم روپی روگ جن کے شانت ہو گئے ہیں است سنسار
سمبندھی جن کے سارے سنشے مٹ چکے ہیں اور ست نام ہی جن کے
من تن میں بھرپور رما ہوا ہے۔

شردھاوان اور پر اُپکاری ؛ اکھنڈ سروپ کا بھیئے پوجاری
مذہب مذاہب سب سے دور ؛ ساچا مذہب رکھے حضور

سب جیوؤں سے کرے پیار ؛ پر دُکھ ہرنا کیجے کار

جو پُورن شردھا وشواش سے یُکت ہیں۔ اور جن کا جیون دُوسرے جیوؤں کے اُپکار میں رت ہے۔ اور اکھنڈ سرُوپ پرماتما کا پُوجن ہی جن کو پریہ ہے وہ مذہبوں کی حد سے پار ہو گئے ہیں یعنی پنتھوں اور متوں کی قید سے آزاد ہیں۔ پرم پتا پرمیشور ہی جن کا ایک مات٘ر مذہب ہے سب جیوؤں سے پیار کرتے ہیں۔ اور دُکھیوں کا دُکھ دُور کرنا اپنا دھرم مانتے ہیں۔

سلچے نام میں مگن سمائے ؛ اکھنڈ راتا سو گور اگائے
اپنے انتر کا بھرم تیاگے ؛ ست سروپ میں نت رہے جاگے
تین اوسھتا کا سنگ تیاگی ؛ چوتھے جاگے سو گور وڈبھاگی

ست نام کی کمائی میں سدا مگن یا لین رہتے ہیں۔ ایسے اکھنڈ شبد میں لین ست پُرش ہی سچے گورو ہیں۔ جن کی اگادھ گتی ہے جو من کی بھرمنا سے مُکت ہو چکے ہیں۔ اور ست سروپ یعنی آتم پد میں نت استھت رہتے ہیں۔ جو مہان پُرش تینوں اوستھاؤں (جاگرت۔ سوپن۔ سُوشپتی) سے اتیت ہو چکا ہے۔ یہ تین اوستھائیں شریر کی ہیں۔ آتما کا ان اوستھاؤں کے ساتھ جو سنگ نہیں دیکھتا اور چوتھی اوستھا یعنی تریا پد میں جو نت استھت ہے وہ ہی وڈبھاگی پُرش گورو ہو سکتا ہے۔

ادھم جیو کی کیجے نت سیوا ؛ مان تیاگ پاوے الکھ دیوا
اپنے گھر میں جس امرت چینھا ؛ سو ستگورو پرم پربینا

جو سیوا پرائین ہے ارتھات تمام بھوت پرانیوں کی سیوا میں جو رت رہتا ہے۔ دیہہ میں اہنگ بدھی جس کی سماپت ہو گئی ہے ارتھات دیہہ ابھیمان جس کا لین ہو گیا ہے اور الکھ پرکھ کا جس نے ساکھشات کار کیا ہے۔ جس نے دیہہ میں نر دیہہ کو پا لیا ہے۔ ارتھات اپنے گھٹ میں ہی انتریامی امرت آتما کا انوبھو کر لیا ہے۔ وہ ست گورو پرم پروین یعنی اتی اُتم ہے۔

کلہہ کلنک دُرمت کو چھیدے ؛ ست سروپ ٹھاکر کو بیدھے
کھماوان دڑرھ وشواسی ؛ اُلٹ مارگ نربھے نواسی
دن میں گُپت رین اُٹھ جاگے ؛ آتم تت میں رہے لو لاگے
جڑ چیتن کا نرنہ کیجے ؛ پل چیتن امی رس پیجے

شریر میں اہنگتا اور ممتا کے کارن جو کلہہ کلیش اور دُربدھی پیدا ہو گئی تھی۔ آتم بھاونا سے اُس کا چھیدن (ناش) جس نے کر دیا ہے اور ست سروپ بندو میں جس کی سدا لینتائی ہے۔ ابھید سرو براہم درشٹی کے کارن جو سدا کھشما دان ہے اور آتما میں درڑھ وشواس والا ہے۔ جو اُلٹے مارگ کا پتھک ہے اجپا جاپ اور نادیوگ کا جو ابھیاسی ہے اور سدا نربھے پد میں نواس کرتا ہے جو دن میں گُپت رہ کر سماں دنیت کر دیتا ہے۔ اپنے آپ کو پرگٹ نہیں کرتا۔ یعنی اپنی سادھنا اور سدھی کا جو وگ درشن نہیں کرتا اور رات کو سادھن ابھیاس میں لین رہ کر جاگتا ہے اور آتم تت میں جس کی لو لگی رہتی ہے جس نے وویک شیل بدھی دوارہ ست اسٹ یا چیتن اور جڑ کا نرنہ کر لیا

ہے۔ منتر پر چڑھا ہے۔ آتما چیتن ہے میں چیتن آتما ہوں۔ ایسا نرنہ جس نے کر لیا ہے اور چیتن میں استھت ہو کر امرت رس کا جو پان کرتا ہے

چھن چھن من کا سنشہ کاٹے :: اگیت ناد نرنتر کاٹے
مٹے اندھکار گھٹ چانن ہوئے :: بیادھ تیاگی ساچا گور سوئے

جو اپنے من کی پوری طرح نگرانی کرتا ہے اور من کی ترنگوں کو جو دباتا رہتا ہے اور ابگت ناد کی رٹ جس کے انتر میں نت گنجار کرتی ہے۔ جس نے اگیان اندھکار کا ناش کر کے گھٹ میں پرکاش کو پراپت کیا ہے اور من کی سرو ویادھیوں کا جس نے ناش کیا ہے ارتھات جس کا من شبد میں لین ہو گیا ہے وہی سچا ست گورو ہے

گور کی مہماں اپار ہے ۔ جانے کوئی گور سنت
منگت گور ساچا سوئی جاں کو نہیں بھرمنت

انت میں مہاراج بھی فرماتے ہیں۔ کہ گورو کی مہماں کا پارا وار نہیں۔ اس کا پورا پورا بیان کرنا مشکل ہے۔ کوئی سنت ست گورو اس کو جان سکتے ہیں۔ فارسی میں کہا ہے سہ
" ولی لا ولی مے شناسد "
ارتھات ولی یا سنت کی پہچان سنت ہی کر سکتا ہے۔ گورو بانی میں آیا ہے۔
برہم گیانی کی گت۔ برہم گیانی جانے
مہاراج منگت رام جی فرماتے ہیں۔ کہ سچا گورو وہی ہے جس

کی اپنی بھرمنا ختم ہو گئی۔ جو سویم مکت ہے اور ست پد میں استھت ہے اس پرکار اُپروکت لکھشنوں والا ست گورو ہی مانو کو مانوتا کی صحیح سکھشا دے کر اُس کو ست مارگ میں پرورت کرنے کا اُدیش دے سکتا ہے اِس کے اَتی رکت ایسے ستگورو جن کا سویم کوئی انوبھو نہیں جنہوں نے آتم تتو کا ابھی ساکھشاتکار نہیں کیا اور کتھنی گیان دینے والے ہیں وہ مانو کو مانوتا کا کیا سبق پڑھائیں گے۔

(۱۱) گورسوہی جس کی جگت اپار ۔ سن اُپدیش ملے سر جنہار
گورمکھ یکتا گیان ویبکی ۔ انترگت دھارے ورت الیکھی

جو سنت ست گورو ہوتے ہیں۔ اُن کو انیک یکتیاں اور گر آتے ہیں جس سے وہ اپنے ششوں کی کمی کمزوری اور بیماری کا ترنت علاج بتلاتے ہیں۔ اُن کے یکتی پورن اُپدیشوں کو شرون کرکے پرم سکھ اکھوا پرماتما کی پراپتی ہو جاتی ہے ایسے گورمکھ گیان اور دوبیک سے یکت ہوتے ہیں۔ ارتھات ان کو ست سروپ کا پورن گیان ہوتا ہے اور ست اور اسّت میں تمیز کرنے والی دوبیک شکتی اُن کی بدھی میں جاگرت ہوئی ہوتی ہے وہ انترگت میں الیکھ ورتی کو دھارن کئے ہوتے ہیں مطلب یہ کہ وہ پربھو ملن کیلئے نام سمرن آدی یوگ سادھن اپناتے ہیں۔ تب انتر میں جب سرتی پرکاش کا انوبھو کرکے وسمے کو پراپت ہوتی ہے۔ سُرتی کی اِس اوستھا کو ہی الیکھ ورتی کہا گیا ہے

ساچی یگت کماوے یوگ ۔ ہٹے اپا بدھ تس گور سنجوگ
پرورتی نِرورت پچھانے کار ۔ بندھن موکھش کی لاکھے سار

گورد کی بتائی ہوئی سچی یکتی سے جب یوگ سادھنا کرتے ہیں۔ تب انتر ہی گورد یعنی پرکاش کی پراپتی ہوتی ہے جس سے سب آپا دھی روگ شانت ہو جاتے ہیں۔ انتر گتی اور باہر گتی کو جو پہچان کر شبد کی کمائی کرتا ہے۔ اور بندھ موکھش کے سار سروپ کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔

کرم اکرم کا جانے بھید ؛ نشکام ورت نے منسا چھید
ساچے نام کا کیجے آہار ؛ بھکھو پیاس نندرا نوار

کرم اکرم کے بھید کو بھی جو بھلی پرکار جانتا ہے اور نشکام ورتی کو دھارن کر کے جس نے من کا چھیدن کیا ہے۔ ارتھات کرم اور اکرم کی پوری بھاشا کو سمجھ کر جو کرتا پن کی بدھی سے رہت ہے۔ پربھو حکم جان کر اور کرتویہ پالن بدھی سے نشکام روپ میں سارے کام کرتا ہے۔ اس نے گویا اپنے من کو دش کر لیا ہے۔ ست نام ہی جس کا بھوجن ہے۔ ارتھات جو ست نام میں اس قدر لین ہے۔ کہ بھکھ پیاس اور نندرا تینوں سے پرے ہو گیا ہے۔

اردھ اردھ پون کا دھام ؛ ساچی جگت پائے جاپے ست نام
نابھ کنول اردھ پرکاش ؛ وکھمی سندھ میں کیجے واس

پران اپان کی گتی کو ٹھیک پرکار سے سمجھ کر گورو کی بتلائی ست یکتی کے انوسار جو ست نام کا جاپ کرتا ہے۔ اس کا نابھی کمل اردھ مکھی ہو کر کھل جاتا ہے۔ جس پرکاش کی سہایتا سے شری ہردے کمل میں

چڑھائی کرنی ہے۔ اور نرگتی میں نواس کرنی ہے۔

کھلی سکھمن گگن میں بولے ☙ سو ہی ست گرو یہ گت تولے
امرت کنڈ کا مکھ اگا ڑے ☙ پی امرت ست دھام پدھارے

شوشمنا ناڑی کھل جاتی ہے۔ سہسردل کمل میں شبد کی گنجار ہوتی ہے۔ اس طرح جو شبد اور پرکاش میں گتی مان ہے وہ ہی ست گورو ہے جس نے امرت کنڈ کا مُنہ کھول دیا ہے اور امرت پان کرکے جو ست دھام کو روانہ ہو گیا ہے۔

بارہ سولہ سم کر راکھے ☙ جوت نرالم انتر بھاکھے
آسن درڑھتا پرم انوراگی ☙ ست وشواس سو گور بیراگی

جو پران اور اپان کو سم کر لیتا ہے اور سویم پرکاش جیوتی اپنے اندر میں انوبھو کرتا ہے۔ جس کا آسن درڑھ ہے یعنی بیٹھک پکی ہے اور جس کے پربھو پریم کی کوئی سیما ہی نہیں۔ ایسا ست وشواسی اور ست ندھیاسی سچا گورو ہے وہی پرم دیت راگ پُرش ہے (یہ سب انتری سادھنا کی اوستھا کا ورنن ہے جو کہ انوبھو سے ہی سمجھ میں آسکتی ہے)

من پون کا کھینچے تان ☙ شبد پچھانے ہوئے کلیان
نت آنند ورت اُداس ☙ انن پریم گورو سُکھ کھنڈ داس

سُرتی کو پران کے ساتھ جوڑ کر جو سار شبد کی پہچان کر لیتا ہے اُس کا کلیان ہو جاتا ہے۔ ارتھات جو اجپا جاپ کی ودھی سے نام

سمرن کی کمائی کر کے ست شبد کو پرگٹ کر کے سُروَن کرنے کا ابھیاس کرتے ہیں۔ وہ مُکت ہو جاتے ہیں وہ نت آنند مگن رہتے ہیں وہ سنسار میں اُداسین ورتی کو دھارن کیئے رہتے ہیں۔ ازانقات انہیں کہیں بھی نہ راگ ہوتا ہے۔ نہ دویش۔ اسنگ اور نرلیپ ہو کر وچرتے ہیں۔ پربھو کے ایسے اننیہ پریمی ہی گورو ہوتے ہیں جو سدا سچ کھنڈ میں نواس رکھتے ہیں۔ یعنی ست لوک میں پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔

کال کرم کا بندھن توڑے ؛ اُلٹی سُرت ست مارگ جوڑے
ترکٹی آسن انحد وادی ؛ مانسرو ور لگی سمادھی
سُن گپھا گھر شبد کا کار ؛ رمز پچھانے تنہں گورتوں بلہار

جن پُرشوں نے کال اور کرم کا بندھن توڑ دیا ہے۔ ازانقات جنہوں نے من اور اندریوں پر وجے پائی ہے اور من کے دیش سے اوپر اُٹھ گئے ہیں۔ جن کی سُرتی اُلٹے مارگ سے ست دھام کا مارگ پالیتی ہے جو ترکٹی میں سُرتی ٹکا کر انحد شبد کا سُروَن کرتے ہیں۔ اور سہنس دل کمل میں پرویش پا کر سمادھی لگاتے ہیں۔ جو سہنس دل کمل سے آگے سُن۔ بھنور گپھا آدی لوکوں میں پرویش کرتے ہیں۔ جہاں ست شبد کی گھنی کلکار ہو رہی ہے۔ ایسی اوستھاؤں کا جن کو انوبھو ہے وہ سچے ست گورو ہیں۔ اُن پر میں قربان جاتا ہوں۔

گیان دھیان کا بکتر دھارے ؛ سمتا کھڑگ لے سب شترو مارے
مُکت میدان میں کھیلے چوگان ؛ ساچے نام کی تانے نت تان

جو جیون میں گیان دھیان کا زرہ بکتر پہنتے ہیں (زرہ بکتر لوہے کا کوچ یا لباس پہنا جاتا ہے جس پر تلوار کا وار کارگر نہیں ہوتا) اور سمتو بدھی روپی تلوار سے کر سب شترؤوں کا ناش کر دیتے ہیں۔ بھکتی روپی میدان میں جو چوگان (گاف) کھیلتے ہیں۔ ست نام کی تان جن کی نت بجتی رہتی ہے۔

کام کرودھ کا سیس اُتارے ؛ ہنکتا ممتا نت چوُر کر دھارے
آٹھوں پہر کرے نگرانی ؛ اکھنڈ جوت درسے نربانی

کام کرودھ آدی وکاروں اور اہنکتا ممتا آدی بندھنوں کا جنہوں نے پورن روپ سے ناش کر دیا ہے۔ آٹھ پہر جو ستر ک رہتے ہیں اور نات ست سروپ میں نت سوفت رہتے ہیں۔ کبھی غافل نہیں ہوتے انہیں اکھنڈ سروپ نروان جوتی کے درشن ہوتے ہیں (ایسی جوتی جو بغیر بتی اور تیل کے جلتی ہے نروان کہلاتی ہے)

من اپنا نرمل کرے پاوے ست شبد کی چوٹ
منگت ہے نت آدیس ہے وڈ بھاگ سے ملیں سو گورو دیو

انت میں شری مہاراج جی فرماتے ہیں۔ بڑے بھاگ سے ایسے ست گورو پراپت ہوتے ہیں، جنہوں نے اپنا من نرمل کیا ہوتا ہے اور ست شبد کی کمائی کر کے اوپر کی ادستھا پراپت کی ہوئی ہے ایسے گوروؤں کو ہم نت آدیس نمسکار کرتے ہیں۔

شسیہ کے لکشن

سکھ سو ہی جو گورو سکھیا لیوے ؛ من مکھ بھرم سکل ہر لیوے
یا دُبدا میں چت نہیں لائے ؛ گورمکھ دھرم تو ہج کمائے
گور کے بچن پر دھرے وشواسا ؛ گور کے چرن کا ہوئے نت داسا
تن من دھن گورو چرن پر وارے ؛ جیوت مرے گورو شبد اُچارے

سکھ یا شسیہ وہی ہے جو گورو کی سکشا کو گرہن کرے اور سردھا اور وشواس سے کمائی کرے۔ من مکھتا اور سکل بھرموں کو دُور کر دے۔ جو واد وِوا دھ میں دل نہیں دیتا۔ گورمکھ کے جو دھرم ہیں اُن کو اپنے جیون میں کمائی کر کے دھارن کرے۔ وہی شسیہ سچا سکھ ہے۔ جو گورو کے وچنوں پر پُورا وشواس کرتا ہو اور اپنے کو گورو چرنوں کا داس مانتا ہو۔ ارتھات جس نے اپنا اہنکار گورو چرنوں میں ارپن کر دیا ہے۔ سچا سکھ اہنگتا ممتا سے رہت اور سمرپن بدھی والا ہوتا ہے وہ اپنا تن من دھن سب کچھ گورو چرنوں پر قربان کرنے کو تیار رہتا ہے اور باہری درشٹی سے جیتے جی مرے ہوئے کے سمان ہو جاتا ہے۔ مسلمان فقیر اس اوسفا کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں۔ اس کا مطلب گورو کے آتم سرُوپ میں اپنے آپ کو لے کر دینا

گر بھ گمان من کا تیاگے ؛ سہج سبھائے گور چرنی لاگے

امرت نام گورو دیو سے لیوے ؛ من نچ کرم سے اس کو سیوے
دُکھ سُکھ سکل رضا پر چھوڑے ؛ گور سنگت مل سب وگن کو توڑے
سچّا میتر اور سوامی ؛ نت رکھیک گور پار گرامی

جب شِش کو اپنی بِرمان اور اہنکار شُونیہ اوستھا پراپت ہوتی ہے اُس کا گرب اور گمان (دیھیہ ابھیمان) سماپت ہو جاتا ہے اور سہج سوبھاؤ ہی گورو چرنوں میں اُس کو پریت ہو جاتی ہے۔ یہاں گورو چرنوں میں سے گورو کے سھتول شریر کا ارتھ لے کر سم سرُوپ پرم چیتن ستّا کی طرف اشارہ دیا ہے۔ اِسی طرح گورو چرنوں میں پریتی کا ارتھ یہ ہے۔ کہ اُن کی سُرتی پرماتما کے ست سرُوپ میں جُڑی رہتی ہے۔ ایسی اُتم اوستھا ان ہی بھگتوں اور شِشوں کو پراپت ہوتی ہے جو اپنے ست گورو سے ست نام کی دیکھشا لے کر من وچن اور کرم سے نام سمرن کی کمائی کرتے ہیں۔ وہ جیون میں شریر کے سب دُکھ سُکھ پربھو کے حُکم کے اندر مانتے ہیں اور اپنے گورو کی سنگت میں رہ کر اپنے دوشوں اور بادھاؤں کو دُور کرنے کا یتن کرتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے گورو کو ہی سنسار میں سچّا دوست اور مالک اور نت رکھیک جانتے ہیں۔

پار برہم کا بُوجھے اُپدیش ؛ دویت بھرم کا کاٹے سندیش
لکھ چوراسی گون وسارے ؛ پُورے گور کے چرن پدھارے
اپنے انتر کی باٹ دکھائے ؛ من تن پریم سے سیو کمائے
مرن قبول کرے گور چرنی ؛ امرت پیوے سو سکھ وڈ دھرمی

سچّا سکھ گورُو کی سنگت میں رہ کر نت نت پار برہم پرمیشور کے بارے میں ست اُپدیش شرون کرتا ہے۔ اور اُس کا منن کر کے دویت بھرم اور بھید بھاوناؤں کا ناش کرتا ہے (گورو چرنوں میں پدھارنے کا مطلب یہاں ست سروپ کی انوبھوتا ہے) تب وہ چوراسی کے چکر سے چھوٹ جاتا ہے۔ یعنی اُس کا آواگون سماپت ہو جاتا ہے وہ تن من سے سب جیوؤں کی سیوا کرتا ہے۔ اور انتر میں نام کے آدھار پر ست دھام کی پراپتی کے لئے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جو گورو چرنوں میں مرنا قبول کر لیوے اپنا آپ پُورن رُوپ سے گورو ارپن کر دیوے وہ ہی وڈ دھرمی سکھ امرت پان کرتا ہے ارتھات امر پد آتما میں سمجھتی پاتا ہے۔

ست اُپدیش گورو کا بھیکھ ؛ پریم سے پیوے سُنے سکھ کا لیکھ
گور سکھیا لے بادنوارے ؛ آپا تیاگ ست رُوپ چت دھارے
نت ہی سنگت گورو بچن سمائی ؛ پلک نہ وسرے ست نام وڈیائی
ساچا بھیکھ گورمارگ وکھلائے ؛ سچ کریا نے سو سکھ ادھ کائے

گورو کا سروپ اُس کا ست گیان ہے۔ سفول آدمی شریر نہیں۔ اِس لئے ششش کے لکشوں کو شون کر شردھا اور پریم سے اُن کو دھارن کرنے کا یتن کرے۔ گور سکھشا کو دھارن کر کے واد وِواد سے نیارہ رہے اور دیہہ ابھیمان کا تیاگ کر کے ست چت آنند سروپ میں سمہت رہے گورو اُپدیش اور گورو بچنوں کا سنگ نت بنائے رکھے۔ ارتھات گورو اُپدیشٹ گیان کا نت ہی منن اور ندھیاسن کرتا رہے اور ست نام کی مہماں اور وڈیائی کو ایک پل کیلئے نہ بھُولے۔ گورو تو ساچا بھیکھ یعنی ست

پد کی پراپتی کا مارگ دِکھلاتا ہے پرنتو جو شِشی گورو بچنوں میں ست پرتیت رکھ کر اُن کو ست مانتا ہے اُس سِشّی وشیش کی مہما مانتا ہے۔

جات جماعت سکھ کی نہ کوئے ؛ گورو شواس گورو بچن چت جوئے
اپنے من کی شُدھ کا توڑے ؛ گور اُپدیش میں پریتی جوڑے
گور کی کہنی میں تن من دھارے ؛ دُرمت تیاگ ست کھنڈ پدھارے
اٹل پریت ست گور کے مائیں ؛ سو سکھ گور کے چت سمائیں

سِکھ کی کوئی جات جماعت نہیں ہوتی۔ یعنی وہ ذات پات سے اپنے کو نیارہ جانتا ہے۔ وہ نت ہی اپنے چت میں گورو وچنوں کے وشواس کو درڑھ کرنے کا یتن کرتا رہتا ہے گورو اُپدیش میں ست پرتیت کر کے اپنی سمرو شُدھ کاؤں کا باودھ کر دیتا ہے گورو کے حکم کو تن من سے پالن کرتا ہے دُرمتی کا تیاگ کرتا ہوا ست دھام کو پراپت ہوتا ہے۔ جس کی گورو چرنوں میں اٹل پریتی ہوتی ہے وہ سِکھ گورو کے سروپ میں سما جاتا ہے۔

پکھ باد اور مان گُمان ؛ تِن کو تیاگ گور سرن پہچان

اے شِشّی! مان گمان اور پکشپات کا تیاگ کر کے گورو شرن کو پہچان یعنی گورو شرناگتی دھارن کرے۔

اپنے من کی بھرمنا دھوئے سُن گور کا اُپدیش
منگت سو سِکھ پاوے سکھیا ساچ شبد سندیش

انت میں مہاراج جی فرماتے ہیں۔ اپنے ست گورو کا اُپدیش سُن

کر جو اپنے من کے بھرم دھو ڈالتا ہے۔ یعنی بھرم کا تیاگ کرتا ہے
وہ ہی سکھ گورو سکھشا ست شبد کے روپ میں پراپت کرتا ہے
ارادات نام سمرن کے ابھیاس کے پھل سوروپ اُن کے انتر میں
ست نام۔ ست شبد یا انحد شبد پرگٹ ہو جاتا ہے۔

سنت کا سنگ

پرشن :- مہاراج جی! سنت کا سنگ کون کر سکتا ہے اور کیسے کیا
جاتا ہے ؟

اُتر :- پریمی! سنت کا سنگ تو سنت ہی کر سکتا ہے۔ مچھلی جیسے جل
سے نکل کر مر جاتی ہے۔ اسی طرح سے سنت کا سنگ کرنا چاہیئے
من کا لکھشن ہے سنگ کرنے کا اور وہ بنا سنگ کئے رہ نہیں
سکتا۔ جس کا سنگ کرے گا ویسا ہی یہ ہو جائیگا۔ اگر سنسار
کا سنگ کریگا تو وہ سنساری ہو جاوے گا۔ اگر سنت کا سنگ
کرے گا تو وہ ضروری ست مارگ میں درڑھ ہو گا۔

پرشن :- مہاراج جی! ست گورو دھارن کرنے سے اور اُن کے اُپدیش
سُننے سے منش کا کلیان ہو جاتا ہے ؟

اُتر :- نہیں پریمی! گورو کا کام صحیح رستہ بتلانا ہے آگے پھر اُس رستہ
پر چلنا پڑے گا۔ تب سدھنا اور کلیان ہو گی۔

سچّے ست گورو اور شردھاوان شِشّ کے میل سے لِشّ پھیلتا ہے

سکھ بھاؤ جو چیت ہیں راکھے ؛ ست گورو دھام کی رسنا چاکھے
مان تیاگ ہوئے نمانا ؛ سنگ تیاگ ہوئے یگانا

جو سادھک من میں شِشیہ بھاؤ یعنی نرمان بھاؤ رکھ کر سادھنا میں نت پر رہتا ہے۔ وہ ست گورو دھام کو پراپت ہوتا ہے جب انتر میں سادھک کو پرکاش کی اُپلبدھی ہوتی ہے اُسے سنتوں کی بھاشا میں گورو درشن یا گورو پراپتی کہا جاتا ہے ست شبد کا پراپت ہونا ہی ست گورو دھام کا پانا ہے ایسا سادھک دیہہ ابھیمان سے رہت پورن نرمان ہو جاتا ہے۔ اُپرام چت ہو کر ہر پرکار کے سنگ کا تیاگ کر کے اکیلا وچرتا ہے۔ اسنگ ورتی کو دھارن کرنے والا ہوتا ہے۔

ساچے نام کی راکھے اوٹ ؛ کال کی لاگے نہ کبھوں چوٹ

گور کے ہردے کی بات پہچانے :: آگیاکاری ہوئے ست رُوپ کو جانے
کنارہ کش ہو کر وہ پربھو نام کا اٹوٹ آشرہ گرہن کرتا ہے اور نت
نام سمرن میں تلین رہتا ہے۔ کہ ایسے سکھ کو کال کی چوٹ کبھی نہیں
لگتی۔ یعنی وہ کرم اور کال کے پربھاؤ سے مُکت ہو جاتا ہے ایسا سکھ
جو گورو کی آگیا کا شُدھ ہردیہ سے پالن کرتا ہے وہ ست سروپ کو
جان لیتا ہے اور اِس طرح وہ اپنے گورو دیو کے ہردے کے بھاؤں کو
بھلی پرکار سمجھنے والا ہو جاتا ہے۔

دین عاجزی آوے دھیر :: سکھ گھر اُپجے شبد گھمبیر
نِراکار کا بھید لکھائے :: گور کے بچن کی دیکھے پربھائے

اُسے دینتا۔ عاجزی اور دھیر یہ (گمبھیرتا۔ برداشت) کی پراپتی ہو
جاتی ہے۔ جس کے پھل سروپ اُس کے گھٹ میں گھن شبد کی گنجار
اُتپن ہوتی ہے۔ سار شبد کی پراپتی کی اَدوستھا میں سِشنی کو نراکار پرم
تتو کے بھید کی پہچان ہو جاتی ہے ہردیہ گدگد ہوتا ہے۔ آنند
سرور میں مگن ہونے لگتا ہے تب گورو کے بچنوں کی مہانتا کا
احساس اُس کو ہوتا ہے اور وہ گورو اُستتی اور مہما کا گائن کرنے
لگتا ہے۔

موہ مایا سب بھرم وناسی :: ساچا سکھ سچ بھیکھ نواسی
تن سے من سے نت کیجے سیوا :: بادتیاگ در سے برہم دیوا

اُس اُتم اَوستھا کو پراپت ہو کر سکھ کو اپنا شریر من اور اِندریاں

سب بھوگ پدارتھ۔ مایا ماتر پرتیت ہونے لگتے ہیں۔ اور اِس موہ مایا کو وہ کیول بھرم۔ است اور مِتھیا جانتا ہُوا اُن کی آسکتی سے رہت ہو جاتا ہے۔ سچّے سِکھ اِسی سچّے بھیکھ میں نواس کرتے ہیں۔ ہمارا ست سرُوپ ہی ہمارا سچّا بھیکھ ہے۔ مطلب یہ کہ سچے سِکھ کی ست سروپ میں سِتھتی ہو جاتی ہے جن کو آتما کا ساکھشاتکار ہو جاتا ہے اور جو سروپ میں سِھت ہو جاتے ہیں۔ وہ گورمُکھ تن من سے دُوسرے جیوُوں کی سیوا کرتے ہیں۔ ارتھات دوسروں کو سُکھ دینے کی چیشٹھا میں رَت رہتے ہیں۔ واد وِواد سے رہت ہو کر یعنی نشنک ورتی سے دیون کے دیو پرماتم دیو کو سَرو رُوپوں میں درشن کر کے آنندت ہوتے ہیں۔

سُکھ سروپ پائے نارائن ؛ اُلٹے مارگ کرے سُرت آوائن
جتن جتن کر سکھ بھرم کو سادھے ؛ وِچ عزیبی بھے بھرم کو باندھے

سُرتی اُلٹے مارگ سے آوائن کر کے ست سرُوپ نارائن کو پراپت ہو جاتی ہے۔ یعنی ست دھام پراپتی ہے ایسی اُتم اوستھاؤں کو پراپت ہوتی ہے۔ جو بہت محنت اور یتن کر کے سِکھ کے اوُپر ورنن کئے ہُوئے دھرموں کا پالن کرتے ہیں۔ اور سادھنا میں نت پر رہتے ہیں۔ دینتا نر مانتا اور عاجزی کو دھارن کر کے بھے بھرم کا ناش کر دیتے ہیں۔

سادھ جناں کی ہوئے چرن دھوُڑ ؛ سو سِکھ آپے رُوپ حضُور
کھٹے گھلے من شبد وچار ؛ سو سکھ پائے سچ سرجن ہار

اپنے کو ست جنوں کی دھوُڑی سمجھتے ہیں یعنی اپنا آپا سنتوں کے

سروپ میں گم کر دیتے ہیں۔ ایسے سکھ سوئم پرماتم سروپ ہو جاتے ہیں
جو سکھ گورو شبد کا وچار من سے کڑی محنت کر کے کرتا ہے۔ وہ ست
سروپ پرماتما کو پراپت ہوتا ہے۔
ارتھات۔ گورو کے دیئے ہوئے نام کی جو نیکی سے کمائی کرتا ہے
وہ ست پد کو پاتا ہے۔

پر اُپکاری مت ہت کرمی ؛ دھن آیا سو سکھ نہچل دھرمی
گور کی کیرت میں تن من تیاگے ؛ تس سکھ گھر میں گور مکھتا جاگے

ایسا شش جو اپنے سکھ دھرم میں نشچل ہو گیا ہے۔ دھنیہ ہے۔
دھنیہ اُس کا جنم ہے۔ جس نے گورو اپدیش سے پراُپکاری ہت کرم
کر کے جیون میں ست کرموں کو دھارن کیا ہے۔ اُسی سکھ کے ہردے
میں گور مکھتا کا پرکاش ہوتا ہے جو اپنے گورو کی کیرتی میں اپنا
سرو سو تیاگ کرتا ہے۔

من بانی میں دھرے ست اپدیش ؛ ست گور دیا سب مٹے کلیش !
ست مارگ میں چالے نیت ! ؛ گور کے بچن دھرے ادھک پریت
ست سنگ جماعت اور پریوار ؛ تن سے راکھے ادھک گورو چرن پیار

جو من اور بانی سے گورو کے ست اُپدیشوں کو دھارن کرتا ہے۔
ست گورو دیا سے اُس کے سارے کلیش دُور ہو جاتے ہیں۔ جو سکھ نت
نرنتر ست مارگ میں چلتا رہتا ہے ارتھات نام کی کمائی کرتا ہے۔ گورو
بچنوں میں پورن پریم اور وشواس رکھتا ہے۔ جاتی کل جماعت اور

پریوار سے زیادہ گورو چرنوں میں جس کا پیار ہے۔

لوک لجیا سب بھرم ونجائے :: گورو کا سکھ سو سوبھا پائے
کٹھن کٹھور من پر پاوے جیت :: سکھ گت پائے کوئی گنی پنیت
سب سنسار کا چھوٹ جائے سنگ :: کیول گور چرن درشٹ سے لاگے من رنگ
سو وڈ بھاگی وڈ داتا ہوئے :: گور کے بچن سکل بھرم سب کھوئے

جس نے لوک لاج اور بھرم وہموں کو تلانجلی دے دی ہے۔ وہ گورو کا سکھ شوبھا اور کیرتی کو پاتا ہے۔ کوئی پرم پاون شُدھ انتہ کرن سدا چاری جیون والا گنی پُرش شِشیہ گتی کو پاتا ہے جس نے مہا بکرال اور مہا کٹھور من پر وجے پراپت کی ہوتی ہے۔ جب میں سنسار کی آسکتی چھوٹ جاتی ہے اپنے شریر روپی جھوٹے سنسار میں موہ ممتا نہیں رہتی کیول گورو چرنوں کے درشن ماتر سے جس کے من پر رنگ چڑھ جاتا ہے وہ ہی وڈ بھاگی (بھاگیہ شالی) اور بڑا داتا ہوتا ہے۔ جس نے گورو وچنوں کی کمائی کر کے سب بھرموں کو دور کیا ہوتا ہے۔

دھن ست گورو دھن سکھ ہے۔ دھن اچرج سمبادھ
منگت پاوے کیرتی شن ساچا مرم اگادھ

انت میں شری مہاراج جی فرماتے ہیں:۔

ست گورو دھن ہے۔ شِشیہ بھی دھنیہ ہے اور گورو شِشیہ کا سمواد بھی دھنیہ ہے۔ جو اِس اگادھ مرم والے ست سمواد کو شن کر وچار

کرے گا۔ وہ کیرتی اور بڑائی کو پراپت کر کے دھنیہ ہو جائے گا اور انت میں مُکتی پد کو پراپت کرے گا۔

صحیح گورو اور شش میں فرق

آتما سروگیہ ویاپ رہا ہے۔ گورو نے تو آتما کا بودھ پراپت کیا ہے اور شش بودھ پراپت کرنے کے یتن میں لگا ہُوا ہے صحیح گورو اور شش میں اتنا ہی فرق ہے۔ کہ گورو کی اوستھا میں شش کو کوئی دُور نہیں۔ بلکہ اس کا اپنا آپ ہے۔ شش کے نزدیک گورو کافی دُور ہے جب تک کہ صحیح گورو کے تتو کو شش جان نہ لیوے۔

(شری منگت رام جی)

گورو بچن میں لینتائی کا سرُوپ

گورو تتو یا گورو بچن میں لینتائی کا سروپ یہ ہی ہے۔ کہ تن من دھن آدی سمبندھ سے گورو سکھیا کا سمبندھ ادھک وشیش سروپ میں جانتے ہوئے من بچن کرم دوارہ ست سکھیا کے اپنانے کا پریتن دھارن کرے۔ جب ایسی درڑھتا پراپت ہوتی ہے۔ تب ہی بُدھی شریر کے سکھوں کے راگ سے نرمل ہو کر کے ست سروپ کے اننت سمرن میں انتر میں ہنچل ہوتی ہے اور پرم شکلا اینائیتی تتو آتما کو بودھ کرتی ہے۔ جو یہ کھید اسفتی ہے الیتود نت ہی پونر نشچہ ترجیے استھتا پراپتی کا بخشے

(شری منگت رام جی)

گورو شِشْیہ سمبندھ

(i) آگیا پالن میں سُکھ۔ نہ ماننے میں دُکھ

گورو دیو کا فرمان ہے کہ جہاں گورُو شِشْیہ دونوں سروگُن سمپن ہیں۔ دونوں کا جیون دھنیہ ہے اور اُن کا ہی آپسی سمواد بھی دھنیہ ہے۔ کیونکہ ایسے مہان آتماؤں کے پرسپر سمبندھ اور وچار ومرش سے ست سمبندھی اگادھ مرم یعنی گہرے راز ابھی ویکت ہوتے ہیں اوقات پردہ اظہار پر آتے ہیں۔ اور اُن کو جو پڑھتے اور سُنتے ہیں اُنہیں بھی پرم سُکھ کی پراپتی ہوتی ہے۔ پرنتو جہاں گورو تو سروگُن ندھان ہے۔ مگر شِشْ ادھیکاری نہیں ہے کہ سِکھ کے لکشن اُس کے جیون میں نہیں ہیں۔ اُن شِشْیوں (سِکھوں) کو کچھ بھی پھل اِس اَدبھت گیان سمواد کا نہیں مل پاتا۔ اِسی وشئے پر آگے وچار دیئے گئے ہیں۔

گور کہنی رہنی یُگت بتا دے ٭ سِکھ آدر کی اور چت میں لاوے
گورو کھلائے ست مارگ ست دھام ٭ سکھ سیوے وِچ مایا بسرام

گورو تو رہنی سہت کہنی کا اُپدیش کرتا ہے علم با عمل کی تلقین کرتا ہے۔ پرنتو سِکھ (شِشْ) اپنے چت میں کچھ اَور کا اَور ہی دھارن کرتا ہے۔ گورو ست دھام کی پراپتی کے لئے ست مارگ دکھلاتا ہے۔

ارتھات ست سروپ کے بودھ کیلئے ست سادھن بتلاتا ہے۔ پرنتو سکھ مایا اور اسدت وشئیوں میں وشرام یعنی سُکھ کو بھوگتا ہے۔

مُکھ سے تو سب سکھ ہو بیٹھے ؛ من میں نہیں شردھا کو راکھے
مایا لوبھی اور موہ پرواری ؛ گور کی سکھیا کی ملے نہ پاری

کہنے مانز سب اپنے آپ کو گورو کا سکھ بتلاتے ہیں۔ مگر اُن کے من میں رتی بھر بھی شردھا نہیں ہے۔ ایسے مایا کے لوبھی اور پریوار کے موہ میں گرست شِشوں کو گورو کی شکھشا کا کوئی لابھ یا پھل نہیں ملتا۔

انتر کپٹ باہر دں بھو بھیکھ ؛ نوتی کھونی دھارے بھو لیکھ
مایا کارن گورو کو پوجے ؛ سو سکھ کیسے ست مارگ سوجھے

ایسے لوگوں کے ہردے میں کپٹ ہوتا ہے۔ اور باہر سے بہت پرکار کے بھیکھ بنا تے ہیں۔ اُلٹی سیدھی کچھ تنتی مانز شلوک منتر وغیرہ سیکھ لیتے ہیں۔ جن سے دوسرے جیووں کا دھن ہرن کرتے ہیں۔ اُسی مایا کے ہیتو وہ گورو کی پوجا کرتے ہیں۔ ایسے سکھوں کو ست مارگ کی پراپتی کیسے ہو سکتی ہے۔

گورو کہی کچھ اور بتاوے ؛ اُلٹ بھانت لبس کو ورتاوے
گورو دکھلاوے ست سنگ ست گیان ؛ چیلا دھائے چوپٹ ہوئے میدان
گورو دکھلاوے سب سے ہیتا چیلا پڑھے باد وکھیپا

گور بتاوے آتم تت گیان ؛ چیلا پُوجے مڑھی مسان

گورو اپدیش کچھ کرتا ہے اور چیلا اُس کے اُلٹ آچرن کرتا ہے۔ گورو ست گیان پراپتی کے لیئے ست سنگ کا رستہ دکھاتا ہے مگر چیلا چوپٹ شطرنج اور جوئے کے میدان میں چکر کاٹتا ہے۔ گورو سب سے پیت اور پریم کرنا سکھلاتا ہے پرنتو چیلا سب سے وِواد وِواد کرکے وِکشیپ کو پراپت ہوتا ہے۔ گورو آتم تتو کا گیان سکھلاتا ہے۔ مگر چیلا مڑھی اور مسان کی پُوجا کرتا پھرتا ہے

گورو بتاوے انتر کی باٹ ؛ سِکھ دھاوے اُٹھ تیرتھ گھاٹ

گور سکھلاوے من تن قربانی ؛ سِکھ کرے ہنسا چِت لوبھ پچھانی

گور جپاوے ساچا کرتار ؛ سِکھ جاپے من موہنی نار!

گورو انتر مُکھ ہوتے کا راستہ دکھلاتا ہے۔ مگر شِشش تیرتھوں کے گھاٹ پر چکر کاٹتا ہے۔ گورو دوسروں کی سیوا اور اُپکار ارتھ تن من کی قربانی سِکھلاتے ہیں۔ پرنتو شِشش چِت میں لوبھ ٹھان کر دوسرے جیوؤں کی ہنسا کر رہا ہے گورو تو ست کرتار کا نام جپاتے ہیں۔ اور گات نام کا سمرن اور دھیان سکھلاتے ہیں۔ مگر سِکھ من موہنی استری کا جاپ کرتا ہے۔ اور گات ناری کا سمرن دھیان کرتا ہے۔

گور اُپدیشے من را کھو نیچا ؛ سِکھ ہوئے بیٹھا سب سے اُونچا

گور بکھانے ست پد ابناشی ؛ چیلا جاپے مایا بکھ راسی

گور دکھلائے سوتنتر رہنی ؛ سکھ مٹھ گادی کی رسنا لینی
گور جپاوے سب میں ایک پرمیشور ؛ سکھ جاپے بادمباد سب بھیتر

گورو تو یہ اپدیش دیتے ہیں کہ اپنے کو سب سے نیچا مانو۔ لیکن سکش سب سے اونچا ہو کر بیٹھتا ہے۔ گورو ابناشی ست پد کا گیان کرتے ہیں۔ مگر چیلا وش سروپ مایا کا جاپ کرتا ہے۔ گورو سوتنتر رہنی کی سکھشا دیتے ہیں۔ مگر سکھ مٹھ بناتا ہے اور گدی قائم کر کے اُس میں رس لیتا ہے۔

گورو جپاوے سب میں ایک پرمیشور ؛ سکھ جاپے بادمباد سب بھیتر
گور دکھلاوے شبد دھیان ؛ سکھ پوجے پوتھی پاکھان

گورو سب میں ایک پرمیشور کے درشن کرنا سکھلاتے ہیں۔ مگر چیلا سب کے ساتھ بادمباد کر کے جھگڑا کرتا ہے۔ گورو تو شبد کا دھیان سکھلاتے ہیں مگر سکھ پوتھی اور پتھروں کی پوجا کرتا ہے۔

گور سمجھاوے میٹھا بول ؛ سکھ اُٹھ بولے بلکھن بول
اک پرمیشور گور سب میں دکھلائے ؛ سکھ اُٹھ کے نیا پنتھ چلائے
گور دکھلائے نت پراپکار ؛ چیلا پرسے پردھن پرنار

گورو تو میٹھا بولنا سکھلاتے ہیں۔ مگر سکھ سب کے ساتھ کٹو وچن بولتا ہے۔ گورو تو سب میں ایک پرمیشور دیکھنے کی یُکتی سکھلاتے ہیں۔ مگر سکھ اُٹھ کر نیا پنتھ چلاتا ہے۔ گورو نت ہی پراپکار کا

اُپدیش کرتا ہے۔ مگر چیلے کی نظر ہمیشہ پرائے دھن اور پرائی استری پر رہتی ہے۔

گور کہنی کچھ اور ہے سِکھ مانے کچھ اور
منگت لوبھ کی ٹاٹری کہہ بدھ ہووے چھوڑ

انت میں ستری گورو دیو فرماتے ہیں۔ اسی طرح کا گورو کا اُپدیش دوسرا ہی ہے۔ اور چیلا اور کا اور ہی مانتا ہے گورو دیو مہاتما منگت رام جی کہتے ہیں۔ یہ لوبھ کی ٹاٹری کس ودھی سے چھوڑ ہو گی۔ شششیہ کیونکر ست مارگ پر آسکتا ہے

اکتھ کتھا پاوے سار ؛ ادبھت کا پاوے وچار
نِراکار کا درشن پائے ؛ ڈولن نیاگ گورو چرن سمائے
وڈی وڈیائی نہیں پاراور ؛ ابناشی پائے گور کے دربار
پوری حکمت پوُرا حکیم ؛ گورُ اُپدیش کاٹے بھرم ہیم

گورو چرنوں کی سیوا اور گورو اُپدیش (نام) کی کمائی سے اکتھ کتھا کا سار یعنی پرماتم سروپ کا گیان پراپت ہو جاتا ہے۔ اور پربھو انو راگ ئکت بدھی میں ادبھت وچار پنپنے لگتے ہیں۔ جب سادھن ابھیاس کرکے چت کی چنچلتا دور ہوتی ہے اور من کا نرودھ ہو جاتا ہے۔ سادھک اُس وقت گورو چرنوں میں سمایا کہا جاتا ہے اسی طرح انتر میں یوگ کی اسھتی کو پاکر سکھ نراکار برہم کے انوبھو کو پراپت ہوتا ہے۔ یہ گورو دربار کی بڑی مہانتا ہے جس کا ورنن نہیں ہو سکتا

کیونکہ گورو وچنوں کی کمائی سے اوناشی پد کی پراپتی ہو جاتی ہے گورو پورا ویّد یا حکیم ہے اور اُس کی ودیا۔ گیان۔ دانائی بھی پورن ہے کیونکہ گورو کے اُپدیش سے ہی بھرم کی مشکل گھاٹی عبور پاتی ہے۔

امرت رُوپ آتم وچار ؛ پاوے شانت مٹے وکار
روتے آئے روتے جائیں ؛ راجے رانے ہوئے بے نشانیں
کوڑی دُنیا سنبھل کا پھول ؛ گنی گیانی گئے سب بھول
انتر بکھ باہروں روشنائی ؛ دیکھ دیکھ سب اچرج ہو جائی

یہی آتما کے بارے میں جو وچار ہے کہ وہ امرت رُوپ ہے۔ اُس آتم وچار رُوپی امرت کو پاکر جیو کے وکار دُور ہو جاتے ہیں اور جیون میں ہی وہ پرم شانتی کا لابھ پراپت کرتا ہے۔ ورنہ اِس دُنیا میں بڑے بڑے راجہ لوگ روتے آئے ہیں۔ اور روتے ہی یہاں سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اور بے نام و نشان ہو جاتے ہیں۔ یہ سنسار جھوٹا ہے اور سنبھل پھول کے سمان ہے۔ جو دُور سے رنگ بھرا ہے۔ اور کسی کو کوئی لابھ نہیں دیتا۔ بڑے گنی گیانی عقلمند لوگ اِس دُنیا کے رنگوں کو دیکھ کر بھول جاتے ہیں۔ مگر کسی کی ترپتی نہیں ہوتی۔ یہاں کے سب بھوگ پدارتھ باہر سے بڑے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ مگر اندر سے زہر کے سمان ہیں۔ اِن کو دیکھ کر سبھی آشچریہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

نت متھیا ست کر بھاسے ؛ نت بکھ امرت سم چاکھے

نت اندھکار رات گھنیر ؛ پھریں جنت چوراسی پھیر
سمپت سکلی انت کو چھوڑے ؛ نظری دیکھ پھر بکھ کو جوڑے
بال جوبن جرا انت کھائے ؛ موڑکھ دیکھ جوبن للچائے

جو وستو سرُوپ سے سکھیا ہے وہ تو ست کر کے بھاستی ہے اور جو وِش رُوپ ہے وہ امرت سمان پرتیت ہوتا ہے۔ یہ نت ہی اگیان اندھکار سے بھرپوُر ہے۔ جس میں سب پرانی چوراسی یعنی آواگون کے چکر میں بھٹکتے ہیں۔ یہ جیو آخر کار ساری سمپتی یہاں ہی چھوڑ جاتا ہے کہ یہ سب لوگ دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں۔ پھر اُسی زہر کو جمع کرتے ہی جاتے ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ بُڑھاپا بال پن اور جوانی کو کھا جاتا ہے۔ پھر بھی یہ موڑکھ جیو جوانی کیلئے سدا للچاتا رہتا ہے۔

محل اٹاری۔ ہاتھی گھوڑے ؛ چلے اکیلا انت سب چھوڑ
نت بکار میں رہے پربین ؛ بھوگ وکار میں ورتی لین
بھوگے بھوگ نت اشانت ؛ مایا جال اچرج بھرانت
لاکھ کروڑی من نہیں دھیر ؛ دَر دَر مانگیں رنک مٹے نہیں تقصیر

محل۔ بنگلے سامان ہاتھی گھوڑے انت سمے یہاں چھوڑ کر اکیلا ہی جاتا ہے۔ اتنا گیان ہوتے ہوئے بھی نت ہی بھوگ وکاروں کے اُپارجن اور بھوگنے میں لین رہتا ہے۔ جتنا بھوگ بھوگتا ہے۔ اتنا ہی چت اِس

کا اشانت رہتا ہے ۔ یہ مایا جال بھی ایک آشچریہ روپ بھرانتی ہے۔ لاکھوں اور کروڑوں کا مالک ہو کر بھی من میں دھیرج نہیں ہوتا اور بھکاری در در بھیک مانگتا ہے ۔ مگر پاپ کرم دور نہیں ہوتا اور من کو شانتی نہیں ملتی ۔

بھو پرواری نت ہی نت روئے ؛ نر پرواری جیون دکھ میں کھوئے
بیٹھ سنگھاسن راجہ حیران ؛ کٹھن کرال ہے کال کا بان
سب ہی روئیں دن اور رات ؛ دھنی دلدری کیا گنی گنات
اچرج لیلا دھاری کرتار ؛ چار کھانی میں رہے آپ بھرتار

جو بڑے پرواری ہیں ۔ وہ آٹھوں پہر روتے رہتے ہیں ۔ اور جن کے بال بچے نہیں ہیں ۔ وہ بھی اپنا امولیہ جیون رو رو کر ہی گزارتے ہیں ۔ سنگھاسن پر بیٹھنے والا راجہ بھی حیران اور پریشان ہے کیونکہ کال کا بان تو بڑا کٹھن ہے ۔ اِس سے بچنا مشکل ہے ۔ کیا امیر کیا غریب ۔ کیا گنی اور کیا مُڑھ سب لوگ دن اور رات روتے ہیں اُس کرتار نے عجیب لیلا رچی ہے ۔ چاروں کھانی کے جیووں میں بھرتار (بھرن پوشن کرنے والا بھگوان) سمفت ہو رہا ہے ۔

جس کو ست گرو ملا ہوئے ؛ شردھا پریم سے چرن کو دھوئے
ست سروپ کا ہووے گیان ؛ پورے گرو جیوؤں کریں بکھان

جس کسی وڈ بھاگی جیو کو ست گورو کی پراپتی ہوتی ہے اور وہ شردھا پریم سے گورو چرنوں کی سیوا کرتا ہے تو جیوں جیوں وہ پورے

گرو ست سروپ کا ویاکھیان کرتے ہیں۔ وہ سچا پریمی ست سروپ کا گیان (ست بودھ) پراپت کر لیتا ہے۔

نت ہی نت سادھن کرے۔ گور کا شبد اگادھ
منگت پاوے پرم گت سن گور کا سمباد

انت میں مہاراج جی فرماتے ہیں۔ پریمی کو چاہیئے کہ گورو سے اگادھ شبد (ست نام) پراپت کر کے نت نرنتر نام سمرن کا سادھن کرے۔ نت ہی ست سنگ میں گورو اپدیش شرون کر کے پرم گتی کو پالے۔

(iii) جیوں جیوں سیوے تیوں سکھ پائے : بھرم وناس ست گیرت چت لائے
سکل وکار بنسے گور بھینٹ : امرت شبد پرسے نت نیت
گیان وگیان کا کیجے بھوگ : امر بھئے ست گور سنجوگ
اگن وناس من پاوے ٹھنڈ : سرب کا ٹھاکر ملے پرمانند

سچا پریمی جوں جوں نام سمرن کی کمائی کرتا ہے توں توں سکھ آنند۔ خوشی کو پاتا ہے۔ چت میں ست گیرت پربھو پریم نواس کرتا ہے اور سارے بھرم کا وناش ہو جاتا ہے۔ انتر گتی میں گور کی بھینٹ پراپت کرتے ہی سکل وکار (کام۔ کرودھ آدی) دور ہو جاتے ہیں۔ اور پریمی نت نرنتر اپنے انتر میں امرت روپ برہم شبد کو شرون کرنے لگتا ہے۔ چت درتی کے پورن برودھ کے پھل سروپ اس کو گیان وگیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ پھر تو ست گورو یا ست دھام کی

پراپتی سے اجر امر پد کو پا جاتا ہے. ساری جلن اور تپش دور ہو جاتی ہے. اور ہردے میں کھنڈ (پورن شانتی) پراپت ہوتی ہے — پرمانند سروپ پرماتما جو نرنکار آتما اور سوامی ہے مل جاتا ہے.

اگم اگوچر وست دکھلائی ؛ سب کا مول دیکھ ترپتائی

مرن جیون کا بھرم ونجانے ؛ ابناشی تت مل کھیل کھلائے

آس نراس کی مٹی پیاس ؛ الکھ پرکھ ہیں لیو نواس

جات جماعتی کا بندھن جائے ؛ سرب کی جات اک رام دکھائے

سب کا مول کارن آدسروت جو اگم اگوچر ست تتو ہے اُس کو پاکر جیو کو پرم ترپتی ہو جاتی ہے. نج سروپ کی انوبھوتی کے پھل سروپ جنم مرن کا بھئے اور بھرم دونوں شانت ہو جاتے ہیں. اور ادناشی پرم تتو کے سنگ میل کرکے پربھو کے کھیل میں شامل ہو جاتا ہے جب اکال پرکھ. الکھ پرکھ. پار برہم میں سکھتی پراپت ہو گئی. تب آشا نراشا کا کھیل بھی ختم ہو گیا. ایسی اوستھا میں ذات پات کے سب بندھن ٹوٹ جاتے ہیں اور اُس کی ایک ذات (چیتن رام) ہی دکھائی دیتی ہے.

نرمل نام نرمل دھیان ؛ انتر مکھ ہوئے پائی شبد کی تان

انحد ناد اکھنڈ دھنکار ؛ سُرت نرت کما دے کار

من پون کا ایکا کیجے ؛ گور پرساد امرت پیجے

سھلی کمائی سکھ کی جان ؛ گور کی سکھیا من کری پہچان

ست نام کے نرمل دھیان سے جب ورتی انترمکھ ہوتی ہے۔ تب ست شبد پرگٹ ہوتا ہے۔ اور شبد کی تان سُنائی دیتی ہے ایک بار جب ست شبد پرگٹ ہو جاتا ہے۔ تب انحد ناد کی اکھنڈ دھُنی نت سُنائی دیتی ہے۔ سُرت اور نرت بس یہی کار کمائی کرتے ہیں۔

من اور پران کے تال میل سے اور گورو کرپا سے گھٹ میں ہی امرت جھرنے لگتا ہے اِس اوستھا کو سِکھ کی بھلی کمائی کا پھل جانو۔ اُس نے گورو شکھشا کی من سے وشواس کر کے کمائی کی ہے۔

اپنی بھُول سکل گنوائے ؛ کیول گور چرن کی پریت کمائے
وست اگوچر پرگٹ سِکھ پائے ؛ آنند منگل نس دن پائے
اپنے جنم کی پائی ست سار ؛ گورمکھ ہوئے لیؤ جیت سنسار
آون جاون گیئو کرم کا جال ؛ ساچا شبد مل بھیؤ نہال

جو سِکھ اپنے آپ کو بھُول کر گورو چرنوں کی پریت اور نام کی کمائی کرتے ہیں۔ اُن کی سب کمیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ سب بھول بھرم ناش ہو جاتے ہیں۔ پرم تتو جو اگم اور اگوچر وستو ہے اندریوں کا وشے نہیں ہو سکتا۔ سچا پریمی اُس کو ساکشات پرگٹ کر لیتا ہے۔ اور نس دِن اُسی کا آنند منگل گایَن کرتا ہے۔ اُس نے اپنے منش جنم کے سار لکش کو پا لیا ہے۔ گورمکھ ہو کر اُس نے سنسار پر وِجے پائی ہے

اُس کا آواگون کا چکر اور کال کرم کا جال سب سماپت ہو گیا۔ انت میں
ست شبد کی پراپتی سے وہ نہال ہو گیا۔

اِندری بھوگ سے بھیا اتیت ؛ انترمکھ ہاٸی دست پُونیت
پار برہم تت نروان ؛ تس کو سیوے سو سکھ پروان
کام کرودھ بکھ ہرے کمذات ؛ ساچے شبد گور دینی دات
سکل جنجال سنکٹ بھیو ناس ؛ یہ الکھ شبد رگ رگ پرکاش

انترمکھ ہو کر اُس نے ایسی پرم پُونیت وستو کو پراپت کیا ہے
جس سے اندریوں کے سب بھوگ پھیکے ہو گئے ہیں۔ وہ ہی سکھ
گورو دربار میں پروان (مانیہ) ہے۔ جو نروان تتو پار برہم میں
سمفتی پا چُکا ہے۔ ست گورو نے جو سچے شبد کا دان دیا ہے۔
اُس کی کمائی کے پھل سروپ کام کرودھ آدی وکار سب دُور ہو گئے
جب انحد ناد رگ رگ میں گنجار کرنے لگا۔ جیو کے سب تاپ
سنتاپ اور سنکٹ دُور ہو گئے۔

تین بھون شبد ٹنکور ؛ گور کا سکھ بُوجھے یہ شور
چڑھے آکاس پائے پُرکھ سنگ میل ؛ ساچا سکھ کھیلے اچرج کھیل

ترکُٹی (دونوں بھوؤں کے بیچ) میں جب شبد کی ٹنکور پیدا
ہوتی ہے۔ گورو کا سکھ اُس گھنگھور ناد کا شرون کرتا ہے وہیں
سے وہ گگن منڈل میں سہنس دل کمل کو لانگھ کر ست دھام کو۔ پرم

پُرکھ کے ساتھ میل کو۔ یا انامی پد کو پالیتا ہے۔ اِس طرح سے گورو کا سچّا سکھ وسماد روُپ کھیل کا کھیلنے والا ہوتا ہے۔

جاں سے بچھڑا تاں ملا ست گور کے پرتاپ
منگت سکھ صالاحیئے جو امرت نام پرکھ جاپ

اُنت میں شری گورو دیو فرماتے ہیں۔ ست گورو کے پرتاپ سے۔ اُن کی دیا۔ مہر اور سہایتا سے سکھ جہاں سے اپنے پربھو سے بچھڑا تھا وہیں جا کر مل گیا۔ وہ سکھ صفت اُستت کرنے یوگیہ ہے۔ جو پربھو کے امرت نام کا جاپ کرتا ہے۔

سنت بانی

جو بھل چاہو آپنو تو ست گور کھوجو جائے
ست گور کھوجو جائے۔ جہاں وہ صاحب رہتے
لنسدن ہیئے وچار۔ سدا ہری کے گُن کہتے
سمجھ بوجھ وچار کے تن من لاوے سیو
کرپا کریں تب رکھ کے نام دیویں گورو دیو
بھیکھا بچھڑے جگن کے۔ پل میں دیویں ملائے
جو بھل چاہو آپنا تو ست گور کھوجو جائے

مَن کی شانتی ظاہری چہنوں میں نہیں

اِس پانچ تتوک شریر کو دَھارن کرکے جتنے بھی ماتو اس سنسار میں آئے ہیں۔ وہ سب سُکھ اور شانتی چاہتے ہیں۔ وہ شانتی کی تلاش سنسارک بھاگ پدارتھوں کے اکٹھ کرنے میں سنتان کے ہونے میں دھن ادھک جمع کرنے میں بھن بھن طریقے سے پُوجا دیوی دیوتاؤں کی کرتے ہیں، سنتوں کی بانیوں کا پھٹن پاٹھ کرنے میں کئی پرکار کے ظاہری بھیکھوں کے دھارن کرتے ہیں، تیرتھوں کا درشن کرنے اور جل میں اشنان کرتے اتیادی ہیں کرتے ہیں۔ مگر اتنا کچھ کرنے پر بھی وہ اُس شاشوت شانتی کو پراپت نہیں کرسکتے کیونکہ یہ سب لوک دکھلاوہ ہے اِس سے چنچل من نشچل کیسے ہو سکتا ہے۔ ست پُرشوں کی سنگت کرکے اُن اُپدیشوں کو بھی شرون کرتے ہیں۔ گُرو دھارن کرکے اُپدیش بھی لے لیتے ہیں۔ پرنتو من شانت نہیں ہوتا۔ اِس کا کارن کیا ہے۔ وہ کیول یہ کہ جو کچھ سُنا یا پڑھا اُس پر عمل نہیں کیا۔ سنتوں کے پاس جاکر اپنا دُکھڑا رکھتے ہیں۔ اُن کے سمجھانے سے کچھ دھیرج پراپت ہوتا ہے اِس وشے میں برہم نشٹی و بال برہمچاری شمنا سمرات مہاتما منگت رام جی سے ایک جگیاسو پریمی کے ہوئے سوال جواب نیچے درج کئے جاتے

ہیں۔ جن میں انہوں نے سپشٹ روپ میں شانتی پراپتی کا سادھن بتلایا ہے)
نومبر 1951ء میں یوگیراج جگادھری میں براجمان تھے ایک دن
ایک پریمی جو بڑے بھت نیمی پربھو بھگت تھے آ گئے اور آپ سے عرض کی

پریمی
مہاراج جی! بڑا پاٹھ بھی کرتے ہیں۔ مگر من کے اندر گھٹت گھٹتی (اشانتی) بنی رہتی ہے جیسے بھانگ کے کٹکے چاہے ہزار بھی کر ڈالیں۔ اس کا اثر کبھی نہیں ہٹتا۔ اصلی من کی شانتی والی کیا بات ہے

پریمی روزانہ بانی پڑھتے ہوئے
مہاراج "جاں کا ہردہ شدھ ہے۔ کھوج شبد میں لے"
اس کا کیا مطلب ہے۔ بانی کا پاٹھ کرتے کرتے کتنی عمر ہو گئی ہے کیا اس بات کا پتہ نہیں لگا ہے

"گورو لوبھی شش لالچی کھیڈن داؤ داؤ"

بابے کی بانی غلط نہیں کہتی۔ تم آگے کی کھوج نہیں کرنا چاہتے شبد سروپ پرمیشور ہر گھٹ گھٹ میں پرکاش کر رہا ہے۔ گوروؤں نے کہا تھا۔ نام روپی مدرا پیؤ۔ تم کھوٹے کھٹے (بڑے برتن) چڑھا نے لگ گئے ہوئے

نام خماری نانکا چڑھی رہے دن رات

بار بار سارے گرنتھ میں نام کی مہاں آئی ہوئی ہے۔ اس ست نام کا جب تک لگاتار منن۔ چنتن نہ کروگے پریمی شبد تم پار نہیں پا سکتے۔ تم نے جھنڈا کا پروان کر رکھا ہے۔ مسلمانوں نے حلال کر کے کھانا

جائز مان رکھا ہے۔ ہندو ویسے ہی شِکار چڑھے رہتے ہیں۔ کون بات گوروؤں کی مان رکھی ہے کِس ست پُرش نے بھکش ابھکش کھانے کی اجازت دی ہے؟ خالی کچھے کڑے دھارن کرنے سے بُدھ نِرمل نہیں ہو جاتی —— امرت بانی میں ست پُرش فرماتے ہیں:۔

(i) مدرا مانس کا جو نت آہاری
بُدھ چنڈال تِس میں ورتاری
(شری منگت رام جی)

(ii) کوڑ بول مُردار کو کھائے
اَورن نوں سمجھاون جائے
(گورو نانک دیو جی)

سب جیا جنت میں واہگورد کی جوت کا وچار کرے، پریم ہت سب سے رکھے۔ پکھ واد چت کے اندر کسی گھڑی نہ آنے دے۔ سب ست پُرشوں کے جیون اتہاس اور اُن کے ہر بچن پہ وچار کرنے کی کوشش کرے۔ ہر طرح کی بِہ کتی یا کھان پان بھینٹ شِنگار سے پرہیز کرے۔ سب گرنتھوں کی پرمی یہ سار ہے کہ ست کی تحقیقات کرو۔ ست گورو چرنوں میں رہ کر جُگا جُگ سے دھرم پہ چلنے کی پرمپرا بنی چلی آرہی ہے۔ رشی گورو مارگ پر چل کر ہی سب گورمکھوں نے سچ کھنڈ میں نواس پایا ہے۔ کوئیں کے مینڈک بننے میں کلیان بہت دُور ہے۔ تعصب من میں بنائے

رکھنے سے من نرمل نہیں ہوتا۔ سب وید گرنتھ۔ شاستر۔ قرآن۔ انجیل۔ ست کی کھوج۔ ست کو پانے کی ہدایت کر رہے ہیں۔ راج نیتی اور چیز ہے۔ دھرم نیتی اور ہے۔ فراخ ہردے کر کے ہی اگیانتا پہلے دُور کرو۔ جب غور سے مُطالعہ کرو گے۔ تب تمہارا اپنا من چیت ہی نیک راستے پر لے جاوے گا۔ اِس سنسار میں انیک طرح کے جیو بچر رہے ہیں۔ کوئی مندا سوچتے ہیں۔ مندا ہی کرتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں۔ سوچتے سمے ٹھیک سوچتے ہیں۔ کرتے سمے اُن سے خراب کرم بن جاتے ہیں۔ کئی ایسے ہوتے ہیں۔ سوچ بھی اُن کی درُست ہوتی ہے۔ اور عین ٹھیک صحیح کرم بھی اُس سوچ کے اَنوسار کرتے ہیں۔ غرض ہر کرم کے اندر کھڑی رہتی ہے۔ اِن سب سے اعلیٰ وہ جیو ہیں۔ جن کی سوچ اور کرنی بالکل صحیح ہوتی ہے ساتھ نشکام چیت رکھتے ہیں۔ چاہے اُس کرم سے لابھ ہو یا نقصان اُن کا چیت ہر گھڑی آنند میں رہتا ہے۔ ایسے پرانی سب کے واسطے ہتکاری ہوتے ہیں۔ اب تم شُناؤ کیا کرو گے۔

اوپرو کت چنہوں کا نرنہ برہم رشی شری منگت رام جی نے اپنی امرت بانی میں بڑی سُندرتا سے بیان فرمایا ہے :-

الکھ کا بانا جو سِکھ دھارے ؛ سہج سبھائے گور چرن پدھارے
ست وشواس کے راکھے کیشا ؛ گیان کنگھی سے ہرے بھرم کلیشا
پریم کی پنگی کیش پہ باندھے ؛ گور کا سِکھ تین لوک کو سادھے

پراُپکار کا کڑا دھارے بُھوکھن ؛ کھیم کُشل سے سر ہے بھرم کا دوکھن

لجیا پت کا کاچھا پہنا وے ؛ شُدھ وویک کی گنگ میں نہاوے

جتّن کا کھنڈا کمر میں باندھے ؛ دھیر پتامبر اوڑھے نت کاندھے

نام پرنیت پریم مدرا پیوے ؛ کال پہ ہرسے جگا جگ جیوے

گورو کا سچّا سکھ الکھ کا بانا ارتھات لباس دھارن کرے اور سہج بھائے ہی گورو کے چرنوں میں جاوے۔ وہ الکھ کا بانا جس کو سچا سکھ دھارن کرتے کیا ہے۔ اِس کے لئے فرمایا ہے کہ ست وشواس روپی کیش دھارن کرو۔ گیان رُوپی کنگھی سے اگیان کا اندھیرا دُور کرو۔ پریم رُوپی پگڑی سر پر باندھو۔ اس ویش بھُوشا کو دھارن کرکے گور کا سکھ تین لوک کو پار کر سکتا ہے۔ ست پُرشوں نے پراُپکار رُوپی کڑا پہنایا تھا۔ تاکہ یہ ست بھاؤ کبھی نہ بھُولے اور سچا سکھ کھیم کُشل ارتھات دینتا۔ عاجزی اور پراُپکار بھاونا کو دھارن کرکے بھرم رُوپی دُکھ سے چھُٹکارہ پالے۔ لجیا پت شرم کا کاچھا دھارن کرے۔ اور شُدھ گیان رُوپی گنگا میں اشنان کرے پھر یتّن ارتھات بڑہم چریہ کا کھنڈا (کرپان۔ تلوار) ہاتھ میں لے اور دھیرتا رُوپی پتامبر یعنی لباس کو شریر پر دھارن کرے۔ پربھو نام سے پریتی دھارن کرکے پریم رُوپی مدرا کا پان کرے۔ تب وہ سچا سکھ گورو کا کہلانے کا حقدار ہے اور کال ارتھات موت پر بھی وجے پراپت کر سکتا ہے۔

مکت میدان ہیں گور کا سکھ دھائے :: دین غریبی کا بان چلائے
ورڑھ پرشار کھنڈ کی لے سواری :: برہ ویراگ لے شتروں مار ی
دوندھی باجی وجے گھر پائے :: گور کا سکھ رنج روپ سمائے
اکھنڈ ناد گھر بانی پرکا سے :: اپرس متواں ہر چرن نواسے

گورو کا سچا سکھ مکت رُدپی میدان میں چہل قدمی کرے ۔ دینتا اور عاجزی روپی تیروں کی ورشا کرے ۔ ورڑھ پرشار کھڈ روپی رتھ پر سوار ہو کر برہ اور دیراگ رُوپی شستر استر لے کر رن بھومی میں شترُوں کا گھات کرے ۔ جب ناد روپی باجا بجے گا تب گورو کا سکھ گھر میں وجے کو پائے گا ۔ اس پرکار گور کا سکھ اپنے ست سروپ میں سما جائیگا ۔ گھٹ میں پرا بانی اکھنڈ ناد پرگٹ ہو گا ۔ جس میں لین ہوا جن اپرام اور اپرس ہو کر پربھو چرنوں میں نواس کرے گا ۔

تین بھون کا کھولے گورو دوارا :: الکھ شبد کا پرکاسے دربارا
کرم دھرم ست نیم آچارا :: نہچل بدھی کر پائے وچارا
ست اسّت کی لیوے پہچان :: بھانا مانے من ہوئے غلطان
کھما دیا بیل چیت لائے :: اہنساپ مت من میں کمائے

ست نام کا سمرن اور بھجن کرنے سے جب انحد شبد پرگٹ ہوتا ہے تو وہ تربھون میں گورو دوارا کا کھولنا ہے ۔ وہاں الکھ بانی کی رنکار

ہی انکھد شبد کا دربار پرکاش کرتا ہے۔ باہر مکھی گورد دوارے میں بھی دربار صاحب (گرنتھ صاحب) کا پرکاش ہوتا ہے۔ یہاں سکھ کی انتر مکھی اوستھا کا ورنن کیا گیا ہے۔ کہ ایسے سکھ کی بدھی نشچل ہو کر سم تتو کو پراپت ہوتی ہے ایسی خالص بدھی سے سکھ خالصہ ہو کر پرم دھرم ست نیم اور ست آچار کا وچار کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی ووبیک شیل بدھی ست اور است کی پہچان کرنے والی ہوتی ہے۔ وہ پربھو کا بھانا (بھاوی۔ اچھیا) ماننے والا ہوتا ہے۔ جس سے اس کا من گل جاتا ہے۔ یعنی لین ہو جاتا ہے۔ اس سکھ کے انتر میں کھما۔ دیا۔ شیل۔ اہنسا اور تپ جیسے نیم اگر براجمان ہوتے ہیں۔ سکھ نت ہی ان گنوں میں پرورت رہتا ہے۔

پانچ دوت کا سیس اتارے ॥ جب تپ بان لے شترو مارے
شبد دھیان کا پیوے نیر ॥ نرویر بھاؤ کا کرے آہار مت دھیر
بادمباد کے بکھ کو تیاگے ॥ سم درشٹ لے گور کا سکھ جاگے
ملدھ اسن ایک شبد وشواس ॥ سا چاچولا پہنے ست گور کا داس

شبد۔ اسپرش روپ۔ رس۔ گندھ اندریوں کے ان پانچ وشیوں کا سر قلم کر دیتا ہے۔ وشیوں سے رہت ہو جاتا ہے اور جب تپ روپی بان لے کر کام کرودھ لوبھ۔ موہ روپی شتروؤں کو مارتا ہے۔ اتھوا دھیر بدھی سکھ نرویر کا بھوجن کرتا ہے۔ اور شبد دھیان جل پیتا ہے۔ (بھوجن کے ساتھ پانی بھی پیتے ہیں) بادمباد روپی زہر کا تیاگ کرتا ہے

سم درشٹی میں گورو کا سِکھ نت ہی گتا رہتا ہے۔ آسن یا بیٹھک اُس کی بڑی پکی ہوتی ہے۔ اور ست شبد میں اُس کو پُورن وشواس ہوتا ہے ست گورو کا داس سچّا سِکھ ایسا سچا چونکہ پہنتا ہے۔

چار دِسا اور چودہ بھون ؛ سرب گیان گور کا سکھ کرے شرون
سرب جیاں سے راکھے پیتا ؛ بکھ تیاگ نِرپکھ دنیتا
ساچی کرنی گور کا سکھ پائے ؛ بھئے تیاگ نِربھے سمائے
جگ جگ جہماں سکھ کی پروان ؛ بکھ تیاگ کرے امرت کو پان

چاروں دِشاؤں اور سارے برہمنڈ میں گورو کا سِکھ سرب گیان سَروپ الکھ بانی کو شرون کرتا ہے۔ سرب جیوؤں کے ساتھ پیار کرتا ہے۔ اور پکشپات سے رہت ہو کر سدا سم درشٹی سے وچرتا ہے ایسا گورو سکھ ست کرنی کو دھارن کرنے والا ہوتا ہے۔ بھے بھرم پر عبور پا کر وہ نِربھے پد کو پراپت ہو جاتا ہے سنسار میں ایسے سِکھ کی ہمایگوں تک پروان ہوتی ہے۔ جو وِش کو تیاگ کر کے امرت کا پان کرتے ہیں (یہ اصل امرت چکھنا ہے)

نِرمل کرنی۔ نِرمل کتھنی۔ نِرمل چت نِرھیاس
منگت مانگے دس گو ست سِکھ پریم بِلاس

انت میں شری مہاراج جی فرماتے ہیں۔ جن گورو سکھوں کی کتھنی نِرمل ہے۔ کرنی نِرمل ہے۔ اور جو نت ست کے ندھیاسی ہیں۔ ایسے

سچے سکھوں کے پریم بلاسی کے درشن کی "منگت" نت یاچنا کرتا ہے۔

پریمی مہاراج جی! آپ نے تو آنکھیں کھول دی ہیں۔ ہم تو ست کا سودا لینے والے ہیں۔ نہ ہی کسی سے دویش رکھتے ہیں بس جگہ چلے جاتے ہیں۔ جس جگہ سے پریم بھاؤ کو بڑھانے والا سودا مل جاتا ہے بڑی پرسنتا ہوتی ہے۔ آپ کی بڑی کرپا ہے۔

تیرتھوں پر نہانے میں مکتی نہیں

کیول شریر کی میل ہی اتاری جا سکتی ہے

اس وشے میں ایک بار جب برہم رشی مہاتما منگت رام جی آخر جون ۱۹۳۷ء میں ٹیکسلا سے بذریعہ ریل گاڑی روانہ ہو کر پنجہ صاحب پہنچے تو وہاں اس وقت آپ کے سیوک بھگت بنارسی داس نے جو آپ کے ساتھ تھے دریافت کیا۔

بھگت جی مہاراج جی! لاکھوں لوگ مکتی کے واسطے نہاتے ہیں۔ کیا یہ غلطی کرتے ہیں؟

گورو دیو پریمی! اس طرح مکتی نہیں ہوتی۔ پانی شریر کی میل کو صاف کرتا ہے۔ من کی میل من بچن کی شدھی سے اور گورو واکوں دوارہ صاف ہوا کرتی ہے۔ من کی میل ان اشٹ پٹانگ رواجوں سے نہیں جاتی۔ ست پرش جس جگہ بیٹھتے ہیں اس جگہ سے سنساری جیو خواہ مخواہ ہی پریم بنا لیتے ہیں۔ یہ جگہ آج کی نہیں بنی ہوئی۔ پراتن وقتوں سے یہ استھان چلا آ

رہا ہے ۔ یہ پانینی رشی کا آشرم ہے ۔ یہاں اُس رشی کے زمانے میں
دس ہزار ودیارتھی ہر سمے ویاکرن پڑھنے کے واسطے رہتے تھے ۔
یہ جل اُس زمانے میں بھی تھا ۔ پھر یہ جگہ بدھوں کے قبضہ میں
رہی ۔ ٹیکسلا بڑی بھاری یونیورسٹی تھی ۔ پشاور پرشورام کا استھان
تھا ۔ جمرود جمدگنی رشی کا آشرم تھا ۔ اِس طرح زمانہ بدلتے پُرانی
جگہوں کا رنگ روپ بدل جایا کرتا ہے ۔ اس جگہ ستری گورو نانک
دیو جی کا بادا ولیؔ قندھاری سے سمواد ہُوا تھا ۔ کیونکہ ولیؔ
قندھاری بڑا ہی رِدھی سدھی کا مالک تھا ۔ گورو نانک دیو جی
بڑے ست پُرش تھے ۔ اُن کے پنجے سے وہ نکل نہ سکا ۔ آخر کار
بڑے ونمر بھاؤ سے سیوا میں پیش ہُوا ۔ یہ پنجہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے وقت کھُدوایا گیا تھا ۔ تاکہ ہندو دھرم میں جاگرتی ہو ۔ غیر علاقہ
میں حملہ کرتے وقت آتے جاتے ایک دو دفعہ اُن کا قیام یہاں بھی
رہا ہے ۔ سُندر جگہ دیکھ کر اُنہوں نے جگہ پکی کروا دی ۔ کیونکہ اتہاس
میں یہ جگہ آچکی ہے ۔ جس کا زور ہوتا ہے ۔ وہ کچھ نہ کچھ کر ہی لیتا
ہے ۔ باقی ولیؔ قندھاری کا جو پتھر پھینکنے کی بابت کہا ہے ۔ وہ تو
غلط ہے ۔ پتھر اُس کے ستھان سے اِدھر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں
ہو سکتا ۔ پیروں کو مُرید اُڑاتے رہتے ہیں ۔ اِن باتوں میں جیوؤں
کا کلیان نہیں ۔ ست پُرشوں کے بچن ماننے میں ہے ۔ اِس سنسار
کا چکر چلتا رہتا ہے ۔ جس کی لاٹھی اُس کی بھینس ۔ وقت آنے پر
یہ بھی تبدیل ہو جاوے گا ۔ ایک جیسی سدا پرکرتی کی حالت رہتی نہیں
تبدیلی ہوتی رہتی ہے ایک رس کیول نراکار پرماتما ہی ہے ۔

جیو کو شانتی تب ہی ہوتی ہے جب اپنا اسلی ٹھکانا تلاش کر لیتا ہے۔ اِس واسطے سچے سکھ کو اُس آلکھ پورکھ کی پراپتی کے لیئے اور اپنے مانو جیون کو سپھل کرنے ہیتو ست گورو اُدیش کو اپنے کریاتمک جیون میں لانا اُدشیک ہے۔ اپنے اوگنوں کو تیاگ کر کے سدگنوں کو اپنانا چاہیئے۔ اِس سے من نرمل ہو کر شانتی کی اور اگرسر ہوتا ہے ؎

نرمل کرنی نرمل کتھنی نرمل چت ندھیاس
منگت مانگے درس کو ست سیکھ پرم بلاس

گورو کرپا

پرشن مہاراج جی گورو کرپا کی کیا پہچان ہے۔ کیسے پتہ لگے کہ ہم پر گورو کرپا ہو گئی ہے

اُتّر:- پریمی! جب تُو اپنے آپ کا سوئیم گورو بن جاویگا۔ یعنی ہر حالت میں جو تیرے ساتھ بیتے گی۔ اُس کو تو قابو کریگا تو سمجھ لینا گورو کرپا ہو گئی۔

مُسلمانی بھید

(۱) سچّا مُسلمان کون؟

ست گورو دیو مہاراج منگت رام جی اپنی امر بانی کے سار نتت نیائے پرسنگ میں ہری بھگت کی مہما کا گائن کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔ کہ ہری کا بھگت دوند اتیت مایا اور پرما دسے رہت سم سروپ میں استھت رہتا ہے۔ ایسا سمرت پرگیہ پُرش سمتا پد پر آسین ہو کر مان اپمان میں ایک سمان رہتا ہے۔ اور شترو مترو میں بھی سمان بھاؤ سے پریم رکھتا ہے۔ روگ۔ سوگ ہانی اور لابھ میں وہ سمان رُوپ میں بچرتا ہے۔ کہ اُس کے اندر سے مت متانتروں پنتھوں اور مذہبوں کا بھید بھاؤ بھی مٹ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سب میں اُس اگادھ پرم ستّا کا انوبھو کرتا ہے۔ جو سرب رُوپ ہوتے ہوئے بھی سرب اتیت ہے اُسی سار تتو کی درشٹی سے مُسلمانی بھید کے انترگت آپ نے اسلام سے سمبندھت چند اصولوں پر اپنے وچار اِس دیو بانی میں پرگٹ فرمائے۔ جن کا بھاؤ ارتھ دیا جا رہا ہے۔

ویدکا وُکتا پنڈت ہوئے۔ قرآن بکھانے قاضی جوئے

پڑھے انجیل پائے نہیں سار ÷ من میں راکھے کفر بکار

وید کا ویاکھیان کرنے والا پنڈت قرآن شریف کی ویاکھیا کرنے والا قاضی، اور انجیل کا پاٹھ کرنے والا پادری کہلاتا ہے۔ مگر وہ اِن مہان گرنتھوں کے سار تتو کو نہ سمجھ سکتے ہیں۔ نہ پا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے اپنے من میں دویت بُدھی (یعنی کُفر کا وِکار) دھارن کیئے رکھتے ہیں۔ سنکوچت درشٹی کے کارن بھید بھاونا کر کے پہلے اپنے ہردے میں اِیرشا دویش کا بیج بوتے ہیں۔ پھر اُسی کا پرسار دوسرے جیوؤں میں کرتے ہیں یہی کفر وکار ہے واحد لاشریک ہستی مطلق میں کسی انیہ یعنی غیر کو شریک کرنا ہی کُفر ہے۔ لاشریک ہستی کے علاوہ کسی غیر کو ماننے والے کافر ہیں من کے اندر جو کُفر کا وِکار ہے یہ ہی اُن کا کٹھورپن ہے۔

باہروں سجدہ انتر کٹلائی ÷ پروردگار کیسے ہر کھائی
بناں پریم سب جتن بیکار ÷ روزہ نماز بسم اللہ بانگ اُچار

باہر سے وہ سجدے کرتے ہیں لیکن ہردے میں کُٹلتا بھری ہے اِس لئے پروردگار مالک اُن پر کیسے خوش ہو سکتا ہے۔ جب تک ہردے میں پریم اُتپن نہیں ہوتا اور دویش بھاو کا ناش نہیں ہو جاتا۔ ساری جدوجہد، سارے سادھن اکارتھ ہی جاتے ہیں خواہ روزہ رکھو یا نماز گذارو بسم اللہ کی رٹ لگایا کرو۔ یا اذان

(بانگ) کا اونچے سور میں اُچارن کرو۔

کُفر شیطان کو کرے ہلاک ؛ حرص حرام کو دیوے طلاق
دین عاجزی حُکم رُبانی ؛ تن کو پائے سُنے بھید مسلمانی

اسلام کے سربستہ راز یعنی بھید کو جاننے کا ادھیکاری یا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو دویت بھاؤ (کُفر) رُوپی شیطان کو مارے اور سوارتھ بُدھی جس سے لوبھ پیدا ہوتا ہے، کو طلاق دے یعنی سوارتھ کا پوری تیاگ کر دے۔ ہردے میں دینتا اور عاجزی کو دھارن کرے اور جیون میں ہونا اور نہ ہونا سب کچھ پرمیشور اللہ کے حُکم کے اندر دیکھنے والا ہے۔

سرب رُوحاں کا درد پچھانے ؛ ذات الہٰی سب میں جانے
بے خود ہوئے پڑھے تکبیر ؛ لتس کو لاگے نہ تقصیر!

سب بھُوت پرانیوں میں اللہ کا نُور دیکھے اور سب جیووں میں آتمیتا کی بھاونا کر کے اُن کے دُکھ سے دُکھی ہوتا ہو۔ دیہہ ابھیمان سے رہت ہو کر پورن نرمان بھاؤ سے جو تکبیر پڑھتا ہے یعنی اللہ اکبر کا نعرہ لگاتا ہے اُس کو کوئی گناہ۔ پاپ اور سنتاپ چھو نہیں سکتے۔

دھار خودی کرے جیو حلال ؛ نفس کی خاطر کرے کرم کرال

تین جہان میں پائیے نہ چھوٹ ؛ کرے فنا عزرائیل سر کوٹ

لیکن جو دیہہ ابھیمان سے یکت ہو کر دوسرے جیوؤں کا وَدھ کرتے ہیں۔ اور اُسے حلال کہتے ہیں۔ اور اپنے من کی خوشی کے لئے بڑے بڑے کرودر کرم کرتے ہیں۔ ایسے جیوؤں کو تینوں لوکوں میں شُکھ چین یا شانتی نصیب نہیں ہوتی۔ وہ بندھ نہیں ہو سکتے بلکہ اُلٹا موت کے فرشتہ عزرائیل سے اُن کا سر کچلا جاتا ہے۔ یعنی وہ گھناؤنے دُکھوں کو پراپت ہوتے ہیں۔

مہر تیاگ قہر ورتائے ؛ زندہ مار حلال کہلائے
سب کچھ مانے رَب رضائی ؛ رَب کا مارا حرام کہلائی

سُتر میں اہنگ بُدھی رکھنے والے جیوؤں کی اُلٹی بُدھی دیکھو کر کرونا۔ دیا و رحم کو ہردے سے تلانجلی دے دیتے ہیں اور دوسرے جیوؤں پر جور و ظلم روا رکھتے ہیں۔ ایک جیتے جاگتے زندہ پرانی کو مار کر اُسے حلال یعنی جائز کہتے ہیں اور یہ مانتے ہوئے کہ سب کچھ ایشور پرماتما کی آگیا اور اِچھیا انوسار ہوتا ہے۔ جب کسی پرانی کی مرتیو ہو جاتی ہے یعنی جس کو پرماتما مار دیتا ہے۔ اُس کو حرام یا ناجائز قرار دیتے ہیں۔

کھول قاضی توں درشٹ وچار ؛ کیا تیرو جو دیں توں پروردگار
جو دیکھیں سو صاحب کی ذات ؛ تن من دھن سب لشکی کی ذات

لے قاضی تُوں بُدھی کے نیتر کھول اور وچار کر۔ اِس سنسار میں تیرا کیا ہے جو تُو پروردِگار اپنے پالن ہار مالک کو دے سکتا ہے۔ کرپریمی! جو کچھ بھی درشٹی گوچر ہو رہا ہے وہ سب اُس مالک کی ذات ہے وہ ہی پروردِگار اِن رُوپوں میں دکھائی دے رہا ہے۔ تیرا شریر، تیرے من اور بُدھی سب مال ملکیت سب کچھ اُسی داتے کا دیا ہوا ہے۔ تُو نہ کچھ ساتھ لایا ہے اور نہ لے جا سکے گا۔

تِس ہی کی چیز تِس ہی کو دیوے ؛ کیا وڈیائی سو نر لیوے !
اپنی چیز تُوں کرے پہچان ؛ کرو بھینٹ ہر کھُشے بھگوان !

اِس لئے اُسی مالک کل کی دی ہوئی دستو اُس کے ارپن کر کے تمہاری کیا بڑائی ہے۔ اِس میں کیا قربانی ہے۔ دُوسرے جیوُں کو اُس کے نام پر مارنا۔ ذبح کرنا قربانی نہیں ہو سکتی اور نہ مالک اُس سے خوش ہو سکتا ہے۔ پہلے تینوں لوکوں میں اپنی چیز کی پہچان کرو۔ پھر اُس کو مالک کی بھینٹ کرو۔ تب مالک خوش ہو گا

سب کچھ تو ہے صاحب کا آدے تِس رضا
تیری تو اِک حرص ہے نت ہی کرے قضا

بھیّا! سچی بات تو یہ ہے کہ سب کچھ تو اُس صاحب دین دیال کا ہے۔ اُسی کی دیا اور مہر سے پراپت ہوتا ہے۔ تیری تو کیول ایک حرص۔ آسکتی۔ اہنسگتا اور ہوئیں ہے۔ جو نت ہی ناش کا سامان مہیا کرتی ہے۔

حرص خودی پر پڑھے تکبیر ؛ صاحب راضی کی سُن تدبیر
اپنا آپ مٹائے جو ئے ؛ وِچ ریاضت سب غفلت کھو ئے

اِس لئے تُو اہنگتا اور ممتا پر تکبیر پڑھ۔ یعنی دُوسرے جیوؤں پر چھُری چلانے کی بجائے اپنی میں اور میری کو اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کر۔ ارتھات :۔ میں میری رُوپی بھیڑ کی قُربانی دے۔ صاحب کو خوش کرنے کی یہی سچّی تدبیر ہے۔ اس کو دھیان سے سُن اور من میں وچار کر۔ جو دیہہ ابھیمان کو مٹا دیتے ہیں۔ اور ریاضت بندگی یا اُپاسنا دوارہ اپنے اگیان یا جہالت کا پُورن ناش کرتے ہیں

سب کچھ دیکھے تس کی رضا ؛ صاحب راضی تب میٹے قضا
سچّا کلمہ بے خودی ایمان ؛ مہر زکاۃ دیوے سو مُسلمان

اور سنسار میں سب کچھ ہونا یا نہ ہونا اور ساری کریائیں اُسی پروردگار مالک کے حُکم کے اندر دیکھتے ہیں۔ اپنے کرتاپن کا ابھیمان تیاگ کر دیتے ہیں۔ اور اُسی کی رضا میں راضی رہتے ہیں۔ اُن پر مالک خوش ہو جاتا ہے۔ وہ مرتیو کو پار کر امر پد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ بے خودی (نِرمانتا) کا سچّا کلمہ جس کا ایمان ہے اور دیا، مہر کی زکاۃ (خیرات) جو سچّا مسلمان ہے۔ وہ دیتا ہے نہ کہ وہ خودی دھلا کر کے دُوسرے جیوؤں پر جور ظُلم رَوا رکھتا ہے۔

صاحب لا وجود ہے، لا مذہب جلال !

منگت بہت کہے شن قاضیا غیب دا صحیح احوال!

انت میں مہاراج گورو دیو قاضی کو سمبودھن کر کے فرماتے ہیں کہ اے قاضی۔ غیب (اگم۔ اگوچر) کا صحیح حال تو مجھ سے سن ون کر۔ وہ خدائے بزرگ و برتر بہت بڑا ہے۔ ذوالجلال ہے۔ وہ مذہبوں کی قید سے مُبرا ہے۔ اُس ذات لا مثال میں کوئی مذہب یا مت منا نتر نہیں ہے۔ اور وہ اشریری ہے۔ شریر سے رہت ہے۔ وجود یا جسم کی قید میں بھی نہیں آتا۔ وہ بندھ اور موکش دونوں سے پرے ہے۔ اوقات وہ دوند انیت ہے۔

(۱۱) سچے مُسلمان کے لکشن (سنت کبیر جی)

بھائی رے مُسلمان سوئی دین ؛ جاکو پیر ملے پر دین
بکری پانچ لبیں گھٹ بھیتر ؛ ممتا مُرغی تین
ان کو مارو جیو اُبارو ؛ گھٹ ہی مکہ مدین

اے بھائی! دیندار (سچا) مُسلمان تو وہ ہی ہے جسے پر دین اوقات باہر۔ انوبھوی ست گورو مل جاوے اور اُس کو یہ اُپدیش کرے کہ کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور اہنکار یہ پانچ بکریاں اور تین

طرح کی ممتا رُوپی مُرغیاں تیرے جسم میں ہی ہیں۔ باہر کی مُرغیوں اور بکریوں کو نہ مارو بلکہ تمُ اپنے اندر بسی ہوئی بکریوں اور مُرغیوں کو مارو اور اپنے جیو (آتما) کو باہر کے بندھن سے چھُڑاؤ۔ تو تمُ دیکھو گے کہ مکہّ اور مدینہ (کلیان پراپتی کے سھتان) تمُھارے گھٹ بیں ارتھات اسی شریر میں موجُود ہیں۔ ست گورو سے اُپدیش لے کر گھٹ میں ہی کھوجو۔ باہر بھٹکنے ارتھات باہر کے مکہّ مدینہ میں جانے کی ضرورت نہیں۔

کہتا ہے مُردہ نہیں کھانا ۔ کر حلال کھانا
گھٹ بھیتر سے جیو نکل گیا۔ سو مُردہ پروانا

نادان کہتا ہے کہ مُردار نہیں کھانا۔ حلال کرکے کھانا ہے۔ ارے جب جسم سے رُوح نکل گئی تو یقیناً وہ مُردہ ہو گیا۔ بناوجہ اتنا گُناہ کر رہے ہو۔ اصلیت کو نہیں سمجھتے۔ دراصل ادھرم (ناجائز کی کمائی) کھانا ہی مُردار کھانا ہے۔ اور دھرم کی کمائی کر کے کھانا حلال کھانا ہے۔ ۵

جس کپڑے کو چھینٹا لاگے ؛؛ تس کو کہت ناپاک
جو مُرغی کیڑا چُن کھاتی وہ کیسے بھئی پاک
کیا پیشاب اُدر کے بھیتر جا سوں جیو اُتپاتی
جو مار کے مانس بھکھن ہو سو کیسے من ماتی

اور نادانی کی بات سُنو کہ جس کپڑے پر خُون کا دھبہ لگ جائے

اُسے ناپاک کہتے ہو۔ تب جو مُرغی کیڑے چُن چُن کر کھاتی ہے یعنی خون ہی کھاتی ہے۔ وہ کیسے پاک (پوتر) ہو سکتی ہے۔ تم نے یہاں بھی غلطی کھائی۔ دراصل پاک وہ ہی ہے جس کا دامن گُناہ کے خون سے آلودہ نہیں ہے۔ جو ادھرم کی کمائی نہیں کھاتا۔ پاپ کرم نہ کر کے اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے۔

آگے کہتے ہیں۔ پیٹ میں پیشاب رہتا ہے۔ جہاں سے جیو کی اُتپتی ہوتی ہے۔ پھر دوسرے جیو کو مار کر اُس کا مانس کھانے سے کیا ہوتا ہے۔ یہ کیسی من مانی کی جا رہی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ کسی بھی ست پُرش نے مانس کھانے کی اجازت نہیں دی۔ مگر ہم سنساریوں نے جیبھ کے سواد کے لئے کھانا آرنبھ کر لیا ہے۔

پر گھاتی پر پیر نہ جانے سو کافر بے پیر
کہیں کبیرؔ اندھ نر ایسا کیسے لاگے تیر

جو دوسروں کو گھات لگاتا ہے۔ دوسرے کی پیڑا کو نہیں جانتا وہ ہی کافر ہے۔ اُس کا گورو پیر کوئی نہیں ہے۔ کبیرؔ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ایسا مُورکھ انسان کیسے کنارے لگ سکتا ہے۔ اوقات کیسے مُکتی کو پراپت کر سکتا ہے۔ وہ تو آواگون کے چکر میں پھنسا ہی رہیگا۔

برہما وشن مہیشور سب ہی سنت سروپ
ستگت گورمکھ سادھو آیا دھر نارائن کا روپ

(مہاتما منگت رام جی)

(iii) مالک کُل کا دیدار پانا ہے تو حرص فعل اور اُمید کو تیاگ دو

عرش فرش لوح قلم وچار: سب کا ساکھی پروردگار
سب فناہ نہیں رہے قائم: لافناہ سو ذات ہے دائم

عرش (آسمان) سوکشم (جگت) فرش (زمین) سھتول جگت کو تختی اور قلم کی نیائیں جانو اور مالک پروردگار ان سب کا ساکشی ہے جس طرح تختی اور قلم دونوں ہی دوسرے چیتن کے ذریعے شبدوں کا اظہار کرنے میں سمرتھ ہوتے ہیں۔ اُسی طرح پرماتما کی چیتن شکتی سے ہی اس کے پھرنے کے انوروپ فرش روپی تختی پر سھتول سرشٹی کا اظہار ہوتا ہے۔ آد پھرنا ہی عرش روپی قلم کا کام کرتا ہے سمندر میں ہر لہر کی طرح پھرنا اس مہان کارن چیتن دیو میں سے پھرتا ہے اور اسی چیتن میں لین ہو جاتا ہے۔ جس طرح لہر سمندر میں لین ہوتی ہے بعینہ عرش و فرش کے مظہرات یعنی سھتول و سوکھشم جگت کے تمام نِر آکار (صورتیں) سبھی فانی ہیں۔ کوئی دائم نہ قائم رہنے والی نہیں۔ کیوّل اُس مہا پربھو کی ذات ذوالجلال دائم قائم ہے۔ سو وہی ایک امرد ابناشی ہے۔ لافناہ ہے۔ یعنی جس میں مرنیو کی راہ نہیں۔ لافانی ہے۔

سب کے اندر تس کا جلال: سب کچھ دیکھ تو اُس کا کمال

آب خاک آتش اور ماد ؛ قدرت ویکھ صاحب کر یاد

سب درشٹ پدارتھوں کے اندر شوبھا اور بڑائی اُسی کی ہے۔ اِس ادبھُت رچنا کے کَن کَن میں اُس کاریگر کی کمال کاریگری کا مشاہدہ کر۔ اربعہ عناصر یعنی مٹی جل۔ اگنی اور وایو یہ اُس کی اُتّم شکتی قدرت کے ادبھُت کرشمے ہیں۔ ان کو دیکھ کر اُس مالک کی یاد کر۔

ہاڈ ماس کا پنجر تور ؛ تس بیچ بولے غیبی نُور
سب کو کرے زندہ جاوید ؛ ذات الٰہی کا نہیں پائے کوئی بھید

تیرا شریر کیا ہے ہڈی اور مانس کا ایک ڈھانچہ یا پنجرہ ہی تو ہے۔ جس کے اندر سے سوئم جیوتی پرکاش کی کرنیں نکل رہی ہیں۔ اور جس میں اگم کا شبد بول رہا ہے۔ وہی سب کو امر جیون پردان کرنے والا ہے۔ وہ ذات الٰہی کبھی جاننے میں نہیں آسکتی۔ اُس کا کوئی بھید نہیں پا سکتا۔

پڑھ توں ساچا نام کریم ؛ سب پر فضل کرے جو رحیم
کایا کعبہ وچ ابدی نُور ؛ غیب صدا باجے بیحد طُور

اِس لئے اُس کریم (کرونا ساگر) کے ست نام کا درد کر۔ جو دیا کا بھنڈار (رحیم) ہے اور سب جیووں پر فضل و بخشش کرنے والا ہے۔ تیرا جسم ہی وہ کعبہ ہے۔ جس میں وہ جیوتی سروپ نواس کرتا ہے اور

جس میں انحد شبد کا باجہ نت بج رہا ہے۔

سو ہی الہام کلام ربانی ؛ تس کو بوجھ چھاڈ تصویر فانی
وِچ وجود میں رہے لاوجود ؛ لامکاں سرب تھائیں موجود

وہی شبد ہی الہام (ایشوری بانی) اور کلام ربانی (برہم شبد یا نادبرہم) ہے۔ اپنے من کے تمام سنکلپ وکلپ تیاگ کر کے اسی انحد شبد اگم بانی کو پرگٹ کر کے شرون کرنے کا یتن کرو وہ نادبرہم یا اگم شبد یا الکھ بانی اشریری (لاوجود) ہوتے ہوئے بھی شریر کے اندر موجود ہے اور وہ لا مکان یعنی سمھان دیش لوک کی قید سے مُبرا ہے۔ پھر بھی سب سھانوں۔ دیش اور لوگوں میں رما ہوا ہے۔

ساری خلقت کا خالق سچ سوئی ؛ اپنی حکمت سے اِک تار پروئی
تس کی قدرت کا نہیں شمار ؛ پیر ولی کریں نبی پکار

ساری سرشٹی اور رچنا کا آدھار اور سچا رچیا وہی ہے جس نے اپنی حکمت ازلی (آدیشکتی) سے سرو برہمنڈ کو سنت ودھان کی ایک تار میں پرو رکھا ہے۔ اس قادر مطلق کی قدرت یعنی اننت شکتی کا کوئی شمار یعنی گنتی نہیں کر سکتا۔ تمام پیر ولی نبی یہی اعلان کرتے چلے آرہے ہیں۔

رائی کو پربت کرے شاہ کو کرے گدا
بستی کو جنگل کرے جنگل گام بسا

وہی رائی سے پہاڑ کر دیتا ہے۔ بادشاہ کو گداگر (بھکاری) بنا دیتا ہے۔ جہاں بستی ہے وہاں ویرانہ۔ اُجاڑ کر دیتا ہے اور جہاں ویرانہ ہوتا ہے وہاں بستی کر دیتا ہے

ایسا صاحب کاریگر آپ ؛ وِچ مُریدی کرتوں اُس کا جاپ
کر صبر سنتنجہ حق پرتیت ؛ ضبط حواس راکھے روزہ نیت

ایسا وہ مختارِ کُل ہے۔ ایسا جو مالک پروردگار ہے۔ اپنے آپ میں مہان کاریگر ہے۔ تو سچا مُرید بن کر اُس کے ست نام کا جاپ کر مُرید ہو کر یعنی اپنے آپ کو اُس کے حوالے کر کے سمرپن بُدھی اختیار کر کے ست وشواس اور یقین کا تو صبر اور استنجہ کر اور اندریہ سنجم کا روزہ برت نت رکھ ارتھات ست وشواس کو دھارن کر اور اپنی اندریوں پر قابو پانے کے لئے جد و جہد کر۔

حق ناحق کی کرے پہچان ؛ حق کو کھائے سو سچا مُسلمان
کُفر شیطان سے توبہ پڑھے ؛ راحت رنج میں ایک چیت دھرے

جب ست وشواس پراپت ہو گا اور اندریوں پر سنجم ہو جائیگا تب بُدھی میں وویک جاگرت ہو گا۔ جس سے ست اور اسَت یا حق اور ناحق یا اپنے حق اور پرائے حق کی پہچان ہو سکے گی۔ اپنے حق کو ارتھات ست کو پہچان کر جو گرہن کرنے والا ہے وہی سچّا مُسلمان ہے۔ ایسا سچّا مُسلمان جو مُرید بن کر جو مالک کا نام جپ رہا ہے۔ اُس کو چاہیئے کہ کُفر شیطان (خودی دیہہ ابھیمان) سے توبہ کرے۔ یعنی نہ مانتا

کو دھارن کرے۔ ہرش اور شوک میں خوشی اور غمی میں سمان بھاؤ رکھنے والا ہو۔ اربعات اُس کی بُدھی سمتا میں سھنت ہو سے

دین عاجزی من تن سمائیے ؛ ترک خُودی کلمہ سچ دھیایئے
مہر محبت کی تسبیح پھیرے ؛ تیاگ کی سُنّت لے سُکھ گھنیرے

وہ منشا، باچا، کرمنا۔ دین عاجز ہو کر رہے۔ ترک خودی یعنی نِراہنکار کا سچا کلمہ وِرد کرے۔ دیا اور پریم کی مالا پھیرے۔ سب کے ساتھ پیار اور رحم کا برتاؤ کرے۔ سُنّت کرنی ہے تو تیاگ اور ویراگ کی سُنّت کرائے جس سے گھنے سُکھوں کی پراپتی ہو۔

حرص خودی طمع غصہ اور لبکار ؛ حق نماز پڑھے کرے تن کا شکار
صبر عاجزی کا دھر دل میں پرکار ؛ دم دم صاحب یاد کی منی پروئے ہار

کام کرودھ لوبھ موہ۔ اہنکار روپی وکاروں کا سچے مسلمانوں کو شکار کرنا چاہیئے۔ اور حق کی نماز پڑھنی چاہیئے۔ نرمانتا اور سنتوش کو ہردے میں دھارن کر کے سواس پر پربھو سمرن کی منی مالا تیار کرے۔ اِس پرکار جو ریاضت اور بندگی کے اندر سے

زندہ مرے مر کے جیوے ؛ پھر نہ مرے وصال پربھو ہوے

اپنے آپ کو لین کر دیتے ہیں۔ اور سریر سے اوپر اُٹھ جاتے ہیں وہ گویا زندہ ہی مر جاتے ہیں۔ اور اِس طرح جو امر جیون کو پراپت کرتے ہیں۔ وہ مر کر جیتے ہیں۔ وہ پربھو کے سروپ میں مِل جاتے ہیں۔ یعنی واصل حق

ہوتے ہیں۔ پھر وہ مرتیو کو پراپت نہیں ہوتے۔ یعنی آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں۔

حرص فعل اُمید تینوں سے پائے جو جیت
منگت کہے سُن قاضیا سو مومن پائے ذات پُنیت

انت میں گورو دیو فرماتے ہیں۔ کہ اے قاضی سُنو۔ وہی مومن یعنی صاحب ایمان ہیں اور وہ ہی اُس پاک ذات کو پراپت ہوتے ہیں جو دیہہ ابھیمان کرم اور واسنا (حرص فعل اُمید) پر وجے پا لیتے ہیں ارتھات جن کا دیہہ ابھیمان ناش ہو جاتا ہے۔ کرتا پن کی بھاونا سے رہت ہو کر نشکام بھاؤ سے جو سب کاموں کو دھرم یا فرض مان کر کرتا ہے۔ اور کرن کراون ہار ستا پرمیشور کو مانتا ہے ارتھات سارے کرم پربھو آگیا میں دیکھتا ہے اور خودی سے رہت ہونے کے کارن جس میں دیہہ سے سمبندھت کوئی واسنا اور خواہش باقی نہیں رہی۔ جو نروان گتی کو پا گئے ہیں۔ اُنہوں نے حرص، فعل اور اُمید کو جیتا ہے اور وہ ہی ذاتِ ربانی میں واصل ہو جاتے ہیں۔

(۴۷) مالک کُل ایک ہے۔ اُسی کی رضا میں رہ کر جیون بسر کرو

ساچا صاحب ایک ہے اور کُل فناہ پکڑو دامن تس کا جو شاہوں کا شاہ
(ساچا صاحب کیول ایک پرماتما ہی ہے۔ اُس کے علاوہ اور جو کچھ

ہے۔ سب ناش ونت ہے اِس واسطے اُس مالک کا دامن پکڑنے کا آدیش سدنت جن دے رہے ہیں۔ اِس بارے میں حضرت عبدالقادر صاحب جیلانی کا بھی فرمان ہے "اللہ کو پہچانو اور اُس سے جاہل نہ رہو۔ اُس کی قضا پر رضا اختیار کرو۔ معرفت حاصل کرو۔ حق تعالےٰ کی"۔

خواجہ عزیزالحسن صاحب غوری مجذوب کا آدیش ہے۔

سب کے سب ہیں رہ رو کوئے فنا
جا رہا ہے ہر کوئی سوئے فنا
بہہ رہی ہے ہر طرف جوئے فنا
آتی ہے ہر چیز سے بوئے فنا
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

جو وقت گذر گیا وہ واپس آنے کا نہیں۔ اِس لئے جو موقعہ ملا ہے اُس کا فائدہ اُٹھالو۔ ورگرنا پچھتانا پڑے گا۔ اِس لئے بال برہمچاری یوگی شری سنگت رام جی مُرشد کامل کی رضا میں چلنے کا آدیش دینے کے ساتھ ساتھ اُس مالکِ کلُ کی استتی کا بیان بھی فرما رہے ہیں۔ کہ مُرشد کامل کن صفات کا مالک ہوتا ہے اور اُس کا نواس ستھان کونسا ہے تاکہ سنساری لوگ مغالطہ میں نہ رہیں اور اُس کی صحیح پہچان کر کے اُس کا دیدار کر سکیں۔

وِچ رضائی ہوئے نِت چالو ؛ تجو قضا من کُفر کو گالو
دہیہ مسجد پران مُصلّے ؛ تس پر بیٹھ کر یاد تو اللہ

اے متلاشیٔ حق! اُسی کی رضا کے اندر رہ کر جیون یاپن کرو۔ دویت رُوپی کُفر کا ناش کرو۔ اور مرتیو اور شوک سے تر جاؤ۔ کیونکہ رضا میں فنا ہونا بہت ضروری ہے۔ رضا کا مطلب بیان کرتے ہوئے حارث محاسبی صاحب فرماتے ہیں کہ رضا حق تعالےٰ کے احکام کا قبول کرنا ہے
ابو محمد رویم صاحب کا فرمان ہے۔ رضا یہ ہے کہ اگر دوزخ کو دائیں ہاتھ پر رکھا جائے تو یہ نہ کہے کہ بائیں پر چاہیئے۔ رضا خوشی دل سے احکام بجا لانا ہے۔

اے پریمی! تمہارا شریر ایک مسجد ہے۔ یعنی جائے سجدہ ہے اور اِس مسجد کے اندر پران کی دھارا ہی وہ مُصلّے ہے جس پہ بیٹھ کر نماز ادا کی جاتی ہے۔ پران رُوپی دھارا پہ بیٹھ کر اللہ کی یاد کر۔ پران پر بیٹھنا یا پران پہ سوار ہو کر یادِ حق کرنا۔ یہ سنتوں اور فقیروں کی ایک خاص وِدھی کی طرف اشارہ کرتا ہے حضرت محمد صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ براق گھوڑے پر سوار ہو کر ساتویں آسمان پر چڑھ گئے۔ تو وہاں اُن کو خدا کے درشن نصیب ہوئے تھے۔ یہی پران کی دھارا ہی وہ براق گھوڑا تھا۔ نام سمرن کی یہ خاص وِدھی سنتوں سے سیکھنی چاہیے۔

آوے جاوے نفس کی دھار ؛ لو طریقت مُرشد دربار

تخت چڑھے نو روز کو کھولے :: غیب صدا رگ رگ میں بولے

اُسی پران کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ پران کی دھارا جو اندر جاتی ہے۔ اور پھر باہر آتی ہے۔ جن کو بالترتیب پران اور اپان کہتے ہیں۔ یا انتر گتی اور باہر گتی کہتے ہیں۔ اُس کے ساتھ اُپاسنا۔ بنار گی کا طریقہ مُرشد کے دربار میں حاضر ہو کر سیکھو۔ اِسی آشے سے شری کرشن جی نے ارجن سے یہ کہا تھا۔ کہ اے پریمی! اگر تجھے گیان کی پیاس ہے۔ تو تتو درشی گیانی پرشوں کو ڈنڈوت پرنام کر کے اُن کی سیوا کر کے اُن سے سرلتا پوُرک شُدھ بھاونا سے پرشن کرو۔ وہ گیان کے مرم کو جاننے والے بھدر پرُش تجھے گیان کا اُپدیش کریں گے۔ پربھو ملن کے راہی کو مُرشد کے دربار میں حاضر ہو کر اور کیا کرنا چاہیئے۔ کہتے ہیں۔ شردھا وشواس اور برہ شوق کا چولا (پیراہن) پہن کر اور دل کی گردن میں صدق اور وشواس کا طوق (تختی) لٹکا کر مُرشد کی قدمبوسی کرنی چاہیئے۔ پربھو ملن کی تڑپ اس قدر تیز ہو کہ یہ مِتھیا جگت دِل سے بھُول جاوے۔ دل سے دُنیا کے نکلتے ہی تمہیں بے غم نگر۔ آنند پور۔ ست دھام۔ نروان۔ موکش۔ پرمانند کی پراپتی ہو جاوے گی۔ بے غم نگر میں پہنچ کر اپنے ست سروپ کے تخت پر براجمان ہو جاوے۔ امرتو کو پا کر نتیہ امر جیون کا نوروز۔ پرکاش اُتسو منائے۔ جہاں اگم شبد رگ رگ میں گنجار کرتا ہوا سُنائی دے گا۔

مٹے اندھیرا گھر چانن ہوئے :: مُرشد پاک مَل دُدھی کھوئے

غیب بازار چاندنی چوک ؛ تخت براجے صاحب انوکھ

تمام گیان اندھکار کا ناش ہو جاوے گا۔ اِس طرح سچے ست گورو مُرشد پاک کومل کر دل سے دوبیت (بھید) بھاؤ دور کرے۔
پریمی! اُتّم اور مہااُتّم کے پار اگم ولیش میں ایک چاندنی چوک بازار ہے۔ جہاں انوپم لامثال مالک کُل پروردگار تخت پر براجمان ہے

لکھ آفتاب مہتاب چمکار ؛ اُٹھ کے دیکھ صاحب دیدار
پیر پیغمبر اور فرشتے ہزار ؛ دیکھن آئے تس صادق کا دیدار

اُس چاندنی چوک میں لاکھوں سورجوں اور چندرماؤں کی روشنی سے زیادہ چمتکار ہو رہا ہے۔
پیارے اُٹھو اور اُس پیارے مالک کے درشن کرو۔ یاد رکھو جن مہاں پُرشوں نے اُس کے اِس پرکار درشن کئے ہیں۔ یعنی سادھن سمپن ہو کر اُس سم اوستھا کو پراپت کیا ہے وہ خاموش ۔مون ہو گئے۔ بے خودی کا پیالہ پی کر وہ مدہوش (مدمست) ہو گئے۔ ہزاروں پیر پیغمبر اور فرشتے (دیوتے) ایسے سچے سادھک (صادق) کا دیدار پاتے (درشن کرنے) کیلئے آتے ہیں۔ کل جو صادق مرید ہو کر مرشد پاک کے دربار میں حاضر ہوا تھا۔ راہ طریقت پر چل کر آج وہ دربار ایزدی میں باریاب ہو کر کرتیہ کرتیہ ہو گیا ہے ۵

اپنے نور سنگ مل ہوا نور ؛ دو ہے جہانے دیکھے اک حضور

دویت غبار صادق جن کو گئے ؛ کلمہ پاک وچ دل پروئے

وہ اپنے ذاتی نور کے ساتھ مل کر نور ہی ہو گیا ہے۔ اپنا آپا اُس نے پربھو کے پرکاش سروپ میں کھو دیا ہے، پرکاش سروپ ہو کر اب وہ تینوں لوکوں میں کیول ایک پرم پتا پرمیشور کے ہی دیدار کو پاتا ہے اُس کے ہردے سے دویت کا غبار دور ہو جاتا ہے ارتھات "سروم کھلوم برہم" یہ سب کچھ برہم ہے۔ ہمہ اوست سب وہ ہی ہے" ہمہ ازوست" سب کچھ اُسی سے ہے۔ اُس درویش کی اب یہ انوبھوتی اور استھتی ہو گئی ہے۔ کہ وہ زبان حال سے انا الحق۔ اہم برہم اسمی۔ میں حق ہوں۔ میں برہم ہوں۔ یہی نعرے لگاتار رہتا ہے۔ پاک کلمہ (ست شبد نادبرہم) اُس کے دل میں پرویا رہتا ہے۔

بڑی صفت صادق کی جان ؛ کفر تیاگ کری صاحب پہچان
ناسوت ملکوت جبروت لکار ؛ پائی لاہوت اوچی سرکار

ایسے صادق درویش کی بڑائی بہت زیادہ ہے۔ اُس کی مہما اپار ہے۔ اُس نے دیہہ ابھیمان روپی کفر اتھوا خودی کی قربانی دے کر صاحب پروردگار کی پہچان یا ملاقات پائی ہے۔ ناسوت (جاگرت) ملکوت (سوپن) جبروت (سوشپتی) ان تینوں اوستھاؤں کو وکاری۔ پرینامی جان کر سروا اُتم اوستھا (اونچی سرکار) لاہوت (ترِیا) کو پراپت کیا ہے۔

حضرت جنید صاحب فرماتے ہیں۔ کہ کفر کی بنیاد یہ ہے۔ کہ بندہ

خواہشات نفسی کی پیروی کرے۔ حضرت ابو سلیمان مدانی ارشاد فرماتے ہیں کہ نفس امانت میں خیانت کرنے والا ہے اور احکام الہٰی سے باز رکھنے والا ہے۔ لہٰذا بہترین طریق عبادت یہ ہے کہ اس کے خلاف جہاد کیا جاوے۔ جس نے جہاد کیا اس نے کفر شیطان سے نجات پائی اور صاحب کو پہچان لیا حضرت سلطان باہو صاحب ؎

پڑھ پڑھ عالم فاضل ہوئے ؛ اک حرف نہ پڑھیا اصلی ہو
جس پڑھیا تس شور مچایا ؛ اس پڑھیا کسی لبھبے ہو
چوداں طبق ہوئی روشنائی ؛ اپنا آپ نہ دیسے ہو
نام فقیر تنہاں دا باہو ؛ ہور چھوڑ نکمے قصے ہو

انحد ناد واجنت طور ؛ ساچے نام میں رہے مخمور
دین دنی دونوں لے جیت ؛ اک ذات الہٰی کی رکھے پریت

ایسی حالت میں جس کو وصال حق ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر میں انحد ناد سلطان الذکار کے باجے نت ہی بجتے رہتے ہیں اور وہ ست نام کی خماری میں نت ہی مخمور رہتا ہے۔

نام خماری نانکا چڑھی رہے دن رات

اسی پرکار جو کوئی پُرش پرم پتا پرمیشور سے سچی پریتی رکھتا ہے اور پربھو ملن کی تڑپ سے دین اور دُنیا دونوں کو جیت لیتا ہے۔

یعنی جو دین و دُنیا کے بندھن توڑ دیتا ہے۔ تمام پابندیوں سے آزاد ہو کر جو پرم پتا پرمیشور کی ذات اور صفات کو ٹھیک ٹھیک جان لیتا ہے۔ اور اِس جانکاری سے جن کی سب بھید بھاونائیں سماپت ہو گئی ہیں ۔

چار دِسا ہیں سجدہ دیوے ۃ ذات حقانی صفت کو لیوے
نو دوارے ہیں ہوئے چوکیدار ۃ توڑ نہ سکے کوئی گنج اپار
تجے رباب شاہانہ تان ۃ بخیب کو پہنچے سو ساچا مُسلمان

اِس طرح پرمیشور کو سردویاپک۔ گھٹ گھٹ درسی۔ کن کن میں بھرپور دیکھ کر وہ چاروں دشاؤں میں اُس کو سجدہ کرتا ہے (کیول مغرب کی طرف مُنہ کر کے ہی سجدہ نہیں کرتا) جس نے شریر کے نو دروازوں پر بڑے ہوشیار پہریدار بھٹا رکھے ہیں۔ تاکہ کوئی چوری سے اپار دفینہ آتم روپی دھن کو ہڑپ نہ کر لے۔ لذات و شہوات نفسانی سے محتاط رہنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ سائیں حسین کا قول ہے۔

جھمے جھم کھیل سے منجھ وہیڑے جیدیاں نوں ہر نیڑے
کیتی اِس وِچ ڈیڈی ڈِٹھی نیتی لنگھی پار
وہیڑے دے وِچ ندیاں وگن بیڑا لکھ ہزار

اِس وہیڑے دے تو دروازے دسویں قلف چڑھائی
اِس دروازے دی محرم ناہیں جت ہنہ آوے جائی
وہیڑے دے وچ اللہ سوہے آلے دے وچ طاقی
طاقی دے وچ سیج بچھاواں اپنے پیا سنگ لاقی
اِس وہیڑے وچ ملنا ماہی سنگل نال کھیڑے
کہے حسین فقیر سائیں راجا گدیاں کون چھیڑے

دسویں دوار (سہسر دل کمل) ہیں جس کے شاہی تان سے رباب بجتی ہے۔ اور اگم دیش ہیں جس کی رسائی ہو چکی ہے یعنی ایسی غیبی حالت کو جو حاصل کرتا ہے وہ ہی سچا مسلمان ہے۔

گھر میں باجت نوبتاں مردنگ شرنگ نفیر
منگت کہے سُن فاطمیا سچ کھنڈ بسے فقیر

انت میں شری مہاراج منگت رام جی فرماتے ہیں۔ کہ اے فاطمی سُنو! جس فقیر کے انترگت میں ڈھول۔ مردنگ سارنگی نفیری (بنسری) گھنٹہ گھڑیال وغیرہ بجتے رہتے ہیں۔ وہ ہی فقیر سچ کھنڈ یا سچے گھر میں نواس کرنے والا ہے۔ یعنی وہ پرماتما سے واصل ہو چکا ہے۔

(۷) اِس ناشوان سنسار میں گناہوں سے چھٹکارہ کیوّل ایشور کی بندگی سے ہے

رِل مُرشد پائے علم حقانی ٭ کوہ طُور چڑھن کی سُن کہانی
آوے جاوے نفس کی دھار ٭ شاہرگ ماہیں واس گذار

ست گورو دیو مہاتما منگت رام جی جگیاسُو (متلاشئ حق) کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ اے پریمی! مُرشد پاک کو رِل کر علم حقانی (برہم ودیا) کو حاصل کرو۔ اور کوہ طورؔ پر چڑھنے کی کہانی سُنو۔ یاد رہے کہ یہاں باہر کسی طُور نامی پہاڑ پر چڑھنے کا مطلب نہیں ہے۔ بلکہ سُرت یا رُوح کی چڑھائی کی طرف اشارہ ہے مُولا دھار آدی چھ چکروں کا بیدن کر کے سُرت عرش یا گگن میں جب واصل ہوتی ہے اُس کو ہی کوہ طور کی چڑھائی کہتے ہیں۔ حکایت مشہور ہے کہ حضرت مُوسےؑ صاحب کو کوہ طُور پر خُدا کی تجلی کے دیدار ہوئے تھے ایک لاانتہا آگ کا اتھاہ پرکاش اُنہوں نے دیکھا تھا۔ حضرت محمد صاحب کو عرش بریں یا ساتویں آسمان پر خُدا کے دیدار ہوئے تھے۔ عرش بریں ساتواں آسمان گگن اِن شبدوں سے مُراد ماتھو مستک یعنی ابرو مدھیہ یا ترکُٹی سے لے کر سر کا وہ حصّہ جہاں ہندو چوٹی رکھتے ہیں۔ اِس جگہ تک ہے۔ یہاں گورو دیو کا مطلب یہ ہے۔ کہ پریمی اپنے گورو سے اِس راستے کی جانکاری بھی حاصل کر لو۔ جس پر چڑھ کر مہاں پُرش سویم

اُس پرم تت ست سروپ پرمیشور کے حضور میں پہنچے ہیں۔

پران کی دھارا جو اندر باہر آتی جاتی ہے۔ اُس کا گذر شاہرگ میں سے ہوتا ہے (سانس لینے کی نلی کو شاہرگ کہتے ہیں) پران کی انتر گتی و باہر گتی کے ساتھ ملا کر پربھو کے ست نام کا سمرن کرو۔ دم کے معنی سانس کے ہیں۔ یعنی سوانس سوانس میں ست نام جپو۔ اِس پرکار نام جپنے سے غیبی کھڑکی کو تُم کھول پاؤ گے اور مالک سے تمہاری بھینٹ ہوگی۔ تب وہ پرم پتا تُمہاری فریاد اور پُکار کو ضرور سُنے گا۔ اور تُم سے ہمکلام ہوگا۔ دونوں بھوؤں کے درمیان ماتھے میں جو استھان ہے۔ اِس کو ترکُٹی کہتے ہیں۔ یہی غیبی کھڑکی ہے۔ جب انحد شبد یہاں سُنائی دینے لگتا ہے۔ تب یہ سمجھا جاتا ہے کہ غیبی کھڑکی کھُل چُکی ہے۔

جو سوانس مالک کی یاد کو بھُول کر گذر جاتا ہے وہ دم دھرم (ایمان) سے گر جاتا ہے۔ اور کافر ہو کر کفر یعنی ادھرم کو بڑھاوا دینے والا بنتا ہے۔ اِس لئے اُٹھتے بیٹھتے ہر سمے سوانس سوانس میں پربھو کی یاد (سمرن) کرو۔ اور است ناشوان سنکلپوں کا پری تیاگ کرو۔ اب است سنکلپوں کو ذرا کھول کر جتلاتے ہیں۔

مال مُلخ اور ہاتھی گھوڑے ؛ وقت آخیر جائیں سب چھوڑ
کوڑی دُنیا سنگ حرص لگائی ؛ سر پر نچے رباب فنا ہی

یہ مال ملکیت۔ یہ ہاتھی گھوڑے۔ پشو دھن۔ یہ سب یہیں چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔ سوچو ساتھ کیا جائے گا۔ یعنی کوئی بھی دُنیاوی ساز و سامان آسائش و زیبائش ساتھ بوقت موت نہیں جاوے گا۔

لاکھ ہو قبضہ میں تیرے سیم و زر ۞ لاکھ ہوں بائیں پہ تیرے چارہ گر
لاکھ تو قفلوں کے اندر چھپ مگر ۞ موت سے ہرگز نہیں کوئی مفر

اِک دن مرنا ہے آخر موت ہے ۞ کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سعید علی ہجویری صاحب :-
اگر تم ہفت ہزاری بھی ہو۔ تو کیا بنے گا۔ آخر وہ مٹھی بھر خاک ہی رہو گے۔ اِس ناشوان سنسار کے مخفیا پدارتھوں میں موہ اور لگاؤ پیدا کرتے ہیں۔ مگر سر پہ جو موت کا نقارہ بج رہا ہے اُس کو سُن نہیں کرتے۔

کُوچ و کُوچ نہیں مقام ۞ راجا رانا میر غلام
محل اٹاری اور جاگیر ۞ ملے قبر آخر ہوئے دلگیر

چاروں طرف نگاہ ڈالو اور دیکھو سب کُوچ کرتے ہوئے مسافر سفر میں دکھائی دیتے ہیں۔ کسی شئے کو یہاں قیام نہیں۔ خواہ کوئی راجہ ہو یا رانا۔ میر ہو یا غلام۔ محل اٹاریوں اور بڑی جاگیر کا مالک ہو انت کو آخیر میں دلگیر پریشان ہو کر یہاں سے جاتے ہیں۔ اور سب کو قبر کے ایک کونے میں ٹھکانا ملتا ہے۔

نہ کوئی رہیا نہ رہنا پائے ۞ جلوہ قدرت صاحب دکھلائے
ہاروں قاروں سکندر و دارا ۞ خلجی غور نہیں مغل دا کھاڑا

وہ مالکِ کُل پروردگار اپنی اننت شکتی (قدرت) کا پردرشن (جلوہ) کر رہا ہے۔ کہ آج تک نہ کوئی یہاں آکر قیام پذیر ہُوا ہے۔ اور نہ آئندہ ہی کوئی رہ سکیگا۔ اتہاس گواہ ہے ہاروں قاروں سکندر اور دارا جیسے شہنشاہ اور خلجی غوری اور مغل جیسے شاہی خاندان سب بے نام و نشان ہو گئے۔

پیر پیغمبر وّلی درویش ؛ آویں جاویں پیش در پیش
یہ دُنیا ہے سرائے فانی ؛ صاحب وسار پایئں دُکھ کی کھانی

پیر پیغمبر، ولی اور درویش یا رشی مُنی سنت اور اوتار سب شریر دھارن کر کے آتے ہیں۔ اور آگے ہی آگے چلے جاتے ہیں۔ کہیں دریائے عدم میں گم ہو جاتے ہیں۔ پریمی! اِس سے یہ سِدھ ہو جاتا ہے۔ کہ دُنیا فانی (ناشوان) ہے یہ ایک بڑی سرائے ہے جو یہاں آکر مالک کُل کو بھول جاتے ہیں۔ وہ دُکھوں کی کھانی کو ہی پراپت ہوتے ہیں۔

جور ظُلم یہاں بہت کمائے ؛ ہوتے نمانا خاک سمائے
جس در باجت نوبت ہزار ؛ اُس در بولیں اُلوّ کاگ

جنہوں نے یہاں آکر اپنی طاقت کے نشہ میں دُوسرے پرانیوں پر بڑے بڑے ظُلم کئے وہ بھی اننت کو نرمان ہو کر خاک (مٹی) میں ہی سما گئے۔ جن کے محلوں کے دروازوں پر بڑے بڑے نوبت نقارے بجتے تھے۔ وہاں اب بھیانک اُلوّ بول رہے ہیں۔

تخت تاج اور دُنیا مال ٭ اوڑھک دا پچھے عزرائیل احوال
کِس کارن توُں جگ میں آیا ٭ بندگی چھوڑ کے بدعمل کمایا

یہاں کوئی خواہ کتنا ہی تاج و تخت اور دُنیا کے مال و اسباب کا مالک کیوں نہ ہو۔ آخیر میں اُسے مرتیو سے پالا پڑے گا۔ اور موت کا فرشتہ عزرائیل (یمراج) اُن سے پوُچھ تاچھ (جواب طلبی) کرے گا۔ وہ پوچھیگا کہ بھائی صاحب آپ کو کس لئے سنسار میں بھیجا گیا تھا۔ اور یہاں آکر پربھو کی یاد کو بھوُل کر تم نے مند کرموں میں آیو ونیت کر دی ٥

حیاتی چھوڑ دنیا میں جائے ٭ عمل نبیڑا اُس ساچی درگاہے
ساچا مُرشد پاؤ حقانی بھید ٭ ملے حیاتی لے بندگی ابد جاوید

پرماتما کی سچی درگاہ میں تو عملوں کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے بمنزلۂ عدل جو جیسا کرتا ہے ویسا پاتا ہے جو بویا جاتا ہے۔ وہی کاٹتے ہیں۔ جو حیات (جیون شکتی) کا تیاگ کرتے ہیں۔ وہی ممات (مرتیو) کے مکھ میں پرویش کرتے ہیں۔ اور مرتیو کے مکھ میں پرویش کرتے ہیں یہی نیائے ہے۔ اربھات جو آتم پرائینتا کو چھوڑ کر دیہہ پرائینتا کو گرہن کرتے ہیں۔ وہ بار بار جنم گرہن کرتے ہیں۔ اور مرتیو کو پراپت ہوتے ہیں۔ آتم پرائن جیون ہی نتیہ اور امر جیون ہے۔ جس کو پاکر پُرش سدا کے لئے نربھئے ہو جاتا ہے اس لئے اسے پریمی! سچے مُرشد (ست گورو) کو مل کر برہم پراپتی کے بھید (راز کی باتیں جو کہنے دیکھنے میں نہیں آتیں۔ بلکہ گورو شنشیہ کے درمیان سینہ بسینہ چلی آرہی ہیں)

پراپت کر لو۔ اِن بھیدوں کو بھلی پرکار جان کر اُس مالک کی بندگی (اُپاسنا) کرو گے۔ تو تم آواگون کے چکر سے مخلصی پا جاؤ گے۔ اور نتیہ کا جیون تمہیں ملے گا۔

دین غریبی دل لاوے مُول ؛ کُفر کفّار کی غفلت جائے بھُول
کلمہ ساچ کا صابن لے دھوئے ؛ امری ذات وِچ دِل روشن ہوئے

تب تمہارے جیون میں دینتا۔ نرمانتا۔ نشکامتا۔ عاجزی دیا پراپکار آدی شُبھ گُن بھر جاویں گے۔ دیہہ ابھیمان رُوپی کفر اور اگیان اندھکار ناش ہو جائیگا۔ ارتھات جتنا تم اپنے آپ کو اگیان اور اہنکتا۔ ممتا دوشوں سے خالی کرو گے۔ پرم پتا پرمیشور تمہیں اُتنا ہی اپنے شُبھ گنوں سے بھرپور کر دے گا۔ اپنے آپ کو شُدھ اور دوش رہت کرنے کا ایک ہی اُتم سادھن ہے۔ وہ یہ کہ ست نام کا صابن لے کر پران کی انتر گتی اور باہر گتی کی چوٹ لگا کر سُرت کے صاف جل سے اپنے تمام کل کو دھو ڈالو۔ جب دل صاف شفاف ہو جائیگا۔ تو اُس امری ذات۔ پرم آنند سروپ چیتن گھن۔ ذات حق کا پرکاش (نُور) پرتو افگن ہوگا۔ ارتھات آتما کا ساکھشاتکار ہو جائے گا۔

اِس فانی جہان میں جو آئے سو ہوئے دلگیر
منگت کہے سُن قاضیا بِن بندگی نہ جائے تقصیر

انت میں شری مہاراج فرماتے ہیں۔ اے قاضی! آخری فیصلہ سُنو۔ اِس نشور دُنیا میں جو بھی شریر دھاری آیا ہے۔ اُسے پشیمانی اور

دُکھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ کرموں کے چکر سے ہی تو شریر کی پراپتی ہوتی ہے اور اِنہی کرموں کے پھل سروپ دُکھ بھوگنا پڑتا ہے اِس لئے پاپ کرموں کا ازالہ اور سدگتی کی پراپتی پربھو بھجن بندگی کے بغیر نہیں ہوسکتی یہ بھلی پرکار نوٹ کرلے۔

(vi) پانچ وقت کی نمازوں کا نرنہ گوربانی

ویسے تو مسلمانوں میں پانچ بار نماز اداکرنے کی پرنالی چلی آرہی ہے اور بدہت سے لوگ بڑے سچے عقیدے سے ایسا کرتے جارہے ہیں۔ پرنتو شری گورو نانک دیو نے جس رُوپ میں پانچ وقت کی نماز پڑھنے کا آدیش دیا۔ اُن کا نرنہ اِس پرکار ہے

پنج نمازاں وقت پنج پنجاں پنجے ناوُں
پہلا سچ حلال دوئے تیجی خیر خدائے
چوتھی نیت اِس من پنجویں صفت ثنائے
کرنی کلمہ آکھ کے مُسلمان سدائے
نانک جیتے کوڑ یار کوڑی کوُڑے پائے

ارتھات:- پانچ وقت کی نمازیں اور اُن کے پانچ نام ہیں۔ اوّل سچ بولنا۔ دُوسری حق حلال کی کمائی۔ تیسری خدا کے نام پر خیرات۔ چوتھی من کی نیت صاف رکھنی۔ پانچویں خُدا کی حمدوثنا کر

اعمال کا کلمہ بنا کر مسلمان کہلاؤ۔ اس پرکار ہندو اور مسلمان کو راستی کا مارگ دکھا کر تمام ملک میں شانتی اور آنند پھیلایا۔ پھر ہندو اور مسلمان اربھات ذات پات کے جھگڑے کو دور کرنے کے لئے اصلیت کو اس پرکار درشایا :۔

ہندو کے گھر ہندو آئے :: سوت جنیؤ پڑھ گل پائے
سوت پائے کرے بریائی :: نہاتا دھوتا تھائے نہ پائی
مسلمان کرے وڈیائی :: ون گور پیرے کو تھائے پائی
راہ دسائے اوتھے کو جائے :: کرنی باجھوں بھشت نہ پائے
ایتھے جانے سو جائے سنجانے :: ہو بھپکڑ ہندو مسلمانے
کرنی باہجوں تَرے نہ کوئے :: ساچو سچ وکھانے کوئے
نانک اگے پچھ نہ ہوئے

یعنی ہندو کے گھر ہندو (اربھات براہمن) آ کر منتر آدی پڑھ کر اس کے گلے میں سوت کا جنیؤ ڈال دیتا ہے۔ اگر وہ ہندو جنیؤ کو پہن کر پھر برائی کرتا ہے یعنی دھرم کے مارگ پر نہیں چلتا۔ تب نہاتا۔ دھوتا (یعنی باہر سے صاف رہتا ہوا بھی) پرماتما کے دربار میں جگہ نہیں پا سکتا۔ اسی طرح مسلمان اپنے مذہب کی خواہ کتنی ہی بڑائی کرے۔ جب تک اسے مرشد کامل سے ہی رستہ نہ ملے گا۔ وہ بھی درگاہ ایزدی اربھات اس مالک کل (پربھو) کے دربار میں داخل نہیں

ہو سکتا۔ عملی زندگی ارتقاٗ کریا تمک جیون کے بغیر (صرف مسلمان ہونے سے) بہشت (سورگ) میں نہیں جا سکتا۔ جس نے یہاں خدا کو جانا ہے۔ وہ ہی اُسے عاقبت میں پہچان سکے گا۔ اگر یہاں اُسے نہیں جانا تب ہندو یا مسلمان کہلانا محض بے معنی ہے۔ کرنی کئے بغیر کوئی بھی نجات نہیں پا سکتا۔ اِسی لئے سنتوں نے فرمایا ہے ؎

جیسی کرنی جو کرے نت چِت میں رسنا پائے
ست کرنی جگ سار ہے کوئی گنی پُرش اٹھ دھائے
سب سنگت یہ بوجھیو کرنی جگ پروان
جیسی جیسی جو کرے منگت پھل پہچان

(سنت شری منگت رام جی)

آگے گورو نانک دیو جی فرماتے ہیں۔ کہ سچی بات کوئی ورلا ہی کہتا ہے آگے جا کر مذہب اور جماعت کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اپنے نیک عمل (ست کرم) ہی کام آتے ہیں۔ اُس کی درگاہ میں ذات پات مذہب مذاہب سب ختم۔ وَیر بھاؤ۔ دویت بھاؤ سب ختم۔ سب میں ایک ذات کا ہی ظہور دکھائی دیتا ہے۔

نہ کوئی بیری ناہیں بیگانا ؛ سگل سنگ ہمری بن آئی
سب میں رم رہیا پربھ ایکو ؛ پیکھ پیکھ نانک بگسائی

(vii) شاہ پور کنڈی میں ایکتا کا اُپدیش

جنوری ۱۹۴۱ئہ میں گورو دیو شری منگت رام جی جب شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور میں گاؤں سے باہر ندی کے تٹ پر براجمان تھے۔ تو مسلمان جنتا نے آپ سے مسجد میں چل کر واعظ کرنے کی پرارتھنا کی۔ جس کو آپ نے سویکار کر لیا اور فرمایا:۔

"پربھو کے ان بھگتوں سنتوں اور فقیروں میں مذہب کا بندھن نہیں ہوتا۔ وہ تو اکھنڈ روپ میں اپنے پریتم کو نہارتے ہیں۔ وہ تو سب کے ساجھے ہوتے ہیں بلکہ ہر ایک جیو ماتر سے اُن کا ایک سا پریم ہوتا ہے۔ اور اپنا سکھ سب کے لئے سمان روپ میں ورتاتے ہیں۔"

اُپدیش مسجد میں

ایک ہی واحد ذات کا ظہور یہ سب دُنیا ہے مہاں پُرش سمے سمے پر آکر اپنی عملی زندگی دوارہ بھُولی بھٹکی جنتا کو سچائی کا راستہ دکھایا کرتے ہیں۔ اُن کے فرمائے ہوئے نیک اصول ہی بعد میں رواج کی صورت اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ جسم کے ظاہری بھیسوں کو دھارن کرنے میں اِس جیو کی نجات نہیں ہے قلب کی صفائی کے واسطے جنیو پہننا۔ تلک لگانا۔ دھونی لگانا۔ رُنڈ منڈ رہنا۔ کیس یا جٹا دھارن کرنا۔ اور بھی انیک پرکار کے بھیس بنا کر پھرنا۔ دھرم یا ایمان نہیں ہے راحت ابدی تو اُن کے ست اصولوں کو دھارن کرنے میں ہے نیک

اصولوں کو دھارن کرنے والی رُوحوں یعنی جیوؤں کے اندر تعصب نام کو بھی نہیں ہوتا۔ جہاں تعصب ہوتا ہے وہاں خدا کی بندگی یعنی۔ ایشور بھگتی ہُوا ہی نہیں کرتی۔ محض اپنی اپنی خود غرضیوں کو پُورا کرتے ہیں رُوحیں یعنی جیو لگے رہتے ہیں۔ جب یہ خود غرضی پوری ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ تب یہ آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں یہ ہی دُنیا کا چکر ہے۔ تمام مذاہب کے رہنما دو راستوں کی ہدایت کرتے آئے ہیں۔ ایک لاغرض فعل یعنی نشکام کرم دوسرا ذات الہٰی کا تصور۔ ایک ایشور آگیا میں یعنی رضا میں وقت گذارنا اور حالت بے خواہشی حاصل کرنی۔ خودی سے نجات پانے کا واحد طریقہ ہے جب خودی (اہنکار) ریاضت اور تپ کرتے کرتے ختم ہو جاتی ہے تب آپ ہی خدا یعنی مالک ہو جاتا ہے جیسے ؎

من تُو شُدم تو مَن شُدی ؛ من تن شُدم تُو جان شُدی
تاکس نہ گوئید باد ازیں ؛ من دیگرم تُو دیگری

ارتھات۔ میں تُو ہو گیا۔ تُو میں ہو گیا۔ میں تن ہُوا تو جان ہُوا۔ بعد میں یہ نہ کوئی کہے تُو اور ہے میں اور ہُوں۔ خدا آپ سب کو یقین پاک بخشے اور ایمان دیوے۔

(viii) دُوئی کو چھوڑ کر ایکتا اور پریم کرنے والا ہی مومن ہے

سرائے صالح میں مسجد میں اُپدیش

24 مئی 1943ء، سرائے صالح میں ایک پریمی عبدالواحد لودھی

کی پرارتھنا پر آپ نے مسجد میں جا کر واعظ کیا۔

خدا کے حکم سے جب سے اِس دُنیا کا نظام شروع ہوا ہے۔ رُوحیں یعنی جیوتما کی جسم کو دھارن کر آ اور جا رہی ہیں۔ جب تک جسم ہے۔ تب تک ہماری اپنی اپنی دُنیا قائم ہے۔ ہر ایک رُوح چاہے۔ اِنسان کی ہے چاہے حیوان کی۔ اِس خاکی وجُود میں حیران و پریشان ہے۔ اِس حیرانی و پریشانی کا علاج کرنے والے مشرق مغرب میں ہوتے چلے آئے ہیں۔ آگے بھی آتے رہیں گے۔ اُن کے نقشِ قدم پر چل کر ہی ہزارہا رُوحوں نے نجات، ابدی۔ لافانی خوشی دل کی تسکین حاصل کی۔ مگر ایسی نجات پانے والی رُوحیں یعنی خاص حکم خدائی سُنانے والی جب جب بھی دُنیا میں آئیں۔ اُن کو بڑی تکلیفات، کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اُن کے صدق کامل نے سب کو گرویدہ بنا لیا۔ کسی بھی متبرک کتاب میں ایسا نہیں لکھا کہ اپنے نفس کے واسطے رُوحوں کو بے جا تکلیف دی جاوے۔ اُن میں صحیح خدمت کا ہی اعلان کیا ہوا ہے۔ پرمیشور۔ رَبّ یا خدا صرف ہندوؤں یا مسلمانوں کا ہی واحد خریدا ہوا نہیں۔ ہندو اُس کے مالک نہیں یا اور کسی کی ملکیت نہیں۔ اُس ذات اعلےٰ سے ہی سب روشن ہو رہے ہیں۔ اُس ذات اعلےٰ سے جو منکر ہوا ہے وہ ہی کافر ہے۔ مالک کے نُور کو وہ ہی مومن یا طالب سمجھ سکتا ہے۔ جس کی نگاہ میں وُدی یعنی عزت نہیں ہے جو سب چرند پرند انسان حیوان میں مالک کی ذات کو دیکھتا ہے وہ اپنے پیروں پیغمبروں کے ماننے والا ہے۔ ہر ایک کے ساتھ محبت پریم سے برتاؤ کرنے والا ہے۔

جس حال میں خدا رکھے اُس میں رہنے والا ہے۔ یعنی راضی بہ رضا ہو کر دھن دولت دل اور جسم سب خدا کی چیز جاننے والا ہے جب سب کچھ اُس کا ہے۔ تو پھر اُس پہ غرور کرنا کہ یہ چیزیں میری ہیں وہ ہی بے مکھ یعنی کافر ہے۔ عقل کی آنکھ سے دیکھنا چاہیئے۔ اِس دُنیا میں میری ایسی کون سی چیز ہے جو خدا کے نام پر اُسے دے سکتے ہیں نفس کی خاطر مہر کو چھوڑ کر قہر کو اپنانا۔ زندہ چیز کو مار کر حلال کہہ کر کھانا اور ساتھ ہی کہنا سب کچھ ربّ کی رضا میں ہو رہا ہے اپنا مارا ہوا حلال اور ربّ کا مارا ہوا حرام قرار دینا کہاں کی عقلمندی ہے یہ نری حرص کا سارا تماشا ہے۔ جس کا نتیجہ خوشی اور غمی ہے۔ تکبیر پڑھنی ہے تو حرص اور خودی پر پڑھو۔ جس کر کے خدا (صاحب) راضی ہو۔ دُنیا میں آنے کا صحیح لابھ یعنی نفع ملے۔ جو سنت ہی رضا اللہ میں مستغرق رہنے والے ہیں۔ اُن کی غفلت ختم ہو جایا کرتی ہے۔ جو خودی کی حالت میں رہنے والے ہیں۔ وہ کبھی بھی دل کی راحت کو نہ پا سکیں گے خدا آپ سب کو ایمان۔ صبر اور عاجزی بخشئے۔

(ix) پربھو پراپتی کا سچّا مارگ بندگی

سو مومن پائے گا مالک کا نورؔ ÷ جو جائے بیٹھے اُوپر کوہ طورؔ
چودہ طبق کے پرلے پار ÷ دیکھ قادر کا چمتکار

وہی صاحب ایمان مسلمان مالک کے نورؔ سے منوّر ہوتا ہے جو

بندگی اور ریاضت کر کے کوہ طور پر چڑھائی کر کے گگن منڈل میں نشست حاصل کرتا ہے۔ اور کوہ طور پر چڑھ کر وہ ہی بیٹھ پاتے ہیں۔ جو چودہ طبق (5 گیان اندریاں۔ 5 کرم اندریاں۔ 4 انتہ کرن) یعنی ان چودہ پردوں کو لانگھ جاتے ہیں۔ اُن کے پرے اُس قادر مطلق۔ خدائے بزرگ و برتر کا دیدار حاصل ہوتا ہے۔

دیکھ تارا کوٹ آفتاب :: چمکے بجلی کوٹ مہتاب۔
اسنگھ طبق وہاں ہوئے پرکاش :: راگ چھتیسوں بانی بلاس

جس استھان میں پار برہم پرمیشور کا ساکشات ہوتا ہے وہاں اکھنڈ۔ اگادھ پرکاش ہوتا ہے۔ مانو لاکھوں ستارے۔ کروڑوں سورج بجلی اور کروڑوں چندرما ایک دم ہی روشن ہو رہے ہوں۔ سرشٹی کے بے شمار طبق۔ پردے یا حصے وہاں پرکاشت ہوتے ہیں۔ سرشٹی سمبندھی گیان پراپت ہوتا ہے۔ وہیں چھتیسوں راگ اور بانی (انحد شبد) کا وِلاس ہوتا ہے ؎

دیکھ صاحب من ہوئے خوشحالی :: پائی حیاتی گئی فنا خیالی
سچے صاحب کا سینے فرمان :: خالق بیٹھا لائے دیوان

ایسے صاحب کا دیدار پا کر من کو اتی پرسنتا ہوتی ہے۔ نتیہ اور امر جیون (حیاتی) کو پا کر فنا خیالی یعنی موت کا خیال بھی دُور ہو جاتا ہے۔ سچے مالک کا حکم سنو۔ جو گگن منڈل میں اپنے دیوان خاص میں جلوہ فرما ہے۔

بارم بار کرے تحقیق :: ہم کلام ہوئے سنگ سچے رفیق
صاحب رضا من تن میں لائے :: حکمت محبت اُمید چمکائے

صادق. جگیاسو کو واجب ہے کہ بار بار اس حقیقت کے ساتھ
یکجان (تدرُوپ) ہونے کی کوشش کرے اور اپنے سچے حبیب کے
ساتھ ہم کلام ہو. حضرت محمد صاحب کو حبیب خُدا کہتے ہیں. اُنہوں نے
دوست کے رُوپ میں ہی اُس کی بندگی کر کے پایا تھا. ہم کلام ہونے
کا مطلب شبد برہم میں لینتائی ہے سے

جس گھر میں صاحب میلا ہوئی :: ہُوت کی ذات نہیں دیکھی دُوئی
شرح شریعت نہیں دوزخ جنت :: وہاں نہیں زنّار نہیں دیکھی سُنت

جس اوستھا میں صاحب سے میل ہوتا ہے. یعنی دیدار الٰہی ایا
آتم ساکشات کار ہوتا ہے وہاں سوائے ہُوت کی ذات کے (اشدھ چین
ماتر ستا کے) دُوئی (دویت) کا نام و نشان بھی پرتیت نہیں ہوتا جہاں
ایکمیو ادویتم (ایک ہی ادوتیہ) کی اوستھا ہے. وہاں نہ شرح یا شریعت
(کرم کانڈ) ہے. اور نہ نرک اور سورگ ہے. وہاں نہ زنار (یگیوپویت)
ہے. نہ سُنت (مسلمان لڑکوں کو ختنہ کر کے مُوتر اندریہ کا بڑھا ہوا مانس
کاٹنے کی رسم) ہے مطلب یہ کہ وہاں نہ کوئی ہندو ہے. نہ مسلمان

نبی پیغمبر اُمت نہ کوئی :: ذات ربانی بے قالب ہوتی
پاک پلیتی بھرم نہ کوئے :: عشق سیج ہی تان کے سوئے.

وہاں نہ کوئی نبی ہے. نہ کوئی اُمت ہے نہ کوئی پیغمبر ہے. نہ اُن
کے پیرو ہیں. وہاں بغیر قالب (اشریرا) کے ربّ کی ذات ہی موجود دکھائی
دیتی ہے. اُس ادویت سرُوپ میں شُدھی اشدھی (پاک پلیت) کا بھی
کوئی بھرم نہیں. وہاں سچے عاشق پریم کی سیج پر خوب تان کے سوتے
ہیں یعنی اپنے آپ کو اُسی ذات ربانی میں کھو دیتے ہیں. وہاں رسائی

ہونے پر یہ انوبھو ہوتا ہے۔ کہ انوبھو ستّا مالک ہی ایک مانتر ست ہے۔ اُس کے علاوہ سب است ہے۔ ست سروپ برہم شبد کے شرون کا یہ لابھ ہے ؎

ایک صاحب سچا اور سبھی حرام :: سچّے کی شنی سچ کلام
عاشق ہو کے کفر کو چھوڑے :: نفس کم ذات کا سر توڑے
مل مُرشد طریقت پائیے :: حقیقت کھوج معرفت دکھلائیے

اے مومنو! خدا کے عاشق (پریمی) بن کر دھییہ ابھیمان (انانیت) کا پریتیاگ کرو۔ اور شُودھی من پر قابو پاؤ۔ وشے واسناؤں سے من کو شُدھ کرو۔ پھر مُرشد (گورو) کو مل کر طریقت کے راہ پر چل کر جب نفس یا من اچل ہو۔ یعنی وِکشیپ سے رہت ہو کر ایکاگر ہو جاوئے تب حقیقت کی کھوج کر کے معرفت کا اظہار کرے۔ شاہراہ روحانیت پر چار منازل ہیں۔ کرم اُپاسنا۔ گیان: وگیان اسی کو اہل اسلام شریعت۔ طریقت معرفت اور حقیقت کہتے ہیں ؎

غیب بازار اندر ربانی۔ صادق ہو کے سُن رمز حقانی
خواہش غضب کا دیوے دار ودر
ترک تعصب شنئے صاحب فرمود

گگن منڈل میں اکھوا غیب بازار میں ندار بانی اَرَب کی آواز) الہام۔ صدائے آسمانی۔ انحد شبد کی گونج ہو رہی ہے۔ شردھا اور وشواس کو دھارن کر کے (صادق ہو کر) حقانی رمز (حق یا ست) کے پوشیدہ راز کی بات یعنی سار شبد کو سُن اسلامی راہ یعنی شاہراہ طریقت پر وہی لوگ چلنے کے ادھیکاری ہو سکتے ہیں ؎

ایسی قربانی دیوے جوئے۔ راہ سلامی پاوے مجن سوئے
ترک و ترک مچاوے شور۔ چودہ طبق زنجیری توڑ۔

جو اِس پرکار سے قربانی دینے والے ہوں۔ ایک تو کام (خواہش) اور کرودھ (غضب) کا دار ور دیں۔ یعنی پورن روپ سے پرتیاگ کر دیں۔ تعصّب۔ دھرم اندھتا۔ اندھ وشواس اور دوسروں کے پرتی ودیش کی بھاونا کو بھی ترک کر دیں۔ تیاگ کی بھاونا کا بھی تیاگ کر دیں۔ اُن کے اندر اپنے کسی تیاگ کا ابھیمان نہ اُٹھنے پاوے۔ پورن نرمان ہو کر چودہ طبق کی زنجیر یعنی سوکھشم شویر کی آسکتی کا تیاگ (۵ گیان اندریاں ۵ کرم اندریاں۔ ۴ انتہ کرن) اِن چودہ تتوؤں میں کسی میں اہنگتا مجتا نہ رہنا ہی چودہ طبقوں کی زنجیر کو توڑنا ہے سہ

ہوئے آزاد پیوے صاحب نام۔ بے حرص ہوئے پائے صفت الہام
تن مسن کی خودی تیاگے۔ سو مومن مالک کھڑ جاگے۔

اس طرح آزاد ہو کر جو ست نام کا امرت رس پان کرتا ہے۔ وہ سمتا یار میں مخفت ہو کر الہام کی صفت یعنی سار شبد کو پرگٹ کر لیتا ہے

اوم برہم ستیم سرد آدھار

مُرشد کے بناں اصلیت ناہیں ملتی

امر بانی:-

پیر پیغمبر قطب اور غوث ⁂ مِل کے مُرشد گیا من دوکھ

بناں مُرشد جیون حرام ⁂ باری دھار کے کرے بد کلام

پاک مُرشد مِل پاک دِل ہووے ⁂ پاک مُریدی جو چیت جووے

غیب نِدا الہام دِکھلاوے ⁂ کلمہ خودی کا مُرشد سمجھاوے

عیب گناہوں سے پائے رُوح نجات ⁂ مِل کے مُرشد پائی عجب صفات

راہ حقیقت وِچ مُریدی سیکھا ⁂ جگ کا لاگے جینا پھیکا

صفت شیطان نفس کمذات ⁂ مِل کے مُرشد کینا تن گھات

دین عاجزی پائیے مِٹے تقصیر ⁂ سچ بندگی آئے بسے شریر

مر کے جیوے پھر پائے نہ مرنا ⁂ حکم رُبانی کا سُنا سچ نِرنہ

لکھ آفتاب گھر میں دکھلائے ⁂ مِل کے مُرشد ربّ پاک دھیائے

آٹھ پہر دل بسے رضائی ⁂ بدی تجیلی گئی رُوح فنائی۲

ہوش ہواس کی کری سنبھال ⁂ مالک سچا دل کیتو دوال

ترک خودی کا سجدہ کینا ؛ حق شراب شوق سے پینا
راہ حقیقت میں بنے دن راتی ؛ وِردھ کماوے پل پل حق ذاتی
نور و نور دل میں ملایا ؛ انبری ذات کا راہ لکھایا
کس مکھ کراں مرشد وڈیائی ؛ مرشد قدم چومے خلق خدائی

؛ ؛ ؛ ؛

حرص خودی غصہ دل جلائے ؛ وچ ریاضت نفس جلائے
عشق الٰہی میں رہے متوالا ؛ دم دم پیوے بےخودی پیالہ
رگ رگ اللہ تار لکھائی ؛ روشن ضمیری مرشد دکھلائی
دوزخ جنت کی حرص چھوڑی ؛ ایک ربانی ذات چت جوڑی

؛ ؛ ؛ ؛

جس کا سب کچھ دیپو دکھلائے ؛ تس کے قدم میں گیو سمائی
صفت سنی اک رباب حقانی ؛ چوداں طبق اک ذات لورانی
مہر محبت تسبیح ہتھ لینی ؛ پریت کا سجدا پل پل میں جینی
دیہہ مسجد کی گئی تاریکی ؛ دل کے مرشد پائی رمز حقیقی

؛ ؛ ؛ ؛

دیپ بندگی دل میں بسی سنی مرشد پاک کلام
منگت نبیؐ اور غوث سب کریں مرشد قدم سلام

(گرنتھ شری سمتا پرکاش سے)

خُدا کی بخشش چاہتے ہو تو!

اُلٹے کرموں سے دوگنے اچھے کرم کرو

ایک قیمتی اُپدیش جو ایک مسلمان پریمی کو ۱۵ ستمبر ۱۹۴۳ء کو راولپنڈی میں دیا گیا۔ جب کہ وہ اپنے متر کے ساتھ زیارت کرنے آئے۔

۱۵ ستمبر ۱۹۴۳ء سنت سمراٹ شری منگت رام جی مہاراج راولپنڈی پدھارے اُسی روز رات کو ایک مسلمان پریمی رند شاہ درویش اپنے ایک ساتھی کے ساتھ سرائے صالح (ضلع ہزارہ) سے زیارت کیلئے آئے کھانا وغیرہ کھانے کے بعد انہوں نے وارتا شروع کی۔

رند شاہ :- مہاراج جی! دل کی تختی پر جو حرف لکھا جاتا ہے چاہے اچھا ہے یا بُرا۔ وہ کس طرح صاف ہو سکتا ہے ہم نے بڑے بڑے اُپدرو کئے ہیں۔ کسی سمے بڑی بے چینی کا باعث بن جاتے ہیں۔ جب یاد آتے ہیں۔

مہاراج جی :- پریمی دل کی تختی تو صاف خدا کی بندگی کے بغیر ہونی بڑی مشکل ہے۔ جو بھی اچھا یا بُرا فعل ہو گیا ہے۔ اس کا عوضانہ ضروری دکھ اور سُکھ ملے گا۔ چاہے اس موجودہ خاکی وجود میں ملے یا اور کسی

وجود میں ملے

زندشاہ:۔ مہاراج جی! مولانا روم نے لکھا ہے کہ میں کئی دفعہ گھاس ہُوا۔ پتے بنا۔ چرند۔ پرند اور کئی قسم کے جسم ملے۔ اب اگر اصل میں ملا ہوں۔ دل کی تختی صاف ہو گئی ہے اب نہ موت کا ڈر۔ نہ اچھے فعل سے پیار۔ نہ خراب فعل سے دولیش۔ اُس کی رضا میں رہ کر بڑا ہی خوش ہوں۔ آب و خاک۔ باد و آتش سب میں میرا ہی ظہور ہے۔

مہاراج جی! ہاں! پریمی! یہ ہی آخری منزل پر پہنچنے والوں کا سندیش ہے جو کوشش کرے گا۔ وہ ہی مولانا روم بن سکتا ہے جتنے اُلٹ کرم کئے ہیں۔ اس سے دو گُنے اچھے فعل کرو۔ جس طرح خدا کی مخلوق کو دُکھ دیا ہے۔ اب اُس کی خلقت کی خدمت کرو۔ صحیح طریقہ سے دوسرے کے دُکھوں کو دُور کرنے والے پریمی بنو۔

(جیون یاترا سے)

ہندو مُسلم کا کوئی بھید نہیں - دونوں ایک ہیں

کبیر بانی (راگ بھیرو)

ہمرا جھگڑا رہیو نہ کوئی

کرشن کریما رام رحیما - اللہ اوم ست سوئی

جا کو تم بسم اللہ کہتے - رام ہمارا سوئی

بدھی کروا کروا بدھی - مُولا مادھو ہوئی

ہری حضرت دوئی نام دھرائیے کہنے کو ہیں دوئی

دیرا مسیت ایک مٹی کے بھیت کہے سب کوئی

تم دابی ہم مڑھی جلایا - مرم نہ جانے کوئی

کہت کبیر سُنو بھائی سادھو - بھرم بھولو مت کوئی

سنت شرومنی کبیر جی مسلمانوں کو اصلیت سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں - کہ اب ہمارا تمہارا کوئی جھگڑا نہیں - ہم دونوں ایک ہیں کیونکہ

کرشن کریم۔ رام رحیم اور اوم اللہ یہ سب ایک ہی ست پرست مطلق کے نام ہیں۔ جس کو تم اللہ کا نام دیتے ہو وہ ہی ہمارا رام ہے۔ کروا اور بدھنی بھی ایک ہی برتن کے نام ہیں۔ مولا اور مادھو بھی ایک ہی ہے۔ جیسے تم مولا کہتے ہو اُسے ہم مادھو کہتے ہیں۔ تم حضرت کہتے ہو ہم ہری کہتے ہیں۔ یہ دونوں کہنے کو ہی دو ہیں اصل میں ایک ہی ہیں۔ مندر اور مسجد بھی ایک ہی مٹی کے بنے ہیں اسی طرح تم دفناتے ہو ہم جلاتے ہیں۔ آخر دونوں کے جسم مٹی ہی بن جاتے ہیں۔ اب بتلاؤ ہم میں۔ تم میں کونسا اختلاف ہے۔ مگر لوگ اصلی بات کو نہ جان کر فضول جھگڑتے ہیں۔ کبیر جی فرماتے ہیں اے بھلے لوگو غلط فہمی میں مت پڑو۔

سنت ملوک داس کی بانی (راگ بلاول)

درد مند درویش بے درد قصائی
جان کے خون گذاریا۔ نہیں جانے پرائی (ایک رہاؤ)
کیا بکری کیا بھیڈ ہے۔ کیا اپنا جایا
سب میں پانی ایک ہے صاحب فرمایا
بھوکے کو بھوجن دیا پیاسے کو پانی
ایسے درگاہ قبول ہے۔ نکلے کر جانی
کیا زمین اسمان ہے۔ کیا دوزخ ماہیں
کہت ملوک بے درد کو کہیں جاگہ ناہیں

جو لوگ بے دردی سے جانوروں کی ہتھیا کرتے ہیں۔ اُن کے لئے یہ شبد تازیانہ عبرت ہے۔ بے درد کو زمین آسمان و دوزخ میں کہیں جگہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ پرائی پیڑ کو نہیں جانتا۔ وہ نہیں جانتا کہ بکری۔ بھیڑ اور اپنا پیدا کیا ہوا۔ بچہ سب میں ایک ہی آتما ویاپ رہا ہے۔ یدی وہ ایسا جانتا تو دوسروں کو دُکھ نہ دیتا۔ دوسروں کو جان سے نہ مارتا۔

کافی حسین شاہ

دُنیا مطلب کی

دُنیا طالب مطلب دی سچ سُن او فقیرا
مطلب آوے مطلب جاوے مطلب پوجے گور پیرا
مطلب پہناوے مطلب کھلاوے مطلب پلاوے نیرا
کہے حسین جن مطلب چھوڑیا۔ سو میرن سر میرا

سادھو دھرم داس جی

من کو گورو چرنوں سے پریم لگانے کی چیتاونی

باوریا من دے باوریا
گورو چرنی چت لائیے من باوریا

اور کرم تیرا بھائے وتیرتھا۔ نرمل نام دھیائے .... من باوریا
گور بن کون سہائی تیرا۔ پار لنگھائے بھوجل بیڑا
اوڑھک وادن آوے نیڑا۔ پرُوس پکڑ چلائیے ... من باوریا
سمجھ بوجھ سے گور کی بانی۔ او دور ہوئے گئی پرانی
نرمل کیجے بھگتی ربانی۔ پت سیتی گھر جا ہیئے .... من باوریا
ست گور پورے دکھ مٹایا۔ کرپا کر کے چرنی لایا
داس انانتھ سہج گھر آیا۔ بہُور نہ جُونی پائیے ... من باوریا

کُنڈلیاں

سنت بھیکھا جی

یہ تن ٹیم سورُوپ ہری۔ کُنجی ست گُور پاس
کُنجی ست گُور پاس کرپا کر کھولیں جب ہی
بُوجھ جہی ادھکار وستو دکھلاویں تب ہی
جڑتا لا بجر کپاٹ کو تا نہہ تیھڑے آتم رام
دیکھے سُنے کی گم ہے نہیں۔ نہیں آنکھن کو کام
بھیکھا پریت پرتیت دھر کر بستا بچن وشواس
یہ تن ٹیم سورُوپ ہری۔ کُنجی ست گُور پاس

بھاؤ:۔ یہ شریر ہری (پرماتما) کا ایِن (گھر) ہے اور اس کی کنجی ست
گور کے پاس ہے۔ جب ست گورو کرپا کر کے کھولتے ہیں۔ تب
ادھیکاری کے مطابق اُس میں سے تتو کے درشن کراتے ہیں★

ذات پاک کو سب میں دیکھنا ہی اصلی خداپرستی ہے

مذہبی علیحدگی ناستک پن

برہم رشی شری منگت رام کا ایک بیش قیمت اُپدیش
جو ایک مولوی کو جون ۱۹۳۹ء میں دیا گیا

جون ۱۹۳۹ء میں شری منگت رام جی سطح سمندر سے ۷ ہزار فٹ کی بلندی پر نکھیتر پربت ریاست کشمیر (اب یہ علاقہ پاکستان کے قبضہ میں ہے) میں ایکانت واس کر رہے تھے۔ ایک سیوک بھگت بنارسی داس آپ کے پاس تھے۔ استھان کے چاروں طرف گھور جنگل تھا۔ ایک دن جنگل کی حفاظت کرنے والا گارڈ بمعہ چار پانچ غازی مسلمانوں اور ایک بڑے مولوی کو لے کر آپ کی زیارت کرنے آیا۔ کٹیا کے اندر داخل ہو کر انہوں نے مہاراج سے بڑے ادب سے سلام کیا۔ اور پاس ہی بیٹھ گئے۔ مہاراج نے سب کی خیر و عافیت دریافت کی۔ سب کہنے لگے پیر جی! ہمارے لائق کوئی خدمت ہو تو فرمایئے؟ اس وقت اُن کو اُپدیش دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

پریمی! اپنے آپ کو الگ سمجھنا۔ تعصب رکھنا ہی کافرپنا ہے سب ہی اُس ذات کمال کا مظہر ہے۔ خدا پرستی یہی ہے کہ اُس ذات پاک

کو ہر شے میں دیکھے اور ہر جگہ اُسے موجود سمجھے۔ صرف مندر، مسجد میں ہی وہ قید نہیں ہے۔ یہ تو صرف عبادت کی جگہیں ہیں۔ گرنتھ۔ وید انجیل۔ قرآن پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے اندر سچائی اور صفائی آوے۔ نفرت رنجش کے جذبہ سے پاک ہو کر عقل سلیم سے واحد لاشریک کی پہچان کرتا ہے۔ مذہب کی پھانس سے نجات پا کر لامحدود طاقت کو سمجھے۔ جس طاقت سے سب جانور۔ آدمی سے چیونٹی تک چلتے پھرتے زندہ نظر آرہے ہیں۔ اُس کا ظہور سب دُنیا کو جانے۔ اپنی خودی کو ختم کرے۔ تب اس جسم میں موجود جان کا پتہ لگے اور غلاصی ہو۔

مولوی صاحب :۔ پیر جی! غلاصی کا کیا مطلب ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق اور بھی جنم لینے پڑتے ہیں۔ یا لیتے آئے ہیں۔ ہم آواگون کا مسئلہ نہیں جانتے؟

مہاراج جی :۔ ہاں پریمی! جب تک دل کے اندر خواہش در خواہش پیدا ہو رہی ہیں، تب تک عذاب ختم نہیں ہوتا۔ عذاب یعنی دُکھ اور سُکھ شریر دوارہ ہی پائے جاتے ہیں۔ جب بھی سزا اس روح کو ملے گی۔ جسم دوارہ ہی محسوس ہووے گی۔

مولوی جی۔ پیر جی۔ اب ہم کو سمجھ آئی ہے۔ کہ جب تک نور الٰہی کو ہم جان نہیں لیتے تب تک نجات مشکل ہے یہ ضروری لینا کرتا پن رب کے ذکر دوارہ ہی ختم ہوتا ہے جب السٹور یعنی مالک کو ہر جگہ ذرے ذرے میں دیکھا جائے۔ اور کسی سمے بھی غفلت (شیطان) نہ آکر دبائے۔ راضی بہ رضا یعنی السٹور آگیا میں ورڈھ رہنا ہی پرم تپ۔ بندگی اور عبادت ہے۔ ان نفسانی خواہشات کو ہی شیطان کہتے ہیں۔ اس شیطان کو قابو

کرنے کے واسطے خدا کی بندگی وغیرہ سے تھوڑی عقل رکھنے والے ہی آپس میں دُبدھا رکھتے ہیں۔ خدا کی مہربانی سے آج آپ کی زیارت ہو گئی ہماری بڑی خوش قسمتی ہے۔

آرتی

توُں پار برہم پرمیشور تین کال رچھپال
نت پاؤں سرناگتی ست چرن کنول دیال
توُں نت نیت اودھار ہے پوُرن پربھ جگدیش
موہ مایا سنکٹ ہرو۔ دیجو گیان سندیش
نت ہی تیرے چرن کی من میں رہے پریت
توُں داتا دانار ہے پُرکھوتم شُکھ ریت
پون پانی بیسنتر، دھرتی اور آکاش
سب کو سرجن ہار توُں، اد پُرکھ ابناش
گھٹ گھٹ ویاپک توُں پرمیشور سرب جیاں آدھار
اننت کوُکر کو راکھ لیتی۔ کرپا ندھ کرتار
کال کرم جاتے دوُشتا، کھل بُدھی ہرو اگیان
ست شردھا پاؤں چرن کی اکھنڈ پریم چت دھیان
دینا ناتھ دیال توُں پل پل ہوت سہائے
کیرت ساچے نام کی من تن آئے سمائے
انتر سب کھید ہرو۔ دیجو سمت وشواس
شرناگت ہوں مندھ متی گھٹ انتر کرو پرگاس

انتر گت سمرن کروں نرنتر دھروں دھیان
گھٹ گھٹ ہیں درشن کروں آدپرکھ بھگوان
توں ساچا صاحب سرب پرکاشی شبد روپ اکھنڈ
گنی منی استت کریں تن من پائیں آنند
ہوویں دیال توں ست پرمیشور دیویں دھیرا پار
نِکھ نِکھ سمرن کروں چیت چرن رہے آدھار
کایا انتر پرتیکش ہوویں نادر روپ بسماد
پل پل کیجوں آرتی تن من تجوں وِباد
جگ آون سپھلا ہووے تیری آگیا من بیں دھیاؤں
انتر گت کروں آرتی اپو دستر ترِ جاؤں
اندھ مت موڑھ مانت پرتی تیرے چرنی کرے پکار
منگت مانگے دینتا ست دھرم سکھ سار

سمتا منگل

سمتا دھرم ہر دے بسے بکھ ممتا ہووے ناش
ست سروپ پرماتما جل تھل پاؤں پرکاش
سب جیووں سے پریم ہو تن من سیوا دھار
سمتا سادھن پائیکے نت پرساں جے جے کار
ست کرم ست نشچے نرمل پاؤں وچار
منگت سمتا دھار کے جیت چلو سنسار ★ ★ ★

سمتا ساہتیہ گرنتھ اور میگزین

بانی گرنتھ شری سمتا پرکاش مجلد قیمت ہندی ۱۷/- روپے اردو ۱۱/- روپے

پروچن شری سمتا ولاس " " ۸/- " ۱۰/- " " ۸/- "

رہنمائے معرفت بزبان اردو اڑھائی روپے

سمتا گیان دیپک ہندی میں تین روپے

اندھکار سے پرکاش کی اور ہندی اڑھائی روپے

شری مہاراج منگت رام سنگورو دیوجی کی جیون گاتھا ۱۵/- روپے

۱:-	ست جیون انک اکتوبر	۱۹۷۵ء	ایک روپیہ
۲:-	" " "	۱۹۷۶ء	"
۳:-	" " "	۱۹۷۷ء	"
۴:-	" " فروری	۱۹۷۸ء	ایک روپیہ
۵:-	" " اکتوبر	۱۹۷۸ء	"
۶:-	مانوتا انک اکتوبر	۱۹۷۸ء	"
۷:-	جیوگتی شدھار انک	۱۹۷۹ء	"
۸:-	جیون شدھار انک	۱۹۷۹ء	"

ملنے کا پتہ :-

ایڈیٹر سمتا درپن سمتا یوگ آشرم ۔ نرائینہ نئی دہلی ۲۸

Regd. No. D(C) 162

سمتا درپن کے قواعد و ضوابط

★ سمتا درپن ہر ماہ کے پہلے ہفتہ سنگت سمتا واد کی طرف سے نرائینہ نئی دھلی ۲۸ سے شائع ہوتا ہے۔

★ آپ سمتا درپن کے گراہک کسی بھی مہینہ سے بن سکتے ہیں

★ سمتا درپن کا نیا سال جنوری کے مہینہ سے شروع ہوتا ہے چندہ کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

★ یہاں سے ہر ایک گراہک کا پرچہ ٹھیک وقت پر بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی کو پرچہ ۱۵ر تاریخ تک نہ پہنچے تو اپنے ڈاکخانہ سے پتہ کریں۔ اور اگر ڈاکخانہ سے بھی پتہ نہ لگے تو ۲۰ر تاریخ کے بعد کاریالیہ سمتا درپن کو اطلاع دے دیں

★ ہر طرح کی خط و کتابت اور منی آرڈر کوپن پر اپنا گراہک نمبر (نیا یا پرانا) بمعہ اپنا خریداری نمبر، پورا نام و پورا پتہ صاف صاف لکھیں

★ نمونہ کی کاپی کیلئے ایک روپیہ کے ٹکٹ آنے لازمی ہیں۔

★ تبدیلی پتہ کی اطلاع ہر ماہ کی ۱۰ر تاریخ تک دفتر سمتا درپن سمتا یوگ آشرم نرائینہ نئی دھلی ۲۸ میں بھیج دیا کریں اس کے بعد آنے والی اطلاع کی صورت میں رسالہ گم ہو جانیکی ذمہ داری پاٹھکوں پر ہو گی۔

(ایڈیٹر)